عجائب نگار پر ہم کبھی نہ آئینگے نہ دین اسلام کو ترک کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر خواہ خود
آکر مقابلہ کر اور ہم سبکو قتل کر خواہ اُسی مقام پر سے سحر کر کے ہم سبکو غارت کر دے کیون
بیکار بک بک کر رہا ہے ہم سب لوگ بہ تمنائے مرگ موجود ہین یہ جواب سن کے نقابدار کو
بہت غصہ آیا بر ہم ہو کر قصد کیا تھا کہ اہل اسلام پر سحر کر کے جا پڑون کہ اودھر اہل اسلام
نے اُسکا یہ قصد دیکھکر اور بلک کر جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر پڑا کیونکہ در آسمان
وا تھے وقت اجابت دعا کا قریب آگیا تھا اہل اسلام کا ملک کر دعا کرنا تھا کہ پردہ بیابان
سے تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا دن کی رات ہوگئی روے
آفتاب پنہان ہوگیا شعر زگرد و غبار کہ برشد سپہر چارہ رفتن خویش گم کرد مہر ٭ دیگر
از دامن دشت علاج اورنگ ٭ گردے برخاست توتیا رنگ ٭ ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ روے
مہر پوشیدہ ہوگیا لوگون کو سیاہ آندھی کا گمان ہوا طایر اپنے اپنے آشیانون کی طرف
اوڑ اوڑ کر جانے لگے درندے و چرندے طرف اپنے مقام کے راہی ہوئے یہ گرد و غبار
جو دونون لشکرون کے اہل لشکر نے دیکھا سب نے خیال کیا کہ بڑے غضب کی آندھی
اُٹھی ہے اسکے عقب مین پانی ضرور ہوگا یہ گمان کر کے برساتیان شنگا شنگا کر اوڑھ لین تاکہ
بھیگنے سے بچین یہ مناسب نہ سمجھے کہ لشکر کو میدان سے واپس لیجائین دوسرے یہ خیال کیا
کہ جب تک فرودگاہ تک جائین جائین گے مینہ برسنے لگے گا اس حالت مین بھی شرابور
ہونگے اس سے کیون جائین سب اُسی طرف دیکھ رہے ہین کہ دونون لشکرون کے اہل
لشکر کے کان مین اُس گرد و غبار مین سے صداے سم اسپان و آواز نقارہ و جھنکار تلوار
کی آئی اور دیکھا کہ مثل ستارون کے کچھ چمکتا ہوا نظر آتا ہے یہان تک کہ وہ غبار اس میدان
کے قریب آکر قائم ہوا دونون لشکرون کے ہرکارے براے دریافت حال اُس غبار
کے طرف چلے کہ جب وہ غبار آکر قایم ہوا باد نے مارا گرد کو گرد نے مارا باؤ کو دامنہ گرد کا
شق ہوا سب نے دیکھا کہ دامن گرد سے چھ سو علم چھولا کھ سیاہ کی علامت کے نمودار ہوئے
ہاتھیون پر علمدار لباس زرنگار پہنے ہوئے بیٹھے ہین علمہاے سرخ کے پھریرے کھلے
ہوئے ہین اُنکے اوپر تعریف و حمد الٰہی مرقوم ہے اہل اسلام نے جو یہ سامان دیکھا فوراً پہچان لیا

کہ کوئی نہ کوئی لشکر اسلام سے ہماری خبر سُننے کمک کے لیے آیا ہی فوراً سجدہ شکر کیا اب جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ علامت تو ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے لشکر کی ہی وہ سب علمدار ایک سمت آکر قائم ہوئے جو ہرکارے لشکر اسلام کے برائے خبر گئے تھے وہ فوراً دریافت کرکے لشکر مین آگئے اہل لشکر سے کہا کہ پریشان نہو تمھارے حال کی خبر برق وچالاک نے بادشاہ سے کی ملک قاسم یہ حال سُنکے فوراً وہان سے روانہ ہوئے برائے کمک یہ اُنکی آمد ہی اور یہ اُنکا لشکر ہی اودھر ہرکاران لشکر کفار نے دریافت کرکے اخلاق سے کہا جاکر کہ اہل اسلام کی کمک آگئی کل لشکر اسلام طلسم نوخیز جمشیدی پر اُترا ہوا ہی وہان جاکر عیارون نے خبر کی بنیرہ حمزہ ملک قاسم لال خفتان خونریز خاوری یہ خبر سُنکے برائے کمک وہان سے روانہ ہوا اب آکر پہونچا ہو یہ اُسکی آمد ہی بڑا زبردست وقوی ہیکل ہو اسنے ہزارون ملک یکہ وتنہا فتح کیے ہین سنا گیا ہی کہ اسی نے اٹھاروین روز ترک توسن یلطاقی کا تعاقب کرکے ترک توسن کو بارگاہ کیخسروی مین مع ستون کے قتل کیا سات برس کے سن مین طلسم افراسیابی کو فتح کیا بڑا شجاع وبہادر ہی اخلاق نے کہا کہ آتا ہی تو آنے دو اسکی بھی قضا لائی ہی ہرکارے تو یہ کہکر ہٹ گئے اب لشکر کفار ولشکر اسلام کی دونون کی نگاہین اسی طرف کو لگی ہوئی ہین سب اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ دیکھا اور سب جلوس سواری نمودار ہوا جب سب جلوس سواری آکر ایک طرف قائم ہوا لشکر اسلام نے تو ہر ایک کو پہچان لیا مگر کفار کسی سے آگاہ نہ تھے جو پہچانتے چنانچہ اہل اسلام نے دیکھا کہ ملک قاسم مرکب پر سوار دونون طرف اُنکے ماموں قیماس خان خاوری والماس خان خاوری وحسن خان خاوری وقارن دیوبند اور شیر دل دمار وشیر دل مظفر ضیغم خون آشام ودیگر رفیقان جان نثار مرکبون پر سوار عقب مین لشکر بیشمار اسباب بارگاہ افراسیابی گاڑیون پر لدا ہوا یہ لشکر آکر ایک طرف قایم ہوا ملک قاسم نے دیکھا کہ ایک طرف تو لشکر اسلام بحالت خراب سردارون سے پرے کے پرے خالی سوا اہل لشکر کے کوئی سردار لشکر مین نہین ہی ہر مقام پر خاک اوڑ رہی ہی سب پریشان حال بدحواس کھڑے ہوئے اوپر کو دیکھ رہے ہین اُسی کے مقابلہ مین دوسرا لشکر کفار کا صف آرا ہی اُس لشکر

کے سب لوگ خوش وخرم ہین وسط میدان مین ایک نقابدار ابلق پوش مرکب ابلق رنگ پر
سوار کھڑا ہی سر پر اُسکے باز ابلق رنگ سایہ فگن ہی اور ایک عیار نقاب پوش اُسکے برابر
کھڑا ہی لشکر اسلام کی طرف دیکھ رہا ہی جب نقابدار نے آمد لشکر دیکھی تھی تو اپنے عیار
کو برائے دریافت حال روانہ کیا تھا اُسنے بھی دریافت کرکے ملک قاسم کے آنے
کی خبر نقابدار کو دی ملک قاسم نے دیکھا کہ پس پشت نقابدار سب سرداران اسلام سر
جھکائے ہوئے کھڑے ہین انکے ہاتھون مین سوائے موگریون کے کوئی دوسری شی نہین
ہی نہ کسی قسم کی قید مین مبتلا ہین یہ واقعہ دیکھکر ملک قاسم حیران ہوئے اہل اسلام نے
جھک جھک کر ملک قاسم کو سلام کیا ملک قاسم اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیکر مرکب کو
بڑھاکر لشکر اسلام مین آئے سب اہل لشکر نے قدمبوسی حاصل کی سارا حال جنگ وپیکار
نقابدار واسیری ہر سردار کا بیان کیا اور کہا کہ یہ نقابدار ساحر ہی ملک قاسم کو بہت غصہ
آیا فرمایا کہ مین ابھی جاکر بقوت الٰہی اسکو سزا دیتا ہون سب نے عرض کیا کہ حضور یہ ساحر
زبردست ہی بادہ کبر ونخوت سے مست ہی ملک لندھور کو مثل پھول کے مرکبون پر
سے اُٹھا لیا خداوند ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرین ہم سبکے سب مثل مردہ صد سالہ کے تھے
سردار کے نہ ہونے سے آپکی تشریف آوری سے ہم سب کے تن مین جان آئی ورنہ ہم سبکو زندگی
کی کب امید تھی یہ امر ہماری ہمت وشجاعت کے خلاف تھا کہ ان لوگون کے روبرو سے فرار
کرتے آپ نہ تشریف لیجائین اور کسی سردار کو روانہ فرمائین کہ وہ جاکر مقابلہ کرے شاہزادہ
نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو یہ شکار میرا ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو اسکی کیا مجال ہی مین ابھی
باندھ لاتا ہون یہ کہکر اُن سبکو اطمینان دلاکر اپنے لشکر مین آئے نقابدار وکفار نے دیکھا
کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن لباس سرخ پہنے ہوئے اپنے لشکر کو ایک
طرف قایم کرکے لشکر اسلام مین گیا اُن لوگون نے اُسکی بڑی تعظیم وتکریم کی وہ بھی بہت
خلق سے پیش آیا کچھ اُنسے باتین کرکے اپنے لشکر مین چلا آیا سر سے پاؤن تک یاقوت نگار
ہتھیار لگائے ہوئے ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اودھر اہلکارون نے لشکر اسلام سے ملاکر شاہزادہ
کے لشکر کے خیمے وغیرہ برپا کیئے اور لشکر کے فرودگش ہونے کا مقام مقرر کیا لشکر اسلام سے

ملحق ہو کر صف آرا ہوا نشان کھولے گئے پھریرے ہوا سے بل کھانے لگے ملک قاسم
جو لشکر اسلام سے واپس ہو کر گئے اپنے ماموں سے کہا کہ آپ لوگ لشکر سے خبردار رہین اور
بعد خدا کے کل لشکر اسلام جو اسوقت بے سردار ہے آپکے سپرد ہے مین نقابدار کے مقابلہ کو جاتا ہون
کہ وہ بڑی دیر سے سنتا ہون کہ مبارز طلبی کر رہا ہے کوئی نہ تھا کہ مقابلہ کو جاتا قیاس خان
و مظفر وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم غلامون کی موجودگی مین حضور برائے مقابلہ نہ تشریف لیجائین
جب ہم غلام نہ ہونگے اُسوقت آپکو اختیار ہے ملک قاسم نے فرمایا کہ آپ لوگون کو طریقہ معلوم ہے
کہ جو قصد کرتا ہے لشکر سے نکلنے کا وہی نکلتا ہے دوسرا اُس پر سبقت نہین کر سکتا ہے پس مین
قصد کر چکا ہون اگر نہ جاؤنگا تو خلاف قاعدہ ہوگا اور لوگ مجھپر طعنہ زن ہونگے کہ قاسم
نے پہلے تو قصد مقابلہ کیا جب یہ سنا کہ نقابدار بہت زبردست ہے پس بخوف نقابدار
مقابلہ سے باز رہا اور اپنے سردارون کو تیل پاش کیا پس آپ لوگ یہ جانتے ہین کہ
مین اپنے ہمچشمون مین سبک ہونگا آپ لوگ میری بیعزتی و بے آبروئی کے خواہان ہین
کیسے خیرخواہ ہین یہ جو شاہزادہ نے سب سے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے اور کہا کہ آپکو
اختیار ہے ہم سب تو آپکے تابعدار ہین آپکے حکم سے سرتابی نہین کر سکتے ہین ملک قاسم
نے فرمایا آپ لوگ یہان تشریف رکھین مین ابھی اس نقابدار کو بفضل ایزدی اسیر
کر کے لاتا ہون سب مایوس ہو کر رہ گئے ملک قاسم نے تنگ مرکب کو درست
کیا ادھر عرصہ جو ہوا تو نقابدار نے پکار کر اہل اسلام سے کہا کہ مین تم سے تین چار
مرتبہ کہہ چکا ہون کہ میرے مقابلہ کو آؤ نہین تو مین خود آتا ہون تم نہین سنتے ہو لہذا
اب مین آتا ہون خبردار ہو جاؤ اور اگر تمکو اس لشکر کے اوپر بھروسہ ہے کہ یہ لشکر
ہماری کمک کو آیا ہے تو مین تم سبکو مع اس لشکر تازہ وارد کے ایک پل مین قتل
کرونگا بیکار تم اس لشکر پر گھمنڈ کرتے ہو اہل اسلام نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ملک قاسم
نے پکار کر فرمایا کہ او نقابدار مغلوک روزگار کیون اسقدر بلبلا رہا ہے دیکھ اس غرور کا
انجام اچھا نہین ہے اسکی سزا پائیگا جو دم زندہ ہے اُسکو غنیمت جان مین تیرے جان
کا ملک الموت آپہونچا ہون ذرا چھری تلے دم لے کر مین لشکر کو ٹھہرا لون تو آتا ہون

مجاوخود تیرے مقابلہ کا اشتیاق ہی یہ فرما کر اور تنگ مرکب کو درست کر کے سب سرداروں سے رخصت ہو کر سبکو سپرد خداوند کریم کر کے مرکب کو مہمیز کر کے لشکر سے باہر آئے اور مرکب کو چمکا کر بمقابلہ نقابدار پہونچے جیسے یہ قریب پہونچے نقابدار نے کہا کہ ای جوان مجھکو تیرے حال پر رحم آتا ہی کہ تو ابھی جوان ہی تو کیون میرے مقابلہ کو آتا ہی مجھ سے تو اہل اسلام سے مقابلہ ہو دیکھ لا مین نے ایسے ایسے جوانون و سردارون کو ایک پل مین اسیر کر لیا ہی یہ سب جنکے ہاتھون مین سو گریان ہین سب میرے اسیر کردہ ہین تو کیون بیکار کو اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہی جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا ورنہ مثل انکے تو بھی مبتلاے عذاب ہوگا کون کسی کے لیئے اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہی شاہزادہ نے جواب دیا کہ تو میرے حال پر رحم نہ کھا کیا یہ لوگ جدا ہین اور مین جدا ہون ان سبکی کمک کے لیئے آیا ہون تیری ظلم و بدعت سن کے بس زیادہ تقریر نہ کر جو حربہ رکھتا ہی وہ حربہ کر تا کہ تیرے دلکا ارمان نکل جائے نقابدار نے جواب دیا کہ یہ جسقدر کھڑے ہین مین نے ان سبکو کشتی مین زیر کیا ہی تجکو بھی کشتی مین زیر کرونگا اُودھر باز نے سر شاہزادہ پر چرخ کھایا یہ اپنی حرکت سے باز نہ آیا اسکا سر پر گردش کرنا تھا کہ یہ مبتلاے سحر ہوئے قوت نے جواب دیا اودھر نقابدار نے بڑھ کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالا شاہزادہ نے بھی قصد کیا کہ مین ہاتھ بڑھا کر اسکی کمر زنجیر پکڑ لون مگر ہاتھ مین طاقت نہ پائی اُسنے کمر زنجیر پکڑ کر مثل لندھور کے ملک قاسم کو بھی اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر عیار کے حوالے کیا لشکر کفار مین غل ہوا کہ وہ نقابدار نے نبیرہ حمزہ کو زیر کر لیا اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا سبکے حواس جاتے رہے وہ جو قوت ملک قاسم کے آنے سے ہوئی تھی اور خوشی اُس سے زیادہ رنج و صدمہ ہوا بالکل اُمید زیست قطع ہو گئی سب کے دل شکستہ ہو گئے لشکر ملک قاسم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ نقابدار نے شاہزادہ کو مثل پھول کے اُٹھا لیا اور شاہزادہ کچھ نہ کر سکا وہ شاہزادہ کہ جسنے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اور اس نقابدار سے یون زیر ہو گیا حضور کار خانہ سحر کا ہی اہل لشکر یہ تقریر کر رہے تھے کہ مظفر نے جو یہ سانحہ دیکھا کہ اس طور سے شاہزادہ اسیر ہوا اسکو تاب نرہی مرکب کو چمکا کر نقابدار کے

مقابل ہوا نقابدار نے مظفر کو بھی باندھ لیا اور اُسے صف اسیران مین بھیجدیا عیار نے
انکے بھی ہاتھوں مین ہوگریان دیدین مظفر کے بعد قارن دیوبند نے مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار ہوئے
اُسکے بعد ارد شیر دل دبارد شیر دل نے نکلکر مقابلہ کیا یہ بھی اسیر ہوگئے انکے بعد فیماس نعمان
والماس خان وحسن خان نے بھی مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوگئے اور اُسی صف مین قائم کیے
گئے شل اُن سب کے انکے بھی ہاتھوں مین ہوگریان دی گئین تا بہ شام جسقدر سردار لشکر ملک قاسم
کے زبردست تھے سب نے نکلکر مقابلہ کیا سبکو نقابدار نے زیر کیا اور باندھ لیا اب سوائے
اہل لشکر کے کوئی سردار باقی نرہا جیسے بعد لندھور کے لشکر اسلام مین کوئی نہ رہا تھا اب لشکر
اسلام ولشکر ملک قاسم ایک ہوگیا تلاطم مچا ہوا ہی جب شام ہوئی نقابدار نے اخلاق سے
کہا کہ طبل باز بجوا دو اب رات ہوگئی ہی مین کل صبح کو آکر ان سبکا خاتمہ کرونگا انکے سردارونکو
تو اسیر کرلیا ہی اب انکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی یہ جا کہان سکتے ہین میرے ہاتھ سے سب
میرے قابو مین ہین اگر رات کو بھاگ بھی جائینگے تو مین ایک ایک کو تلاش کرکے قتل کردونگا
اگر بالائے آسمان جائینگے تو وہان سے پکڑ لاؤنگا زیر زمین سے اسیر کر لاؤنگا اخلاق نے یہ
سنکے اُسوقت طبل باز بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی طبل باز بجایا گیا اخلاق مع لشکر کے طرف
فرودگاہ کے واپس چلا نقابدار نے لشکر اسلام سے پکارکر کہا کہ اے خدا پرستو آگاہ ہو کہ یہی
زمانہ شب تمھاری حیات مین اور باقی ہی کل صبح کو مین اگر تم سبکو اس طور سے قتل کرونگا کہ
تمھارے حال پر مرغان ہوا و ماہیان دریا ترس کھائین اور مجکو رحم نہ آئے اسوقت تو شب
ہوگئی ہی ورنہ مین اسی وقت تم سبکو قتل کرتا اہل اسلام نے جواب دیا کہ جا دور ہو او روسیاہ
جو تیرا جی چاہے وہ کرنا ہمارا خدا نگہبان ہی جسنے آج تیرے ہاتھ سے ہمکو بچایا وہی کل بھی بچائیگا
تو اسقدر کیون بلبلاتا ہی اور کیون اسقدر غرور کرتا ہی جا جو تیرا جی چاہے وہ کر نقابدار یہ جواب
سن کے ہنستا ہوا مع اپنے عیار اور اُن سب اسیرون کے جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو
چلا گیا جب نقابدار و اخلاق واپس گئے لشکر اسلام مغموم و محزون مع لشکر ملک قاسم
کے میدان جنگ سے مقام فرودگاہ پر واپس آئے اب یہ دونون لشکر ایک ہوگئے ہین
سردارون کے نہونے سے ہر طرف خاک اُڑ رہی ہی تلاطم مچا ہوا ہی سب کو ایک اور رنج

تازہ ہوا ہی ملک قاسم کے اسیر ہونے کا ہر ایک مغموم ہی اور یہ بھی یقین ہی کہ صبح کو ہم سبکا
خاتمہ ہی یہی شب ہمارے زندگی کی شب ہاے حیات سے باقی ہی ہر ایک کا یہ خیال ہی کہ
عبادت خدا کرلین لشکر اسلام جو فرودگاہ پر واپس آیا ہر ایک عبادت خدا مین اُسوقت
سے مصروف ہوا اور گریہ وزاری کرنے لگا ادھر اخلاق نے فرودگاہ پر پہونچکر دربار آراستہ
کیا حکم طبل بجنے کا دیا نقارہ پر چوب پڑی اہل اسلام نے بھی نظر بخدا کرکے طبل جنگ
بجوایا کوئی سردار نہین ہی حکم طبل جنگ دے خود اہل لشکر نے طبل جنگ بجوا دیا ان لوگون نے
وہ رات عبادت خدا و گریہ وزاری و دعا و بیقراری مین بسر کی اور کفار نے راحت و آرام سے
یہان تک کہ صبح ہو گئی ادھر سے اخلاق مع لشکر کے آکر صف آرا ہوا ادھر لشکر اسلام بادل
مغموم میدان مین آکر صف آرا ہوا نقیبون نے نقابت کی اب سب اہل اسلام کو مع لشکر
ملک قاسم کے زندگی سے ناامیدی ہی ادھر نقابدار آیا سب اسیران اسلام اُسکے ہمراہ تھے
اُنکو ایک سمت کو اُسی طور سے کھڑا کیا خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا ادھر
سے کون مقابلہ کو جائے سرداران زبردست سے کون ہی سواے اہل لشکر کے دونون لشکر
سرداران زبردست کی ذات سے خالی ہین ہر ایک خاموش کھڑا ہی ایک دوسرے کا منھ
دیکھ رہا ہی نقابدار مبارز طلب کر رہا ہی لشکر اسلام مین تلاطم ہی سب دست بدعا ہین کہ نقابدار
نے قصد کیا ہی کہ لشکر اسلام پر جا پڑون اور ان سبکو بھی اسیر کرلون اور سب مال و اسباب
لٹوا لون کہ اہل اسلام کی دعا قبول ہوئی شعر از دامن دشت عاج اور نگ پر گردے برخاست
توتیا رنگ پر گرد تیرہ تیرہ دخیرہ خیرہ سرگرد باسمان رسیدہ وپاے گرد بزمین دوزیدہ ایسی
گرد بلند ہوئی کہ روے آفتاب نظرون سے پوشیدہ ہو گیا دل سپہر برین مکدر ہو گیا زمانہ
تیرہ و تار ہو گیا ہر ایک نے تصور کیا کہ سیاہ آندھی بہت شدت سے اُٹھی ہی اہل لشکر نے
قصد کیا کہ فرودگاہ پر واپس جائین مگر افسرون کی رائے نہ ہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ اہل اسلام
کیا بہادر ہین کہ باوجودیکہ کوئی افسر و سردار و سرپرست لشکر مین نہین موجود ہی کہ وہ لشکر
کی خبر لے اُسکے سبب سے منہ نہ موڑ سکین اسیر انکا یہ حال ہی کہ بدون سردار و افسر کے اکثر
کفار سے مقابل ہوئے ہین اور صف آرا ہین بالکل کچھ خوف نہین ہی بلا خوف و خطر

صف بستہ کھڑے ہین خداوند کریم کی طرف ہر ایک کا دل رجوع ہی کفار جو نہ واپس گئے
اہل اسلام بھی اس خیال سے کہ کفار یہ نہ خیال کرین کہ خدا پرست ہم سے ڈر گئے آج یہ بہانہ کر کے
کہ آندھی اٹھی ہی اپنی جان بچا کر واپس چلے گئے خلاصہ یہ کہ جب وہ گرد قریب میدان جنگ
کے آکر قائم ہوئی دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر روانہ ہوئے ہرکاران اہل اسلام
نے تو اندر گرد کے جا کر پہچان لیا اور سب اہل اسلام کو آکر بشارت دی کہ مبارک ہو پہلوان
تہمتن بدیع الزمان گرد لشکر شکن مع اپنے سپاہ و سردارون کے تشریف لاتے ہین یہ عقب
خاور سپاہ مین چلے تھے سب اہل اسلام خوش ہو گئے ہر ایک کے رخ پر آثار خوشی و فرحت ظاہر ہوئے
ادھر ہرکاران کفار نے نقابدار و اخلاق و اہل لشکر کو آگاہ کیا کہ یہ آندھی نہ تھی بلکہ آمد لشکر
کی گرد ہے پسر حمزہ سر فتنۂ ملک باختر پہلوان تہمتن شاہزادہ بدیع الزمان برائے کمک
اہل اسلام کے تشریف لائے ہین دیکھیے وہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا وہ نشان لشکر
نمایان ہوئے اخلاق نے جو دیکھا تو چھ سو علم چھ لاکھ سپاہ کی علامت ہاتھیون
پر فیلبان زرنگار زر دریان پہنے ہوئے بیٹھے ہین ستکو نیر آئینہ لگے ہوئے ہین سقے
آبپاشی کرتے ہوئے گرد و غبار کو بٹھاتے ہوئے ایک طرف آکر قائم ہوئے اسکے بعد جلوس
سواری نمودار ہوا وہ بھی آکر ایک سمت کو قائم ہوا اب اخلاق و لشکر کفار و نقابدار نے دیکھا
کہ ایک جوان مرکب پری وش پر سوار زمردی لباس پہنے ہوئے خود سر پر رکھے ہوئے
پہلو مین اسکے سرداران زبردست عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار عقب لشکر آمالہ
بارگاہ طلسم طہمورث جو دیو بند اہل اسلام نے دیکھا کہ بدیع الزمان مرکب پر سوار ورقاعی
زنجیر خوار قارن بلند کمان تکفل مین گیا ہور خون آشام و دیگر سرداران نیک نام ہمراہ رکاب
سعادت انتساب عقب مین لشکر آکر ایک طرف کو قائم ہوئے لشکر اسلام نے شاہزادہ کو
دیکھ کر مع لشکر ملک قاسم کے شاہزادہ کو سلام کیا ادھر اخلاق نے کہا کہ یہ جوان
بھی بہت زبردست و صاحب لشکر ہے اپنے سردارون سے کہا کہ اسکی بھی قضا اسکو یہان
لائی ہے اب یہ جاتا کہان ہے ادھر شاہزادہ نے دیکھا کہ لندھور و مالک و ملک قاسم
و دیگر سردار سب عقب نقابدار صف بستہ سر جھکائے ہو گرزیان لوہے کی ہاتھون مین

لیے ہوئے کھڑے ہین اور ایک نقابدار ابلق پوشش میدان مین کھڑا ہی اور ایک طرف لشکر کفار صف آرا ہی اور ایک سمت لشکر اسلام صف باندھے ہو مگر کوئی سردار لشکر مین نہین ہی یہ دیکھکر بہت افسوس ہوا ادھر نقابدار نے مبارز طلب کیا شاہزادہ نے جو اُسکی آواز سُنی نہایت غصہ آیا ایک مرتبہ اپنے سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ لشکر کو لیکر شامل لشکر اسلام صف آرا ہو جیئے مین جاکر اس نقابدار کو سزا دون یہ لاف وگذاف کر رہا ہی سردارون نے عرض کیا کہ پہلے طریقۂ جنگ تو دیکھ لیجیئے کسی سردار کو برائے مقابلہ روانہ کر کے شاہزادہ نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہی مین ابھی جاکر اسکو قتل کرتا ہون تم سبکو سپرد خداوند کریم کیا یہ فرماکر باگ مرکب کی لی سب سردارون کو رخصت کرکے سامنے نقابدار کے مرکب کو مہمیز کر کے آئے اور کہا کہ کیا تو لاف وگذاف کر رہا ہی لا حربہ جو کہ تو رکھتا ہو نقابدار نے کہا کہ اے جوان دیکھ لے یہ جو سب صف لبستہ کھڑے ہوئے ہین سب میرے زیر کردہ ہین ابھی کل یہ سرخ پوشش آیا تھا مین نے اسکو بھی سمجھایا تھا اسنے نہ سُنا آخر خود بھی اسیر ہوا اور اپنے ہمراہیون کو بھی اسیر کرایا مثل ان سبکے تجکو بھی اسیر کرلون گا اپنی جوانی کو مفت برباد نہ کر شاہزادہ نے جواب دیا کہ اس تقریر سے کیا حاصل مقابلہ کر جو حربہ رکھتا ہو وہ کر یہ مقام بزم نہین ہی کہ گفتگو کیجائے رزم و میدان جنگ ہی یہان کلۂ عمود و زبان شمشیر سے جواب دیا جائے اور کلام کیا جائے نقابدار نے کہا کہ تم لوگون پر کسی حربہ کی ضرورت نہین ہی صرف کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لینا کافی ہی اسی طور سے ان سبکو زیر کیا ہی یہ کہکر بدیع الزمان کی کمر مین ہاتھ ڈالا اور کمر زنجیر پکڑ کر قصد کیا کہ اُٹھالون ادھر شاہزادہ نے بھی قصد کیا کہ مین اسکی کمر و زنجیر پکڑون مگر باز اُسکے سر پر سے اُڑ کر شاہزادہ کے سر پر گردش کر چکا تھا انکی طاقت سب ہو چکی تھی ہاتھ مین طاقت نہ تھی بالکل بے حس و حرکت ہو چکا تھا یہ قصد کرتے رہے نقابدار نے شاہزادہ کو مرکب پر سے اُٹھا کر عیار کے حوالے کیا عیار نے انکو بھی آنکھین سب اسیرون مین لیجاکر کھڑا کر دیا برابر ملک قاسم کے یہ بھی سر جھکا کر کھڑے ہو گئے ہوگری ہاتھ مین ویدی ادھر سردارون نے جو اپنے آقا کو اسیر دیکھا پس سب ایک دوسرے سے رخصت حاصل کر کے میدان مین آنے لگے جو آیا اسیر ہو گیا نوبت بہ اینجا رسید کہ تا بہ شام سب سردار اسیر ہو گئے کوئی باقی نہ رہا سوائے اہل لشکر

کے شام کو طبل باز بجوا کر اخلاق اپنی طرف اور نقابدار اپنی طرف اور لشکر اسلام اپنی طرف
واپس آئے اب تینوں لشکر ایک ہو گئے یہانتک کہ اخلاق نے طبل جنگ بجوایا وہ
رات اہل اسلام نے بہ رنج و غم و کفار نے بہ عیش و عشرت بسر کی صبح کو دونوں لشکر میدان
جنگ مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کر کے چلے گئے نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا
یہ خیال رہے کہ سب اہل اسلام جو کہ اسکے پاس قید ہین ہمراہ آتے ہین رات کو عیارون نے
نے بہت کوشش کی تھی کہ نقابدار کا پتہ ملے کہین پتہ نہ ملا پریشان ہو کر واپس آئے تھے
ہر مرتبہ اس امر کے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ نقابدار انکو ہمراہ لاتا ہے یہ تو اسکا طریقہ ہے
خلاصہ یہ کہ جب اسنے آکر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے جب کوئی نہ نکلا یہ انتظار کرنے لگا
اہل اسلام مصروف بدعا ہوئے اتنے مین ملک ایرج نوجوان مع اپنی سپاہ کے بڑی شان
و شوکت سے آئی کفارون کو معلوم ہوا کہ یہ پوتے حمزہ کے ملک قاسم کے فرزند ہین اپنے
لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کر کے خود میدان مین آئے انھون نے بھی سب سردارون
کو اسیر دیکھا نقابدار سے مقابلہ ہوا نقابدار نے انکو بھی اسیر کر لیا تا بہ شام انکے بھی سردار
اسیر ہو گئے سب سردارون کے اسیر ہونے کے بعد اخلاق نے باشارہ نقابدار
طبل باز بجوا کر واپس گیا نقابدار اپنی طرف گیا اہل اسلام اپنے فرودگاہ پر آئے لشکر کی کثرت
ہوتی جاتی ہے طریقہ یہ ہے کہ جو لشکر آتا ہے وہ شامل لشکر اسلام ہو جاتا ہے لشکر کفار مین طبل جنگ
بجا صبح کو دونوں لشکر آکر صف آرا ہوئے حسب معمول نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا اس دن
گل گلزار صاحبقران گل بوستان بدیع الزمان شاہزادہ نور الدہر عالیشان مع لشکر کے
آئے آتے ہی اپنے لشکر کو طرف لشکر اسلام کے روانہ کر کے نقابدار کے مقابلہ کو گئے اور
مثل ملک قاسم و بدیع الزمان و ایرج نوجوان کے اسیر ہوئے انکے سردار مثل
طماس وغیرہ کے وہ بھی اسیر ہوئے شام تک طبل باز بجوا کر دونوں لشکر واپس آئے
فرودگاہ پر خلاصہ یہ کہ پھر صبح کو صف آرائی ہوئی اس دن جمہور و فرامرز باد مغربی
وغیرہ یکے بعد دیگرے لشکر لیکر آئے اور اسیر ہو گئے یہ لشکر بھی شامل لشکر اسلام ہوئے شام کو
لشکر طبل باز بجوا کر واپس گئے صبح کو پھر صف آرائی ہوئی آج اور سردار یکے بعد دیگرے اسلام

اور اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ سات دن تک سردار لشکر لیکر آیا کیے اور اسیر ہو لیئے اخلاق و کل
اسکے اہل لشکر و نقابدار حیران تھے کہ یہ لوگ کہان سے چلے آتے ہین معلوم ہوتا ہو کہ عمر اسی مین
گذر جائیگی اور آمد لشکر اسلام کی کم نہ ہوگی کسقدر لشکر حمزہ نے بہم کرلیا ہو کہ کسی طور سے آمد کم
ہوتی ہی نہین آج کئی دن گذر گئے ہین کہ سردار چلے آتے ہین خیر آنے دو جاتے کہان ہین ان
سب کی قضا ہی جمع ہونے دو ایک مرتبہ سبکا خاتمہ ہوگا نقابدار بھی حیران تھا چونکہ ساحر تھے
اسکو آمد لشکر و کثرت سپاہ کا بالکل اندیشہ نہین ہی تمام جنگل لشکر دن سے بھرا ہوا ہی مگر
سب یہ سردار کے ہین صفت یہ ہی کہ کوئی ادنی درجہ کا سردار بھی لشکر مین نہین ہی کوسون تک
خیمے و بارگاہین و اسکین اور دو چوبے اور اوطیان برپا ہین بازار کھلے ہوئے ہین مگر سناٹا ہی صاحب
لشکر کے ہونے سے ہر ایک مغموم و رنجور ہی خوشی ہر ایک کے دل سے کافور کی طرح اڑ گئی ہی
کوئی چشم ایسی نہین ہی کہ گریان نہو کوئی دل ایسا نہین ہی کہ بریان نہو عجب آفت مین لشکر
اسلام مبتلا ہی خلاصہ یہ کہ اُس دن بھی بعد واپس جانے کے اخلاق نے طبل جنگ بجوایا رات
گذری بوقت سحر دونون لشکر حسب معمول میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقابدار اپنے دستور سے
آیا مبارز طلب کیا ابھی کسی نے جواب نہ دیا تھا اور کون جواب دیتا کہ صحرا سے گرد و غبار کا
تتق بلند ہوا کہ جس نے سپہر دوار کو تیرہ و تار کردیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک آسمان خاکی زیر آسمان
قائم ہو رہے آفتاب پنہان ہوگیا تھوڑے عرصہ تک دھوپ نے اپنا رنگ نہ دکھایا آفتاب
اہل اسلام سے پوشیدہ ہوگیا اس خیال سے کہ میرے دور مین خداپرستون پر یہ مصیبت
گذر رہی ہی مین کیونکر ان سے آنکھ چار کرون کیونکہ کئی دن سے جب گرد و غبار بلند ہوتا تھا
کوئی نہ کوئی مددگار اہل اسلام آجاتا تھا اسی خیال سے آج بھی ہرکارے خبر کو گئے ہرکارون
نے لشکر اسلام سے آکر کہا کہ مبارک ہو کہ خود بادشاہ اسلام مع سرداران نیکنام و لشکر بیشمار
کے تشریف لائے اودھر اخلاق کو و نقابدار کو ہرکارون نے آگاہ کیا کہ کل لشکر آگیا یہ آمد
بادشاہ اسلام کی گمہ پر وہ مع لشکر فراوان و سرداران عالیشان کے آتے ہین انکی وہ نقارہ
کی صدا آرہی ہی وہ نشان لشکر نظر آتے ہین ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ وہ گرد و غبار برطرف ہوا
اور لشکر اسلام شروع ہوئی ہزار دو سردار وہ پہلوان لشکر بیشمار لیکر آئے یہان تک کہ جلوس

سواری مثل باد بہاری کے نمایان ہوا بادشاہ کی آمد اور ہر سردار کی آمد اگر مفصل طرز سے تحریر
کی جاتی تو ایک دفتر تیار ہوتا چنانچہ صرف ملک قاسم و بدیع الزمان کی آمد پر اکتفا کی اور
سردارون کی آمد نہ تحریر کی نہ بادشاہ اسلام کی بخیال طول خلاصہ یہ کہ قریب شام سواری
بادشاہ اسلام کی مثل باد بہاری کے آئی نقارہ سکندری پر چوب پڑی مورچھل بال
ہما کا ہوتا ہوا سر پر چتر جواہر نگار گردش کرتا ہوا بادشاہ اسلام تاج شاہی سر پر چار قب
شاہنشاہی زیب بر موتیون کے مالے گلے مین پڑے ہوئے تیغہ الماس نگار ہاتھ مین سات سو
تاجدار بصد عز و وقار مرکبون پر سوار گرد و پیش تخت کے عقب مین لشکر بیشمار پہلوان عادی
اثار بارگاہ سلیمانی کا ہمراہ لیئے ہوئے آکر پہونچے بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ سب
سردار جو کہ مجھ سے رخصت لیکر ادھر کو آئے تھے اور جو ہمراہ صاحبقران کے مثل لندھور
و مالک کے آئے تھے سب اسیر عقب نقابدار سو گریبان ہاتھون مین لوہے کی لیئے ہوئے
سر جھکائے کھڑے ہین قریب تین ساڑھے تین ہزار کے سب اسیر ہین کل لشکری سردار کا
ہو رہا ہے یہ واقعہ دیکھکر بادشاہ کو بہت صدمہ ہوا لشکر مین تشریف لائے سب نے مجرا
کیا قدمبوسی حاصل کی کل حال از اول تا آخر سب بیان کیا ادھر تمام بارگاہ مین خیمہ وغیرہ
کوسون تک برپا ہو گئے اب جہان تک نگاہ کام کرتی تھی سوائے لشکر اسلام و بارگاہون و خیمون
کے کوئی دوسری شئے نظر نہ آتی تھی کئی منزل کے حلقہ مین لشکر اسلام اترا تھا بادشاہ اسلام
سب حال دریافت کر کے داخل بارگاہ آسمان جاہ سلیمانی ہوئے سب سردار جو ہمراہ آئے
تھے سب حاضر دربار ہوئے دربار گوہر بار آراستہ ہوا جو سردار اسیر تھے لگے و نگلون پر غالیچے پڑے
ہوئے تھے بازارین آراستہ ہو گئیں نشان کھل گئے پھریرے ہر رنگ کے سوائے سیاہ رنگ
کے ہوا سے اڑنے لگے ہر طرف پہرہ چوکی مقرر کیا گیا کوتوالی چبوترہ آراستہ ہوا عیار اپنا بندوبست
کرنے لگے خلاصہ یہ کہ سب لشکر اترا اکثر کھولی آمد بادشاہ مین دن تمام ہو گیا اس دن مقابلہ کو بھی نہ
نکلا جو مقابلہ ہوتا جب شام ہو گئی تو اخلاق طبل باز بجوا کر طرف اپنی فرودگاہ کے واپس
گیا نقابدار مع قیدیون کے طرف اپنے اپنے مقام کے لشکر اسلام نے مقام کیا آج اہل اسلام کو وہ رنج
و صدمہ نہین ہے کیونکہ بادشاہ آ گئے ہین سرپرست و مالک سر پہ موجود ہے اب کیا غم ہے ہراوی

بیان کرتا ہو کہ نقابدار اپنے دل سے یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا کہ کسقدر لشکر ہو مگر ان سبکی
موت میرے ہاتھ سے مقدر ہو مین ہی اُنکو قتل وغارت کرونگا خوف کس امر کا ہو یہ ساحر ہین
نہین اور مین ساحر ہون پس غیر ساحر کیا میرا مقابلہ کرینگے مثل ان سب کے انکو بھی اسیر کرونگا
بعد اسکے ایک اسم سحر پڑھکر جو دم کرونگا تو سب مثل خاک کے تباہ و برباد ہو جائینگے یہ کیا ہین
اگر اسکے دونے چوگنے ہون تو بھی میرے نزدیک کم ہین ایسی ایسی باتین کرتا ہوا اپنے مقام پر آیا
ادھر اخلاق اپنے سرداران و وزیر سے کثرت سپاہ اسلام کی شکایت کرتا ہوا واپس چلا کر ای
وزیر جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو سوائے سواد لشکر اسلام کے کوئی شی اور دکھائی نہین دیتی ہو کسقدر
کثیر لشکر ہو کوسون تک اور منزلون تک سوائے خیمون و بارگاہون و لشکر کے تل رکھنے
کی جگہ نہین ہو یہ کثرت سپاہ ہو کہ طائر نظر و شہباز نگاہ بھی جا کر قید ہو جائے پھر کر نہ آئے زمین
تک نہین دکھائی دیتی ہو یہی جنگل تھا جو یہ سپاہ اسمین آئی اگر اور کوئی مقام ہوتا تو بڑی
دقت ہوتی اس لشکر کے لیئے آب و غلہ بہم ہونا دشوار ہو بھلا کیونکر نہ حمزہ ہر ایک ملک
پر فتحیاب ہو جو اس کثرت سپاہ کو دیکھے گا اُسکے حواس جاتے رہینگے ضرور اُسکو خوف
ہوگا اسقدر فوج کی موجودگی مین ملکون کا فتح کرنا کوئی امر دشوار نہین ہو مگر در حقیقت امر یہ ہو
کہ حمزہ نے بڑی کوشش کی ہوگی جو یہ لشکر اور یہ جوانان صف شکن و دشمن دجری بہم ہوئے
ہونگے کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہو یہ جوان لائق اسکے ہین کہ انکی قدر کیجائے تم نے دیکھا کہ کیا کیا
جوان ہمراہ آئے ہین بعض تو اُن مین ایسے ہین کہ جو دیو سے بھی قوی زیادہ معلوم ہوتے ہین
ہر ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار معلوم ہوتا ہو سرداروں نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہو اخلاق
سرداروں سے باتین کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے
اخلاق اپنے خیمہ مین آیا اسنے بھی پوشاک بدل کر دربار کے آراستہ ہونے کا حکم دیا
بارگاہ مین آیا سب حاضر ہوئے دور شراب ہوا نشہ بادہ ناب مین گرم ہو کر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
فوراً نقارہ رزمی بجایا گیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے
لشکر اخلاق کے حواس باختہ ہین یہ کثرت سپاہ دیکھکر انکو خیال ہو کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جنگ
مغلوبہ واقع ہووے تو اسقدر لشکر کثیر سے ہم ہرگز ہرگز عہدہ برآ نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ہم تو

اُن مین اِس طور سے مل جائینگے جیسے آٹے مین نمک وہ لوگ ہمپر خاک اُٹھا کر ڈالینگے
تو بھی ہم دب جائینگے اگر سنگ ریزے ہم پر مارین گے تو ہم تپ جائینگے وہ ہمکو گھیر کر لشکر
مین قید کر کے قتل کر ڈالینگے ہم اُنکا کچھ نہین بنا سکتے ہین اہل لشکر اخلاق نے اس خیال مین
ہین مگر سب سامان جنگ مین مصروف ہین طبل جنگ بج رہا ہے اور دربار آراستہ ہے
بادشاہ اسلام تخت پر جلوس فرما ہین سب سردار جو ہمراہ رکاب آئے ہین ونگلون پر
جلوہ فرما ہین مثل کرب ولا ورد اسد غازی و اسفندیار گیلانی و خورشید و تورج
و داراب کشور کشا وغیرہ کے گرد و پیش جمع ہین جو لشکر کہ یہان مقیم تھا اور جس نے
نقابداران سے مقابلہ تھا اُس لشکر کے کچھ اہل لشکر کھڑے ہوئے سامنے احوال جنگ
بیان کر رہے ہین بادشاہ اسلام مع اہل دربار کے سماعت فرما رہے ہین کہ کان مین صدائے
نقارہ آئی بادشاہ نے سر اُٹھا کر جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کیسا نقارہ
لشکر کفار مین بجا جواہر نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہی رہے تھے کہ جوڑی ہرکارون کی
جو لشکر کفار مین بڑے دریافت حال گئے ہوئے تھے اودھر وہان سے خبر نواخت طبل جنگ
لیکر چل چکے تھے پسینہ مین غرق آکر حاضر دربار ہوئے مجرا گاہ پر سے مجرا کر کے ہاتھ اُٹھا کر دعا
ثنائے بادشاہی بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر یون عرض پیرا ہوئے کہ ہم
لشکر کفار مین موجود تھے کہ اخلاق نے دربار آراستہ کیا شراب ناب سے جب اُسکا دماغ
گرم ہوا اُسنے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اُسکے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے اُسکا قصد ہے کہ کل میدان
جنگ مین آکر غلامان سرکار سے مقابلہ کرین اور آتش کینہ و فساد کو مشتعل کرے باقی
خیریت ہے بادشاہ نے فرمایا کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی
بجے کل ہم بھی میدان جنگ مین نکل کر اخلاق کے لشکر سے مقابلہ کرینگے خداوند کریم ہمارا
حافظ و نگہبان ہے یہ حکم دینا تھا کہ جواہر بن عمرو نے نقارخانہ سکندری مین جا کر حسب
قاعدہ طبل سکندری پر چوب لگائی صدائے نقارہ فضائے میدان مین و وسط آسمان
مین گونجی شعر ز نقارہ آواز آمد بر دن * کہ دون است دون است گر دن دون
دیگر دہل زن دہل زن بر تحسین او * ببین دین او دین او دین او * سب اہل اسلام کو

معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے خلاصہ یہ کہ وہ رات دونون
طرف کے لشکرون کو سامان جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ دونون طرف بجا گیا یہان تک کہ
صبح ہوگئی ادھر سے بادشاہ عالیمقام مع سرداران ذوالاکرام و سپاہ اسلام کو لیکر میدان جنگ
مین آکر صف آرا ہوئے کوسون تک لشکر کی صفین آراستہ ہوئین پہلوان عادی نے نکلکر
صف بندی کی نشان سپاہ کھل گئے باجے جنگی بجنے لگے اودھر اخلاق بھی مع لشکر کے آکر
صف آرا ہوا دونون لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کی کرگیٹ نے کڑکا کہا دونون طرف
سناٹا سا ہوگیا کہ گردآلودی نقابدار مع کل اسیرون کے آکر پہونچا قیدیونکو ایک سمت کھڑا کرکے
خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سردار اجازت
لیکر نکلنے لگے نقابدار مثل اُن سب کے اسیر کرنے لگا خلاصہ یہ کہ اُس دن قریب سو سرداران
کے نقابدار نے شام تک اسیر کیے اُنکو بھی اُسنے سب قیدیون مین لیجا کر کھڑا کیا اور موگریان
ہاتھ مین دیدین جب شام ہوگئی دونون لشکر طبل بازگشت بجوا کر واپس گئے نقابدار اپنی طرف
گیا اخلاق نے پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی نقارہ بجا رات بھر تیاری رہی
صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے نقابدار آیا اجازت لیکر میدان مین آیا اُس دن اسفندیار
گیلانی و خورشید و ہاشم و عمر بن رستم و سلطان سعد و داراب کشور کشا
و نورج و دیگر اولاد صاحبقران نے نکل کر مقابلہ کیا یہ سب اسیر ہوگئے اور انکے ہمراہ اور
بہت سے سردار اسیر ہوئے شام کو دونون لشکر واپس گئے بادشاہ اسلام ہر روز
مغموم و محزون واپس جاتے ہین خلاصہ یہ کہ پندرہ دن کی میدان داری مین سب سرداران
لشکر و پسران حمزہ وغیرہ سب اسیر ہوگئے سوائے بادشاہ اسلام و کرب غازی اور
اسد غازی کے کوئی سردار ادنی و اعلے لشکر مین باقی نہ رہا ہر طرف خاک اڑنے لگی
صفین کی صفین ویرے کے پرے خالی ہوگئے سب سردار پانچہزار پانسو پچپن اور علاوہ
انکے اور ان سب کے سردار اسیر مبتلائے سحر ہاتھون مین موگریان پہنے ہوئے عقب نقابدار
سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین ادھر کی صفین درہم و برہم ہین اُدھر صفین ان سب سے آراستہ
ہین ادھر خاک اڑ رہی ہے ادھر گلزار ہے کیا انقلاب روزگار ہے ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ یہ سب

کس شان و شوکت سے آئے تھے اور کیا کیا سامان تھا یا یہی لوگ مثل مجرمون کے اسیرون
کے پکڑے ہوئے ہین آج جو بادشاہ اسلام میدان جنگ سے فرودگاہ پر آئے تو کسیکو
اپنے پہلو مین سواے کرب و اسد کے نہ پایا پس جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھا سناٹا تھا لشکر مین
ایک ہو کا عالم تھا یا تو وہ چہل پہل تھی یا یہ نقشہ تھا کہ بازارین سونی پڑی ہوئی ہین خیمے خالی ہین
خدمتگار سردارون کے اپنے اپنے آقا کے غم و الم مین بستر غم و رنج پر پڑے ہوئے ہین
عیارون نے لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر نقابدار پر دسترس نہ چلا اُسکے مقام کا پتہ نہ ملا مایوس پھر پھر
آئے ظرانبدہ بسبت اس حرامزادے نے کیا تھا قرناطیس نے بخوبی سمجھا دیا تھا اور عیارون
کے حال سے آگاہ کر دیا تھا اسنے وہ بندوبست کیا ہی کہ کسی ساحر نے آجتک نہین کیا غبار کے
اندر جاکر غائب ہو جاتا ہی طریقہ یہ ہی کہ سواے اسکے اور اسکے عیار کے اور اُن سب اسیرون
کے جو کہ اسکے ہمراہ آئے ہین یا جنکو یہ اسیر کر کے لیجاتا ہی وہ تو غبار مین رہ سکتا ہی باقی جو
انکے علاوہ ہوتا ہی وہ غبار کے اندر جا ہی نہین سکتا ہی اگر گیا بھی تو رہ گیا وہ سب کے
سب غائب ہو گئے کیونکہ کئی مرتبہ عیار اُن سب مین شامل ہو کر گئے مگر نہ جا سکے اور نہ معلوم
ہوا کہ یہ غبار کے اندر جا کر کیا ہوا چنانچہ تمام عیار ایک لاکھ اسی ہزار جو تھے سب متفرق
ہو گئے اُسی کوہ و صحرا مین جب دربار آراستہ ہوتا ہی آتے ہین باقی متفرق رہتے ہین خلاصہ
یہ کہ عجب وقت لشکر اسلام پر سخت پڑا تھا ہر طرف ہو مار رہا تھا خیمے خالی تھے سواے
اہل لشکر کے کوئی سردار نہ تھا کہ زینت لشکر ہو جن لوگون سے رونق و زینت سپاہ تھی
وہ سب اسیر ہو گئے تھے عجب تباہی گلزار لشکر اسلام پر آئی تھی زمانہ بہار مین ہوا سے
خزان نے آکر اپنا عمل کیا ہر بوٹا بوٹا و پتہ پتہ باد خزان سے برباد ہوا جو گلعذار و نونہال
کہ باعث رونق تھے وہ اسیر پکڑے ہوئے ہین مثل گل پژمردہ کے کھملائے ہوئے پکڑے
ہین ہر طرف سناٹا ہی عجب رنگ ہی بادشاہ اسلام آکر بارگاہ سلیمانی مین بیٹھے دیکھا کہ تمام
بارگاہ مین سناٹا ہی سردارون کے دنگل خالی ہین تخت پر بادشاہ جلوہ فرما ہین کرب
سامنے دنگل پر بیٹھے ہوئے ہین چند خادم و خدمتگار سامنے دست بستہ مغموم حاضر ہین
وہ رنگ نہ دربار کا ہی نہ سرکار کا نہ دربارگاہ پر حاجب و دربان ہین نہ درگہ سالار

و سردارون کی سواریان سنتا ہی بادشاہ نے ایک مرتبہ سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا
جب کسی کو نہ پایا ایک آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر کہا کہ افسوس یہ وہی بارگاہ ہے کہ جسمین
ہزارون سردار جلوہ گر ہوتے تھے یا آج بالکل سونی ہے کوئی سردار آج نظر نہین آتا ہے
دیکھکر دل پھٹا جاتا ہے بارگاہ کی حالت دیکھکر یہی دل چاہتا ہے کہ چیخین مار کر روئین کوئی
اپنا پرسان حال نہین ہے افسوس اس امر کا ہے کہ صاحبقران سے ملاقات نہ ہوئی
نہ انکی زیارت نصیب ہوئی اور نہ دوستے آکر دامن تھام لیا انکی قدمبوسی سے محروم رہے
کس بیکسی و بیلبسی سے جان نکلی میرا قصد یہ ہے کہ آج وہ طبل جنگ بجوائے اور کل میدان
جنگ مین صف آرائی ہو اور نقابدار اگر مبارز طلب کرے تو مین خود جاکر اوس نقابدار نابکار
سے مقابلہ کرون کیونکہ مجھ سے یہ حالت لشکر کی کسی طور سے نہین دیکھی جاتی ہے کیونکہ جدھر
آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہون تباہی کا عالم نظر آتا ہے سردارون سے لشکر کو اور بارگاہ کو خالی
دیکھکر دل بیٹھا جاتا ہے ان نمکخواران لشکر و گرگ خان سپاہ کی کہ جنکی وجہ سے رونق تھی انکو جو
نہین پاتا ہون تو جو میرے دل کا حال ہے کیا بیان کرون یہی دل چاہتا ہے کہ کہین میرا بھی خاتمہ
ہو اور مین اپنی آنکھ سے یہ حالت نہ دیکھون کہ میری زندگی مین یہ لشکر تباہ ہو اور یہ گلعذار
گل رخسار میری آنکھون کے سامنے اس مایوسی سے کھڑے ہون اور مین دیکھا کرون
اور مین راحت سے عیش و آرام کرون اور نہ معلوم آخر کیا گذری ہوگی انکو کس کس آفت سے اسیر
ہوتی ہوگی گو ہم بھی انکے رنج و غم مین مبتلا ہین مگر پھر بھی راحت سے ہین لیکن ہمکو لازم
ہے کہ ہم بھی اسی صف مین انکے برابر کھڑے ہون جب تو ہماری افسری و سرداری کا لطف
ہے عالم ہمکو کیا کہے گا کہ سب سردار تو اسیر ہو گئے اور بادشاہ نے اپنی جان بچائی اور
خود نکل کر مقابلہ نہ کیا سردارون کو اسیر کرا دیا پس اب کل مین خود نکل کر مقابلہ کرونگا
کرب واسعہ نے عرض کیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم غلامون کی موجودگی مین ظل اللہ بروے
مقابلہ تشریف لیجائین دنیا ہمکو کیا کہے گی ہم تو نہ جانے دینگے ہان جب ہم نہ ہونگے
اوسوقت اختیار ہے ہماری موجودگی مین تو یہ امر دشوار ہے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ غیر ممکن ہے
کہ مین تمکو اجازت دون کیونکہ تم دونون صاحب فوج لشکر و زینت بارگاہ ہو اور تمغۂ

حضرت

حضرات زیارت گاہ لشکر ہو آپ لوگون کے سبب سے یہ لشکر مین برکت ہی جبکہ آپ کی
صاحبقران و دیگر سردار عزت کرتے ہین اور آپ لوگون کی زیارت کو فخر سمجھتے ہین کیونکہ
آپ نظر کردہ بزرگان دین ہین پھر کیونکر مین آپکو اجازت دیکر برکت لشکر کو خاک مین ملا دون
میرے بعد آپکو اختیار ہی یہ سب لشکر آپکے سپرد ہی مین دست بردار ہوتا ہون کرب و اسمہ
نے جواب مین عرض کیا کہ یہ ہونا غیر ممکن ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اودھر اخلاق نے واپس جاکر دربار آراستہ کیا بہت خوشی خوشی حکم
دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت طبل جنگ بجایا گیا ہرکارے خبر لیکر بارگاہ مین آئے بادشاہ
کو دعا دیکر عرض کیا کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی باقی خیریت ہی بادشاہ نے آہ سرد بھر کر
کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے ہمکو یقین ہی کہ کل ہم سب کا خاتمہ ہی خیر کیا پرواہ ہی
یہ فرما کر فرمایا کہ سب اہل لشکر سے کہدیا جائے کہ یہ سب لوگ شب بھر عبادت خدا مین بسر کرین
کوئی سامان جنگ کرنے کی ضرورت نہین ہی اپنے مالک و مختار کو یاد کرین کہ وہی حامی و مددگار
ہی اور خود بھی بادشاہ دربار برخاست فرماکر خیمہ عبادت گاہ مین تشریف لائے اور معروف
عبادت پروردگار ہوئے اودھر کرب و اسمہ اپنے اپنے خیمہ مین جاکر معروف دعا ہوئے
اور عبادت خدا کرنے لگے لشکر مین طبل جنگ بجا اہل لشکر کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا راوی
بیان کرتا ہی کہ کل اہل لشکر نے باہم یہ صلاح کر لی تھی کہ اگر کل خدانخواستہ بادشاہ و کرب
اسمہ بھی اسیر ہو گئے نقابدار کے ہاتھ سے تو ہم سب کے سب ملکر ایکمرتبہ لشکر کفار پر نرغہ
کر دین اور جنگ مغلوبہ کرکے نقابدار کو قتل کرین اور اپنے سردارون کو رہا کر لین اور اخلاق
و اُسکے لشکر کو تباہ و برباد کر دین گو وہ ساحر ہی اُسکے سحر کے سبب سے غالب آنا دشوار ہی
وہ ایک جنبش لب مین ہم سب کا خاتمہ کر دیگا ہم اُسکا کیا کرینگے مگر اچھا ہوگا کہ اس
زندگی سے تو مر جانا بہتر ہی کہ ہمارے افسر و سردار اسیر ہون ہم دیکھا کرین یہ تو نام ہوگا کہ
لشکر اسلام نے اپنے سردارون کو اسیر دیکھکر جان کا اپنے بالکل خوف نہ کیا اور ساحر پر جا پڑے
اور اُسنے سحر کرکے اُن سب کو غارت کیا اُن سبنے اپنے سردارون کا ساتھ دیا اور
اگر تم سب نے چارون طرف سے اُسکو گھیر لیا اور سبکو بدحواس کر دیا کہ وہ سحر کرنا بھول گیا

اور تم نے مار لیا اور سرداروں کو رہا کر لیا تو بھی تمام عالم مین نام ہوا ہر طرح سے ہم اچھے رہینگے اور ہمارا نام ہوگا سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین مفر کی نظر آتی تھی ہماری زندگی پہ اور حیف ہی ہمارے جینے پر لعنت ہی کہ بعد ایسے سرداروں اور قدردانون کے زندہ رہین بھائیون ہم اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک مشت خاک صحرا اُٹھا کر ڈالین گے تو بھی کفار تباہ ہو جائینگے یہ باہم صلاح کرکے مصروف عبادت پروردگار ہوئے اہل اسلام نے تو وہ رات اخیر خیال کرکے اپنی زندگی عبادت مین بسر کی اور کفار نے وہ رات ناچ ورنگ و عیش و عشرت مین بسر کی کچھ زمانہ شب کا باقی تھا کہ بادشاہ اسلام کو خیال آیا فوراً فرزندان بزرجمہر کو یاد فرمایا دونون صاحب تشریف لائے اُن سے کہا کہ آپ ملاحظہ فرمائین کہ اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوگا کیا ہم سب کی اسی مقام پر موت ہی اُنھون نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ہم غلامون نے بدون حکم شاہی اپنے مقام پر دیکھا تھا تو یہ پایا گیا کہ زمانہ گردش اور سختی گذر گیا ہی وہ ستارے جو کہ خراب آلے ہوئے تھے اب اُنکی گردش جاتی رہی اب زمانہ خوشی و راحت کا آنے والا ہی غیب سے کمک ہوگی اور یہ بلا رد ہوگی یہ سب کارخانہ سحر کا ہی اسکا قاتل غیب سے پیدا ہوگا انشاءاللہ زمانہ رنج و غم برطرف و مبدل بخوشی ہونیوالا ہی جو ایام سختی تھے وہ گذر گئے چند دن کے لیئے لشکر پر قران صعب و سخت تھا وہ اب گذر گیا ایام خوشی و عیش کے آ گئے لشکر کفار شکست کھائے گا نقابدار مارا جائیگا ہمارے علم سے تو یہ ظاہر ہوتا ہی کہ آیندہ جو مشیت باری تعالے و عالم الغیب ہی بموجب مصرعہ علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار ؎ حساب ہی جو حساب کے طریقہ سے ہمپر ظاہر ہوا تم نے عرض کر دیا یہ کہکر پھر روبرو بادشاہ کے زائچہ کیا اور عرض کیا کہ خانۂ حیات آپ سب صاحبونکا درست ہی ایک کا بھی بال نہ کم ہوگا اگر اسکے خلاف ہو تو ہمکو آپ توپ دم فرمائیگا تھوڑا ہی عرصہ سختی و گردش کا باقی ہی یقین ہی کہ کل ہی رو سے خوشی آئینہ مراد مین ظاہر ہو اور کوئی نہ کوئی مددگار پیدا ہو یہ جواب بزرگوارون نے کہا بادشاہ کو اطمینان ہوا کیونکہ انکا کوئی حکم کبھی غلط نہین نکلا ہی جو انھون نے حکم لگایا ہی وہ فوراً ہوا ہی بادشاہ نے انکو خلعت اُس حالت مین بھی مرحمت فرمائے اور رخصت کیا پھر مصروف دعا ہوئے

یہان تک کہ صبح ہوگئی ستارہ سحری آسمان پر چمکا ہر ایک اپنے مصلّے سے اپنی فتح وظفر
کی دعا مانگ کر اُٹھا آفتاب نے اپنا روے منور نقاب مشرق سے نکالا پردہ شب کو
دور کیا ماہتاب بارنگ زرد وچہرہ فق اہل اسلام کی تباہی کی حالت سے پریشان طرف
کاشانہ مغرب کے بصد رنج وغم راہی ہوا محفل انجم درہم وبرہم ہوئی نسیم سحری کے جھونکے
چلنے لگے مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مغموم آہ سرد بھر رہا ہی ہوا سے جو درخت متحرک ہوتے
تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اہل اسلام کے حال پر کف افسوس مل رہے ہین اوس کے قطرے
جو پھولون پر پڑے تھے یا گیاہ سبز پر یہ ثابت کرتے تھے کہ آسمان رات بھر حال اسلام پر
رویا ہی یہ قطرے اشک ہین جانور بھی بزبان بے زبانی براے فتح وظفر لشکر اسلام بوقت
سحر یہ خیال کرکے کہ یہ وقت اجابت دعا ہی دعا کر رہے ہین خلاصہ یہ کہ آثار سحر دیکھکر ہر ایک
اُٹھا اور زیر لباس کفن پہنا اور ایک مشت خاک اٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا کہ اے
خاک تو لحد ہو جائیو لباس پہنا بعد اسکے ہتھیار لگائے سب لشکر تیار ہو گیا بادشاہ
اپنے خیمہ عبادت گاہ سے مسلح ومکمل ہوکر برآمد ہوئے کرب اپنے خیمے سے واسد اپنے
خیمہ سے برآمد ہوئے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ اسلام تمام لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر میدان جنگ
مین آئے مگر مغموم ومحزون آکر صف آرا ہوئے سبکو یقین مرگ تھا کہ آج ہم سب کی قضا
ہی پس سب آکر صف آرا ہوئے اودھر سے اخلاق بصد عز ووقار بصد شان وشوکت
وخوش وخرم مع اپنے لشکر کے آکر مقابل لشکر اسلام کے صف آرا ہوا نقیبون نے نکل کر
نقابت کی اتنے عرصہ مین نقابدار اُسی شان وشوکت سے کہ آگے آگے تو خود عقب
مین تمام سرداران اسلام وپسران حمزہ صاحبقران سر جھکائے مثل گنہگاران
کے آکر پہونچے نقابدار میدان جنگ مین آیا مبارز طلب کیا بادشاہ اسلام نے مرکب
طلب کیا کہ ایک طرف سے کرب دلاور نے آکر دامن تھام لیا اور دوسری طرف اسد
غازی نے اور عرض کیا کہ کیا قصد ہی غلامون سے ارشاد ہو بادشاہ نے فرمایا کہ میرا
خود قصد ہی کہ مین جاکر اس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرون کیون کہ اب مجھ سے اسکی
زیادتیان دیکھی نہین جاتی ہین یہ لشکر اسلام کی تباہی مین جو خیال کرتا ہون تو عجب

لشکر کا عالم پاتا ہون کل تک جو صفین درپے سردارون سے آباد تھے آج وہان خاک اوڑ رہی ہی کل تک جو بہادر و جری میرے پہلو مین تھے آج اُن سے میرا پہلو خالی ہی اُن سبکو میری نگاہ ڈھونڈھ رہی ہی اور وہ نظر نہین آتے ہین ایک طرف جو نگاہ اُٹھاکر دیکھتا ہون تو اُنکے غم و الم مین اہل لشکر کا عجب حال ہی مقام رنج و ملال ہی اُن سردارون کو دیکھتا ہون کہ جو کل تک لاکھون پر حکمرانی کرتے تھے آج وہ مثل مجرمون کے مایوس و مجبور کھڑے ہوئے ہین ہم اُنکو دیکھتے ہین وہ ہمکو دیکھتے ہین نہ ہم اُن سے کلام کر سکتے ہین نہ وہ ہم سے نہ ہم اُنکے پاس جا سکتے ہین نہ وہ ہمارے پاس آ سکتے ہین اور مین ایک ہی مقام پر یہ گردش فلکی و رنگ زمانہ ہی کل جن گلعذارون دگل رخون سے یہ لشکر آباد تھا آج اُنکا پتہ و نشان نہین ہی ہر طرف خاک اوڑ رہی ہی یہ چند شعر کسی شاعر کے یہ حال لشکر دیکھکر یاد آئے ہین نظم کل جہان پر شگوفہ و گل تھے ٭ آج دیکھا تو خار بالکل تھے ٭ کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم ٭ آج اُس جا ہی آشیانہ بوم ٭ اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے ٭ آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے ٭ رشک یوسف جہان مین تھے جو حسین ٭ کھا گئے اُنکو آسمان و زمین ٭ غیرت حور مہ جبین نہ رہے ٭ ہی مکان تو مگر مکین نہ رہے ٭ تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر ٭ ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر ٭ ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ ٭ نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتہ ٭ اب نہ رستم نہ سام باقی ہی ٭ ایک فقط نام ہی نام باقی ہی ٭ کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام ٭ کون سی گور مین گیا بہرام ٭ جاے عبرت سراے فانی ہی ٭ مورد مرگ ناگہانی ہی ٭ صبح دم طائران خوش الحان پڑھتے ہین کل من علیہا فان ٭ اے کرب دلاور و اسد غازی یہ دنیا بے ثبات ہی اس مین کسیکو قیام نہین ہی جو آیا ہی وہ ایک دن ضرور یہان سے جائیگا انسان کو زیبا ہی کہ اپنے سامنے اپنے عزیزون کو چھوڑ کر انتقال کرے بے ثباتی دنیا ان اشعار سے ظاہر ہی پس کس دن کے لیئے مین اپنے کو بچاؤن ایک دن مرنا ضرور ہی اس سراے فانی سے جانا واجب و لازم ہی پس خداوند کریم مجکو یہ روز بد نہ دکھاے کہ مین زندہ رہون اور لشکر تباہ و برباد ہو پس مین قافلہ سالار ہون مجکو آگے ہونا لازم ہی تاکہ معلوم ہو

کہ یہ سب کا سردار ہے کیونکہ آپ لوگون نے مجکو مرتبہ حکومت مرحمت فرمایا یہ بزرگی دی جہان یہ مرتبہ
مرحمت کیا وہان یہ بھی مرتبہ عنایت فرمایئے کہ مین اب سب سے پہلے جاکر قتل ہون اور مرتبہ
شہادت پر فائز ہون تاکہ نام ہو کہ بادشاہ اسلام صرف بادشاہ نہ تھے بلکہ اپنے لشکر کے خیرخواہ
و خیراندیش تھے کہ قبل غارت ہونے اپنے لشکر کے اپنی جان دی مجھ سے تباہی لشکر نہ دیکھی جاتی
آپ لوگ مجکو نہ روکین مین نہ مانونگا کرب نے عرض کیا یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین اپنی موجودگی
مین آپکو جانے دون اور اپنی آنکھون سے تخت شاہی کو خالی دیکھون یہ آنکھین کور ہوجائین
جو تخت شاہی کو خالی دیکھین خدا وہ دن نہ لائے کہ مین موجود ہون اور آپ تشریف لیجائین
اور مین آپکی ذات ستودہ صفات سے لشکر کو خالی دیکھون کیون اب مجکو عالم مین بدنام
فرمایئے گا اور سب میرے اوپر طعنہ زن ہونگے کہ کرب لشکر مین موجود تھا اور بادشاہ نے
نکل کر مقابلہ کیا کرب نے روکا بھی اور خود مقابلہ کو آیا تمام بہادرون و شجاعون کے
سامنے بڑی ہتک ہوگی ہر ایک مجکو بہ نگاہ حقارت دیکھے گا مین سب مین سبک ہونگا جیسا
کہ آپ فرماتے ہین کہ دنیا بے ثبات ہی یہی میرا بھی قول ہو وہی خادم بہت نیک نام و سعادت طوار
ہو جو اپنے آقا کے روبرو کام آئے اور مرتبہ بادشاہت آپکو خدا نے مرحمت کیا ہم سب تو آپکے
خادم ہین آپ ہماری قدر فرماتے ہین اور آپ نے یہ مرتبہ دیا اور اسقدر ہم سبکو جو گستاخ کیا ہی
یہ آپکی عین عنایت و مہربانی ہو ورنہ کجا ذرہ خاک و کجا جناب بموجب مصرعہ چہ نسبت
خاک را با عالم پاک پس آپ ازراہ مہربانی مجکو اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین جا کر
نقابدار سے مقابلہ کرون آپکی ذات سے سب لشکر کی رونق ہو آپکی موجودگی مین لشکر تباہ
ہوگا اور ہم ایسے اگر غلام نہ ہونگے تو کوئی خرابی نہ ہوگی اور اگر ذات حضور کی خدانخواستہ
لشکر مین نہ ہوگی تو تمام لشکر تباہ و برباد ہوگا مثل اُس دفتر کے کہ جسکا شیرازہ ٹوٹ جائے
اور اُسکے ورق ہوا سے تباہ ہوکر ادھر اودھر برباد ہون کیونکہ شیرازہ لشکر و افسر اعلے
تو آپ ہی کی ذات ہی ہم غلامون سے کیا ہو سکتا ہی اگر آپکی ذات نہ ہو تو لشکر تباہ و برباد
ہو جائے آپکی موجودگی سے سبکو اطمینان ہی اور ہمارے ہونے سے کسیکو اطمینان نہ ہوگا
ابھی تو یہ لشکر تباہ ہوگا اور آپ ہونگے تو یہ لشکر نہ برباد ہوگا سبکو اس امر کا یقین ہوگا

کہ بادشاہ تو لشکر مین موجود ہین بادشاہ نے فرمایا کہ میری موجودگی و عدم موجودگی یکسان
ہو جب آپ لوگ نہ ہونگے تو یہ لشکر کس کام آئیگا اور میری حکومت کس کام کی مین حکومت
کس پر کرونگا اور کون میری اطاعت کریگا یہ لشکر تو میری موجودگی و عدم موجودگی مین دونون
حالتون مین تباہ ہوگا بعد آپ لوگون کے میرا زندہ رہنا محال ہو پس اس سے کیا حاصل کہ مین
آپ لوگون کو اپنے سامنے قتل ہوتے دیکھون اور اب تو برکت لشکر در زیارت گاہ لشکر مین آپکا
موجود ہونا عین برکت ہو آپ نہ ہونگے تو لشکر تباہ ہوگا کرب نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن
ہو مین آپکو اپنے موجودگی مین جانے نہ دونگا اگر آپ قصد کرینگے تو مین ابھی ابھی اپنے کو
ہلاک کرونگا اگر یہی امر منظور ہو کہ آپ خود تشریف لیجائین تو میرا اور اس غلام زادے کا
سرتن سے جدا فرمائیے اور پھر شوق سے تشریف لیجائیے پھر کوئی آپکو مانع نہ ہوگا اور اگر آپنے
تخت پر سے نیچے آنے کا قصد فرمایا اور ہم مین سے کسیکو اجازت نہ دے ہم خود اپنے کو ہلاک
کرینگے ورنہ سر قدم مبارک پر نثار کرینگے یہ کہکر کرب نے تلوار میان سے لی کرب کا تلوار
لینا تھا کہ اسد نے بھی تلوار کھینچ لی کیونکہ یہ بھی دامن پکڑے ہوئے خاموش کھڑے ہوئے
بادشاہ و کرب کی تقریر سن رہے تھے اور خیال کر رہے تھے دل مین کہا کہ ادھر بابا جان نے
اجازت حاصل کی پہلے اُن سے مین اجازت لیکر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا ان دونون
باپ بیٹون کی حالت دیکھکر بادشاہ اسلام متفکر ہین کہ کیا کرون کیا نہ کرون اگر اجازت
دیتا ہون تو برکت لشکر کو ہاتھ سے کھوتا ہون یہ نظر کردہ ہین اگر خود جانے کا قصد کرتا ہون
تو یہ مانع ہوتے ہین اور اپنے کو ہلاک کرتے ہین عجب کشمکش و پیچ مین مبتلا ہین مرکب بری
رفتار خوشخرام خادم نے زین و لجام سے درست کرکے برابر تخت کے لاکر لگا دیا ہو کل اہل لشکر
ٹوپیان سرون سے اتارے ہوئے بادشاہ کے بچنے کی دعا کر رہے ہین کہ اے کریم کارساز و
اے رحیم بے نیاز تو بڑا کریم و رحیم ہو اور دافع بلیات و سامع اصوات مجیب الدعوات جامع المتفرقین
رب العالمین ہم سب پر رحم کر کسی مددگار کو اپنی قدرت کاملہ سے بھیجدے کہ وہ اگر اس
نقابدار کو قتل کرے اور ہم سبکو اس سے نجات دے اگر بادشاہ نے خود اس نقابدار سے
مقابلہ کیا اور آپکے دشمن اسیر ہو گئے تو ہم سب تباہ ہونگے اور غارت ہونگے سب رونق

وزینت بادشاہی کی ذات سے ہے اور اگر کرب غازی دیا اسد غازی گئے تو بھی بڑی
خرابی ہے کیونکہ یہ دونوں ہم سب کی زیارت گاہ ہیں جب تیرے بزرگان دین کی زیارت
کے خواستگار ہوتے ہیں تو ان دونوں صاحبونکو دیکھ لیتے ہیں انکی ذات سے لشکر میں
ایک قسم کی برکت و رونق ہے تو بچا لے اور ہمارے سردارونکو اس قید سے نجات دے واسطے
تجھکو اپنی عزت و جلال کا کہ ہم سب پر رحم کر توہی نے اپنے خلیل کو آگ سے نجات دی اور آتش
نمرودی کو گلزار بنا دیا چاہ میں توہی حضرت یوسف کا حامی و مددگار رہا یونس کو بطن ماہی میں
توہی نے حیات عنایت کی اکثر مقام سخت و صعب پر صاحبقران دہم سبکی کمک فرمائی
کیسے کیسے مرحلے سخت و مشکل سے نجات دی بڑے بڑے ساحرونکو تونے چشم زدن میں قتل
کیا ہو اگر تیری طرف سے امداد نہ ہوتی تو انکا قتل ہونا بہت دشوار تھا توہی ہر مقام پر سبکا مددگار
تھا سب تیرے دین کی جاری و ظاہر کرنے میں کوشش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تیرے بندوں
کو تاریکی کفر سے نکالکر انکو روشنی اسلام دکھائیں اور راہ ضلالت و کفر سے نکالکر شاہزادہ ہدایت پر پہونچائیں
کفار ہمپر ہنس رہے ہیں تو مدد کر کبھی لیکارُ اسے **نظم** تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ۔ دعائے کند من
کنم مستجاب ۔ چو عاجز رہا بندہ دایم ترا ۔ درین عاجزی چون نخوانم ترا ۔ اے کریمی کہ از خزانۂ
گبر و ترسا وظیفہ خور داری ۔ دوستان را کجا کنی محروم ۔ توکہ با دشمنان نظر داری ۔ کبھی کہتے تھے
رباعی بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفے دستے ۔ بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضے دستے ۔ ز حالات
شب معراج دانستم ید اللّٰہی ۔ چرا دستم نگیری یا علے بہر خدا دستے ۔ سگرو سنسار
پکارت ہین جبرئیل کو اچھر تمہیں سکھایو ۔ تین سو برس نبی جی سے آگے تا ہر
سے سلمان کو چھڑایو ۔ جب بھیر پڑی در خیبر کی انتر مار سین چلایو ۔ نین منتی کر دن
سنگ آلہ ہیری بار کیون دیر لگایو ۔ اور سب اہل لشکر یون دعا کر رہے تھے وہان
نہ بادشاہ کرب کو اجازت دیتے تھے نہ اسد کو نہ اسد کرب بادشاہ کو جانے دیتے
تھے کفار اس حالت کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے اور باہم کہتے تھے کہ ایسا وقت کبھی
نہ پڑا ہوگا نہ معلوم یہ لوگ کیا ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہین ایک بولا کہ اپنے نزدیک
اپنے خدا سے دعا کر رہے ہین اخلاق نے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ انکا خدا انکو آکر بچاتا ہے

تو لیتا ہی مگر اصل امر تو یہ ہی کہ یہ لوگ بڑے سخت و بڑے مغرور ہین یہ تو حالت ہو او سپہر
بُرا کہنے سے باز نہین آتے ہین اور مقابلہ کرنے کو مستعد ہین اخلاق تو یہ کہہ رہا ہی ادھر
نقابدار نے دیکھا کہ عرصہ ہوا کہ مین نے مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہین آیا اور
سب باہم کچھ صلاح کر رہے ہین اور بار بار آسمان کی طرف دیکھکر کچھ ہاتھ اُٹھا کر کہتے ہین
اور بادشاہ نے میرے مقابلہ مین آنے کو مرکب طلب کیا تھا دو سردار جو کہ باقی
ہین وہ روک رہے ہین یہ دیکھکر ایک بلند قہقہہ لگایا اور پکار کر کہا کہ مجکو بہت عرصہ
ہوا مبارز طلب کیے ہوئے کوئی میرے مقابلہ کو نہین نکلا مین خود دیکھتا ہون کہ تم لوگ کچھ ہاتھ
اُٹھا اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھکر کہہ رہے ہو پکار کر خداوند عجائب سے فریاد کرتے ہو وہ تمھاری
کمک ہرگز ہرگز نہ کرینگے اُنکو بُرا کہو اور پھر اُنھین سے مدد کے خواستگار ہو کیسے بےغیرت ہو
اب اُنکا دریاے قہر جوش مین آیا ہی اُسی خدا سے کمک طلب کرو کہ جسکی بندگی کرتے
ہو کہ وہی آکر کمک کرے مین نے تم سے گیا کہا کہ اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی
اختیار کرو مگر تم نے یہ سنا انکار کیا کیے اب کیا ہوا جو فریاد کرتے ہو عاجز جو ہوئے تو اُسی
طرف رجوع کی اگر اب تم یہ بھی قبول کرو کہ ہم سب اطاعت بھی کرتے ہین اور دین اسلام
بھی ترک کرتے ہین تو بھی مین تمھارے قتل سے باز نہ آؤن اور تم سبکو ضرور قتل کرون
کیونکہ تم نے مجکو بہت پریشان کیا ہی اور یہ کہا کہ ایک کو دوسرا مقابلہ مین آنے سے
منع کرتا ہی تم سبکا یہی حال ہوگا صرف تھوڑی دیر کا پس و پیش ہی جسکا جی چاہے میرے
مقابلہ کو آئے مین موجود ہون اگر اب تم مین سے کوئی نہ آئیگا تو مین خود آؤن لگا ساری بہادری
و جرأت جاتی رہی ہر ایک موت سے ڈرنے لگا ایک دوسرے کا سہارا ڈھونڈھنے
لگا یہ کیسے مرد ہو اور کیسے موت سے خوف نہین کرتے ہو لے بس بے بس اب کوئی میرے
مقابلہ کو آئے مین کہان تک میدان مین ٹھہرا رہون اور انتظار کرون مجکو تم سب کے حال
پر ہنسی آتی ہی یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام نے جواب دیا کہ او نابکار کیا لاف
و گزاف کرتا ہی تجھسا بھی بیحیا و بےغیرت کوئی نہ ہوگا کہ ساحر ہوکر غیر ساحرون سے لڑنے
آیا ہی اور اُنپر طعنہ زن ہوتا ہی یہ بھی تیری بیحیائی ہی کہ پردۂ نقاب مین ایار دے سیاہ

پوشیدہ کیئے ہوئے ہو ہم لوگ موت سے خوف نہین کرتے ہین بلکہ خوش ہوتے تو کیا خبر ہے مفنے گا
موت خود تیرے حال پر ہنس رہی ہو کہ کوئی دم مین تو ہمارت ہوا چاہتا ہے کیونکہ ہم اپنے خدا سے
طلب کمک و مدد کر رہے ہین اب تیرے ظلم و ستم کا زمانہ حد سے گذر گیا ہے کوئی نہ کوئی تیرا ہم کو بلا
آتا ہے اور تیرا سارا بل نکالتا ہے دیتیرا خدا دو مکھا جب لگا رکیا گیا ہی ہے جو ہم اس سے مدد کے
خواستگار ہون گے اور فریاد کرینگے ہم اپنے اصل خدا سے فریاد کرتے ہین جو سبکا پیدا کرنے والا ہے
اور سب پر حاکم ہے اور سب سے قوی زیادہ ہے کسیکا اپنی زبان بند کر کہین ایسا نہ ہو کہ تیرے اوپر برق
قہر الٰہی گرے اور تو خاک سیاہ ہو جائے دیکھ تیری اس گستاخی و بے ادبی کی تجھکو ابھی
سزا ملتی ہے زمین شق ہوتی ہے اور تو اسمین سماتا ہے یہ جو تو نے کہا کہ ایک دوسرے کا سہارا
ڈھونڈتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ آتا ہی عرصہ اور ہو کہ ہم زندہ رہین یہ امر نہین ہے بلکہ یہ امر ہے کہ
تیری جان کا ملک الموت آنے والا ہے اسکا انتظار ہے اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی موجودگی مین
اپنے بادشاہ کو تیرے مقابلہ کے لیے روانہ کرین اور ہم تماشہ دیکھین کیونکر نہ روکین جب تک
ہم زندہ ہین اسوقت تک ہم بادشاہ پر آنچ نہ آنے دینگے تو کیون آ تیرے مقابلہ کو کوئی
نہ کوئی آتا ہی بہت عجلت نہ کر دیکھ قضا آ پہونچی ہے نقابدار نے کہا کہ ابھی تو قضا نہین آئی
ہے کون ایسا ہے جو مجھکو قتل کرے مین تو کسیکو نہین دیکھ سکتا ہون کہ مجھکو قتل کر سکے
اور تم لوگ بیکار یہ بکرا اپنے دلون کو خوش کرتے ہو خیر مین اور چند منٹ انتظار کرتا ہون
اگر کوئی مقابلہ کو آیا خیر ورنہ مین خود آونگا اور اکیلا تم سبکو قتل کرونگا ادھر کرب دلاور
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور نے سنا کہ وہ نابکار کیا بک رہا ہے اب غلام کو اسکے
کلمات سننے کی تاب نہین ہے دل و جگر سینے مین دونون اسکی تقریر بیہودہ سے بریان
ہوئے جاتے ہین مجھکو اجازت مرحمت فرمائیے بادشاہ نے فرمایا کہ یہی میرا بھی حال ہے
آپ خود مجھکو اجازت مرحمت فرمائین یہان یہ بحث ہونے لگی جب کچھ عرصہ ہوا نقابدار
نے پھر پکار کر کہا کیا کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا مین خود آؤن ادھر تو اسنے پکار کر کہا ادھر
اہل اسلام نے جھک کر دعا کی چونکہ زمانہ گردش و بختی گذر چکا تھا اور نقابدار کا ظلم
حد سے گذر چکا تھا اب جو اہل اسلام نے بلک کر دعا کی وقت اجابت دعا آپہونچا تھا

در آسمان باز تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریاے رحمت الٰہی نے جوش
مارا اور دعا قبول ہوئی اودھر بادشاہ نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤن اور کرب
اسد نے قصد کیا کہ اودھر بادشاہ مرکب پر سوار ہون اپنے گلے تلوارون سے کاٹ ڈالین
کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوا لشکر اسلام و بادشاہ اسلام نے جو اوس گرد و
غبار کو دیکھا اور کفار دل لقا بدار نے تو خیال کیا کہ یہ گرد و غبار آمد لشکر کا ہی مگر لشکر مختصر ہی
اہل اسلام و بادشاہ نے تو خیال اپنے دل مین کیا کہ صاحبقران طلسم فتح کر کے تشریف لاتے
ہین فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر بہت جلد خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہی آیا ہمارا مددگار ہی یا کفار کا گو
اس گرد و غبار کے دیکھنے سے وہ رنج و غم دور برطرف ہو گیا ہی دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہی
مگر معلوم تو ہو یہ گرد و غبار خوشی کی خبر دیتا ہی اور اس گرد نے کام پانی کا کیا کہ کدورت رنج و الم
کو دل پر سے دھو دیا ہرکارے یہ حکم پا کر چلے اودھر کفار کے بھی لشکر کے ہرکارے برائے
خبر روانہ ہوئے وہ گرد و غبار قریب اوس صحرا کے آکر قائم ہوا ہرکارے ابھی پہونچنے نہ پائے
تھے کہ دامنہ گرد کا شق ہوا دونون لشکرون کی نگاہ اوسی طرف لگی ہوئی تھی جیسے دامنہ گرد کا
شق ہوا کفار و اہل اسلام نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا چند سردار
اوسکے تخت کے گرد اور ایک لقا بدار بنفشہ پوش بصد جوش و خروش مرکب پری وش پر
سوار از سر تا پا غرق جواہر ہتھیار لگائے ہوئے خود سر پر نیزہ کنوتی مرکب پر رکھا ہوا آگے آگے
تخت کے چلا آتا ہی وہ بادشاہ بلرلیش سفید زرنگار لباس پہنے ہوئے تاج سر پہ دو بلا:
سبز رنگ و سفید رنگ ادھر اودھر دونون پر سایہ کیے ہوئے چتر سر پر لگا ہوا چند سردار
مرکبون پر سوار چلا آتا ہی اودھر اومی بادشاہ نے دیکھا کہ ایک طرف لشکر کثیر صف آرا ہی
مگر سبکا یہ حال ہی کہ پریشان ہین کچھ دعا کر رہے ہین لشکر مین ہر طرف خاک اوڑ رہی ہی
کوہون تک جیسے دربار گاہین برپا ہین نت نہاے لشکر سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لشکر اسلام
ہی لقابدار دبادشاہ نے دیکھا کہ بادشاہ لشکر کا مستعد ہی کہ مقابلہ کو نکلے دو سردار ہاتھ جوڑ جوڑ
کر روک رہے ہین مرکب برابر تخت کے خادم لیے ہوئے کھڑا ہی قرینہ سے پہچانا کہ ان
دونون سردارون کا قصد ہی کہ اگر بادشاہ ہمکو اجازت نہ دین اور خود مقابلہ کو جائین تو

ہم اپنے کو ہلاک کرین بادشاہ نووارد و نقابدار نے پہچان لیا کہ یہ لشکر اسلام ہے یہ حال
دیکھکر کلیجہ منہ کو آنے لگا بہت افسوس کیا مگر کسی مصلحت سے خاموش رہے مگر ہر ایک نے
اپنے دل مین خیال کیا کہ ہمکو عرصہ جو ہوا تو یہان یہ سانحہ گذرا راوی بیان کرتا ہو کہ جب شیران
کو خواجہ نے روانہ کیا تھا براے دریافت حال تو وہ ابھی زمانہ مین آیا تھا کہ بادشاہ اسلام
تشریف لا چکے تھے اور یہان مقابلہ ہو رہا تھا اور سردارون کو نقابدار ابلق پوش گرفتار
کر رہا تھا شیران نے جاکر یہ سب حال بیان کیا تھا جو خواجہ بندوبست کر کے چلے
اب آکر پہونچے جب لشکر کا خاتمہ ہونے کو ہی یہ حال دیکھکر خواجہ نے دوسری طرف دیکھا
خواجہ بادشاہ بنے ہوئے ہین اور وہ سب سردار جو ہمراہ ہین ساحر ہین کہ سحر سے اپنی صورت
تبدیل کیئے ہوئے ہین نقابدار جہانگیر ہین ملکہ غزالہ آہو چشم دونون سحر سے پوشیدہ
ہین اور باز سحر بنا کر خواجہ کے ہمراہ کیئے ہین اور سحر کو اپنے روک رہے ہین جب خواجہ
لشکر اسلام کی حالت دیکھ چکے اب انھون نے لشکر کفار کیطرف دیکھا کیا نظر آیا کہ سامنے لشکر اسلام
کے ایک مختصر لشکر صف آرا ہی سیاہ علم کھلے ہوئے ہین سب خوش و خرم ہین اہل اسلام مغموم و محزون
ہین کفار خوشیان کر رہے ہین اور اہل اسلام آہ سرد بھر رہے ہین خواجہ نے دیکھا کہ میدان مین
ایک نقابدار ابلق پوش ابلق سوار کھڑا ہوا ہی اسکے برابر ایک عیار ہی ایک باز ابلق رنگ اُس
نقابدار کے سر پر سایہ فگن ہو عقب پشت نقابدار کل سردارون دلیران حمزہ صاحبقران نامدار شکل مجرمون
و قیدیون کے سر جھکائے ہوئے ہاتھون مین ہوگریان آہنی لیے ہوئے کھڑے ہین نقابدار اہل اسلام
کی حالت دیکھکر ہنس رہا ہی اور اُن سے مبارز طلب کر رہا ہی یہ واقعہ دیکھکر خواجہ کا دل
بیچین ہوگیا مگر صبر کیا جب قریب اُس صحرا کے پہونچے حکم دیا کہ ہمارا لشکر صف آرا
ہو اور اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا ہون سب نے دیکھا کہ ایک بارگاہ مختصر برپا ہوئی
اور چند خیمے اور اُس لشکر قلیل نے مابین دونون لشکرون کے صف باندھی زیادہ سے
زیادہ اُس لشکر نووارد مین دو سو جوان ہونگے مگر رعب و داب بہت ہی جب صف بندی ہو چکی تخت
قائم کیا گیا قلب لشکر مین غرضکہ ہر کارے دونون لشکرون کے اُس لشکر نووارد مین آئے اور
حال دریافت کرنے لگے چونکہ بادشاہ پیر کا حکم تھا کہ جو کوئی ہمارے لشکر مین برائے

دریافت حال آئے اسکو ہمارے پاس لانا اگر وہ بخوشی آئے تو خیر ورنہ زبردستی لانا اور
اسیر کرکے لانا ہرکارون نے جو آکر دریافت کیا اہل لشکر نے کہا کہ بادشاہ کے پاس چلو
وہ خود تم سے حال بیان کرینگے اپنی زبان سے ہم نہین کہہ سکتے ہین ہمکو حکم نہین ہے جسکی کمک کو آئے
ہین اور جدہر سے تشریف لائے ہین اور جس قصد سے آئے ہین سب حال تمپر ظاہر ہوگا ہرکاران
لشکر اسلام تو انکے ہمراہ ہوئے ہرکاران لشکر کفار نے چلنے سے انکار کیا پہلے تو ان لوگون نے
کہا کہ چلے چلو جب انھون نے کسی طور سے نہ سنا انھون نے یہ کہا کہ تم جاسوس ہو اور یہان
خبر لینے کو آئے ہو چار طرف سے گھیر کر پکڑ لیا اور خدمت بادشاہ تخت نشین مین لائے
اور عرض کیا کہ یہ جو لوگ آپکے روبرو کھڑے ہین ہم سے انھون نے یہ دریافت کیا کہ یہ لشکر
کدہر سے آیا ہے اور ان تخت سوار و نقابدار کا کیا اسم مبارک ہے اور کدہر جائیگا اور یہان کسکی
کمک کو آیا ہے ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے بادشاہ کی خدمت مین چلو وہ خود اپنی زبان سے
تمکو اس حال سے آگاہ کرینگے انھون نے قبول کرلیا اور ہمراہ ہوئے یہ جو اسیر کھڑے ہین
انھون نے بھی دریافت کیا مگر ہم نے ان سے یہان آنے کو کہا تو انھون نے انکار کیا
اور لڑنے کو آمادہ ہوئے چونکہ آپکا حکم محکم تھا کہ جو آنے سے انکار کرے اسکو اسیر کرکے لانا
چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ انکو اسیر کرکے لائے ہین بادشاہ نے سر اٹھا کر دیکھا ہرکاران لشکر
اسلام کو پہچان لیا اور وہ سامنے رہا کھڑے ہوئے تھے اور کفار کے لشکر کے ہرکارے اسیر
کھڑے ہوئے تھے کہا کہ انکو خوب جوتیان مارو اور کوبے کاری کرو جبکہ انھون نے
آنے سے انکار کیا ہے یہ حکم دینا تھا کہ انپر مار پڑنے لگی دوہائی دینے لگے بادشاہ تخت نشین
کی ہم سے خطا ہوئی جو ہم نے انکار کیا اب ایسی کبھی خطا نہ ہوگی جیسی ہم نے خطا کی ویسی
سزا پائی اب ہمارے قصور کو معاف فرمایے حکم دیا کہ اچھا اب نہ مارو دوہائی دیتے ہین
سب نے ہاتھ روک لیے مار پڑنا موقوف ہوگئی اب بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی
طرف دیکھکر کہا کہ تم کون لوگ ہو اور ہمارے لشکر مین کس کے حکم سے آئے تھے اور کیا دریافت
کرتے تھے جو یہ لوگ تمکو ہمارے پاس لائے ہین اور ہرکاران لشکر کفار سے بھی یہی سوال کیا
ہرکاران لشکر اسلام نے جواب دیا کہ ہم لوگ ہرکارے ہین لشکر خداپرستان کے وہ بھ

مسلمانون لشکر صف آرا ہی ہم اپنے بادشاہ کے حکم سے اُنکے لشکر مین آئے ہین کہ دریافت کرین کہ آپ کدھر سے تشریف لائے ہین اور کسکی کمک کو دونون جانب کے ہرکارون کی تقریر سنکے بادشاہ نے جواب دیا کہ اوہرکارو ان لشکر کفار اخلاق قزاق سے کہدینا کہ ہم تیری سرکوبی کو آئے ہین اور یہ بتاؤ کہ تمھارے لشکر مین خوشی کس امر کی ہی اور یہ نقابدار کون ہی اور یہ کون لوگ ہین جو اُسکے عقب پشت صف بستہ ہین انھون نے جواب مین عرض کیا کہ ہمارے لشکر کے لوگ اس سبب سے خوش ہین کہ آج ہم سب ملکر خداپرستون کو قتل کرینگے اور انکا خاتمہ ہوگا کیونکہ انھون نے بہت سر اُٹھایا تھا یہان آکر ساری شجاعت و بہادری بھول گئے یہ جو نقابدار میدان مین مرکب پر سوار کھڑا ہوا مبارز طلب کر رہا ہی اس نے ان سب سردارون کو جو کہ اُسکی پس پشت سر جھکائے ہوے کھڑے ہین اسیر کیا ہی یہ سب سردار لشکر اسلام کے ہین یہ وہ لوگ ہین جنھون نے دیو و پریزاد کو قتل کیا اُن سے نہ زیر ہوئے مگر نقابدار نے ہر ایک کو چشم زدن مین زیر کر لیا اب سوائے بادشاہ لشکر اسلام و دیگر سردارون کے جو کہ اسوقت پاس بادشاہ کے موجود ہین کوئی دوسرا سردار نہین ہم لوگ اس امر کی خوشی کر رہے ہین کہ اب کوئی دم مین بادشاہ کو مع ان سردارون کے اسیر کر لین گے اُسکے بعد لشکر کو تباہ کرینگے خداپرستون کی حالت دیکھکر خوش ہوتے ہین اور خوشی کا مقام ہی یہ امر ضرور ہی کہ خداپرست لاکھون ہین لشکر کی عدد انتہا نہین ہی کثرت سپاہ سے تمام صحرا بھرا ہوا ہی مگر ہمارا کچھ نہین کر سکتے ہین یہ تو کچھ بھی نہین ہین اگر اسکے دس گنے ہون تو بھی نقابدار و ہمکو خوف نہ ہوگا وہ لوگ اپنی کثرت پر بھولے ہوئے ہین ہمکو کچھ فکر نہین ہی نقابدار ان سبکو مار لیگا بادشاہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ بس اپنی زبان کو بند کرو ہمنے سن لیا کہ تم لوگ ان لوگون کی حالت دیکھکر خوش ہوئے ہو اور تم نے ان سب پر ظلم و ستم کیا ہی نقابدار و اخلاق سے ہماری طرف سے کہدینا کہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو بس اسی مین خیریت ہی جان کی کہ ان لوگون سے ہاتھ اُٹھاؤ اور ان سبکو ہمارے حوالے کرو جنکو تمنے اسیر کیا ہی اور خداپرستون سے مقابلہ نکرو کیونکہ وہ اسوقت مجبور و ناچار ہین اور تمنے اُنپر بہت ظلم کیا اگر اسکے خلاف کروگے تو پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہی اور اس امر سے آگاہ ہو کہ ہم تمھاری کمک کو آئے نہین

ذ ان لوگون کے ہم ہمیشہ صحرا بصحرا کوہ بکوہ پھرا کرتے ہین جو مظلوم و بیکس کسی آفت مین مبتلا
ہوتا ہو اُسکی کمک کرتے ہین اور ظالم کو سزا دیتے ہین نہ کوئی مقام ہمارا قیام کا ہو نہ کوئی مسکن ہی
یہی کوہ و صحرا ہمارا مسکن ہو یہی جاے بود و باش ہو کبھی اس صحرا مین کبھی اُس جنگل مین کبھی
درہ کوہ مین جہان شام ہوگئی قیام کرلیا بوقت سحر پھر روانہ ہوئے جدہر نکل گئے اُسی
طرف کے ہوگئے نہ ہم لشکر کثیر رکھیں کہ اُسکے اُترنے کے لیئے وسیع مقام کی ضرورت ہو نہ
ہم مال و اسباب اسقدر رکھیں کہ چور و قزاق کا خوف ہو اسی مختصر سامان سے ہمنے لاکھون
کے لشکر کو شکست دی جسنے کسی پر ظلم و بدعت کی ہو اُسکو ہمنے سزا دی ہو نہ ہمارا کسی طرف
جانے کا قصد ہو حسن اتفاق سے اُدھر آ گئے ہین ہمنے دو لشکر صف آرا دیکھے ایک کو پریشان
پایا ایک کو خوش ہم نے بھی اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا کہ مقابلہ کا تماشہ دیکھیں
کہ کون ظفریاب ہوتا ہو اور کون شکست کھاتا ہو کون ان مین مغلوب ہوتا ہو اور کون غالب ایک
طرف لشکر کثیر ہو اور ایک سمت قلیل طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہو کہ لشکر کثیر کی فتح ہو ہمکو
کسی سے کچھ غرض نہین ہو بس اب تم جاؤ ہم تمھارے حال سے آگاہ ہوگئے ہمارا یہ
جو کہ ہمنے اخلاق کو دیا ہو اُن سے کہدینا اور جو وہ جواب دے وہ ہم تک پہونچا دینا یہ تقریر
اُس بادشاہ تاج پوش نے اس طور سے کی کہ وہ ہرکارے ڈر گئے اور اُسی وقت سر پر
پاؤن رکھکر اپنے لشکر کی طرف بھاگے اودھر اُس بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی طرف
دیکھکر کہا کہ تم لشکر خدا پرست کے ہرکارے ہو یہ جو لشکر کثیر صف آرا ہو یہ خدا پرستون
کا بھی اور تم بھی خدا پرست ہو آنھون نے جواب دیا کہ جی ہان یہ لشکر اہل اسلام کا
ہو اور ہم لوگ بھی خدا پرست ہین کہا کہ یہ کیا حالت ہو لشکر کی اور یہ کیا صورت ہو یہ لوگ اسقدر
کیون پریشان ہین اسکا کیا سبب ہو اور کوئی کیون نہین تمھارے لشکر سے نکل کر نقابدار
سے مقابلہ کرتا ہو اور یہ جسقدر پس پشت نقابدار سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین یہ سب تمھارے
لشکر کے سردار ہین ہرکارون نے کہا کہ جی ہان یہ سب سردار ہمارے لشکر کے ہین اس
نقابدار نے ان سبکو اسیر کیا ہو سحر سے یہ نقابدار ساحر ہو سحر کرکے اس نقابدار نے سب
سردارون کو اسیر کرلیا ہو اب سوائے بادشاہ اسلام و کرب و اسعد کے اور کوئی

ٔ سردار ہے کہ جو نکل کر مقابلہ کرے اور لڑے ابھی بادشاہ جو سردار برائے مقابلہ گیا
نقابدار نے اسیر کر لیا یہ باز جو اسکے سر پر سایہ فگن ہے جہان ادھر کا سردار گیا یہ باز سر پر
اُس سردار کے آیا اور گردش کی ادھر نقابدار نے کمر زنجیر پکڑ کر مثل پھول کے مرکب پر سے اُٹھا
لیا ہم لوگ ساحر نہین ہین جو رد سحر کرین چونکہ صاحبقران لشکر مین اسوقت موجود نہین ہین جو
اسم دافع سحر پڑھیں وہ مالک اسم اعظم و باطل سحر ہین اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو یہ نوبت
نہ ہوتی وہ اس نقابدار کو چشم زدن مین قتل کرتے پس اُنکی عدم موجودگی مین یہ حالت
ہوگئی ورنہ یہ آفت نازل ہوئی صاحبقران تو برائے فتح طلسم تشریف لیگئے ہین بادشاہ اسلام
طلسم نوخیز جمشیدی پر فروکش تھے مع کل لشکر کے اور وہ چند سردار جو ہمراہ صاحبقران لشکر سے
آئے تھے مع تھوڑے سے لشکر کے فروکش تھے کہ اخلاق سے جنگ وپیکار ہونے لگی اس نقابدار
نے اُن سب سرداروں کو اسیر کر لیا بادشاہ اسلام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی وہ تشریف لائے نوبت
جنگ وپیکار کی آئی وہی حال ہوا کہ سب سردار اسیر ہوگئے آج جو میدان مین آکر نقابدار نے
مبارز طلب کیا بادشاہ نے خود قصد مقابلہ کیا کہ کرب و اسد مانع ہوئے پس ہی روک
رہے ہین لشکر اسلام خداوند کریم سے اس بلا سے نجات پانے کی دعا کر رہا ہے عجب آفت مین ہم لوگ
مبتلا ہین خدا ہم پر رحم کرے اور اس بلا سے نجات دے اور اس آفت سے بچائے ہم سبکے سب
اس بلا مین مبتلا ہین اور اس سبب سے پریشان ہین کہ دیکھیے اب کیونکر جان بچتی ہے اور کیونکر
نجات ملتی ہے یہی سبب ہے رنج و صدمہ و غم والم کا جو کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہین جب آپکے ادلی
گرد بلند ہوئی تو بادشاہ اسلام نے ہم سے فرمایا کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ ہم ادھر کو آئے خبر سنکے لیے یہان
آکر دریافت کیا آپکے لشکر کے لوگ ہمکو آپکی خدمت مین لائے اب آپ یہ فرمائین کہ آپکا اسم
مبارک کیا ہے اور کدھر سے تشریف لائے ہین اور کہان کا قصد ہے اُس بادشاہ نے جواب مین فرمایا
کہ آگاہ ہو کہ میرا نام شہنشاہ یک رنگ تاج گیر ہے میرے قیام کرنے کا کوئی مقام نہین ہے ہمیشہ
کوہ و صحرا مین پھرا کرتا ہون رات جس مقام پر ہوگئی اُسی مقام پر قیام کیا خواہ صحرا ہو خواہ کوہ
صبح کو پھر وہان سے چل کھڑے ہوئے اسی مین بسر ہوتی ہے اور اسی طرح ہم اپنا لشکر لیے ہوئے
جنگل بہ جنگل پھرا کرتے ہین ہمارا طریقہ ہے کہ جس کسی پر دیکھا کہ مصیبت پڑی ہے اور رنج و غم مین مبتلا ہے

اُسکی کمک کی مگر کچھ اجرت لیکر ہم ٹھیکہ لیتے ہین اور اس کام کو کرتے ہین کہ جسکا ٹھیکہ لیتے ہین آجتک کبھی کسی مقام پر ہمنے زک نہین پائی ہم بادشاہون سے ٹھیکہ لیکر کام کرتے ہین اکثر ہمنے ٹھیکہ لیکر اُن لوگونکی کمک کی ہی کہ جنکے اوپر حریف کی زیادتی ہوئی ہی ہم اُسکی کمک کرتے ہین مگر کچھ روپیہ لیکر جبکہ وہ ہمکو ٹھیکہ دیتا ہی تو ہم اپنے بادشاہ سے کہنا کہ ہم دیکھتے ہین کہ تم اس نقابدار اور اس لشکر کفار سے بہت عاجز و پریشان ہو اور اُسنے تمھارے سب سردارون کو اسیر کرلیا ہی سوائے تمھارے ان سردارون کے کوئی تمھارے لشکر مین نہین ہی اور تمکو اسوقت سخت مشکل ہی ہم اتفاق سے ادھر آنکلے ہین اگر تم ہمکو ٹھیکہ دو ہم اُس لشکر سے لڑکر اس لڑائی کو فتح کرین اور اس نقابدار کو قتل کرین کیونکہ ہمنے جسکی کمک کی ہی روپیہ لیکر اُس جنگ کو سر کیا ہی کبھی ہمنے شکست نہین پائی ہی یہی لشکر قلیل ہمارا لاکھون سے لڑا ہی یہ نقابدار جو ہمارے ہمراہ ہی اکیلا لاکھون سے مقابلہ کرتا ہی اور شکست دیتا ہی اس نقابدار ابلق پوش و اس لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملہ مین تو یہ سب بھاگ کھڑے ہونگے باوجودیکہ تم لشکر کثیر رکھتے ہو اور عاجز ہو اور ہمکو کچھ خوف نہین ہی ہمکو تمھارے حال پر رحم آتا ہی اسی سبب تم سے کہا جاتا ہی کہ اگر تم ہمکو اس جنگ کا ٹھیکہ دو تو ہم مقابلہ کرین کوئی ہماری خواہش نہین ہی کہ تم ہمکو ٹھیکہ دو ہان اگر تمکو یہ امر منظور ہو اور اپنی خلاصی چاہتے ہو تو کیا مضائقہ ہی ورنہ ہمکو کوئی ایسی ضرورت لاحق حال نہین ہی کہ بیکار کسی سے فساد کرین چونکہ یہ ہمارا پیشہ ہی کہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین تمکو اس حال سے آگاہ کردیا اب تمکو اختیار ہی یہ کہکر ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اسی مضمون کا جو کہ ہرکارون سے کہا تھا تحریر کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ تم لوگ بھی خداپرست ہو اور ہم لوگ بھی یزدان پرست ہین اس امر کا اور بھی پاس ہی اور یہ لوگ جو کہ تم سے لڑرہے ہین کافر ہین پس مذہب کا بھی خیال ہی اس سبب سے اور تمھاری کمک کی جاتی ہی مگر اسی شرط پر اگر تم ٹھیکہ دو گے کیونکہ ہمارا کام یہی ہی اور یہی پیشہ ہی اور یہی ہمارا صرف خرچ کہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین اور اسی مین بسر کرتے ہین اگر ہم صاحب ملک و مال ہوتے تو کبھی تم سے روپیہ کی خواہش نہ کرتے اگر تم ٹھیکہ اس جنگ کا دینا قبول کرو تو تم ہمکو ٹھیکہ کے روپیہ سے آگاہ کرین اگر تمکو یہ خوف ہو کہ یہ روپیہ ہمارا لیکر کسی طرف کو چلے جاینگے یا ہمکو فریب دیتے ہین یا دھوکا تو تم پہلے ہمکو روپیہ نہ دو کسی مقام پر اسی صحرا مین جمع کردو چند سوار تمھارے طرف سے مقرر کیے جاوین کہ وہ اُسکی حفاظت کرین

اور چند ہمارے طرف سے اگر ہم اس لڑائی کو فتح کر لین اور تمہارے قیدیون کو رہا کر دین
اُسوقت یہ روپیہ ہم لین اور اگر اس لڑائی کو نہ فتح کرین اُسوقت تم یہ روپیہ اٹھا لینا ہمکو کوئی
سروکار نہ ہوگا اگر اس طور سے تم یہ سب امر قبول کروگے تو ہم ضرور اس لڑائی کو سر
کرینگے ورنہ ہم یہان سے جدھر کو جی چاہے گا چلے جائینگے یہ سب باتین لکھکر اُن ہرکارون
کو دین اور کہا کہ تم زبانی بھی کہدینا جو کہ ہم نے تم سے کہا اور یہ نامہ بھی دیدینا اور کہا کہ ہمارے
لشکر کے بھی چند لوگ اپنے ہمراہ لیتے جاؤ تاکہ جو جواب تمہارے بادشاہ دین یہ لوگ ہم سے آکر
بیان کرین اگر وہ اس امر کو قبول کرین تو ہم زر ٹھیکہ کی شرح کرین تاکہ وہ بادشاہ جمع کر دین
ہم مقابلہ کرین اگر نہ قبول کرین تو ہم اپنی راہ لین وہ ہرکارے سلام کرکے اور پیام زبانی نامہ
بر چند سوار لشکر نووارد کے اپنے ہمراہ لیکر چلے بادشاہ تخت نشین شہنشاہ پیکر بخت تاجگیر
نے اپنے سوارون سے بھی وہی تقریر بیان کردی تھی کہ تم بادشاہ اسلام سے یہ تقریر
کرنا جو وہ جواب دین وہ ہم سے آکر بیان کرنا ادھر سے تو ہرکارے ان سبکو لیکر چلے
ادھر بادشاہ اسلام و کرب غازی و اسد دلاور و لشکر اسلام نے جو اس لشکر کو
دیکھا اور بادشاہ اور نقابدار کو تو ایک قسم کی تقویت دل کو ہوئی مگر حیران ہین کہ یہ کون
لوگ ہین اور یہ بادشاہ کون ہی اور اسکا کیا نام ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کس کی کمک کو آیا ہی یہ تو
ہمارے مددگارون مین سے نہین ہی اگر ہمارا مددگار ہوتا تو ہمارا اگر شریک ہوتا اور ہم سے
شناسائی ہوتی نہ یہ کفار کے مددگارون مین سے معلوم ہوتا ہی اگر انکا مددگار یا دوست
ہوتا تو انکا شریک ہوتا لشکر کو الگ نہ اُتارتا یہ تو ہم دونون سے الگ ہی کیونکہ اُسنے
اپنا لشکر الگ صف آرا کیا ہی نہ معلوم کس سے مقابلہ کو آیا ہی اگر ہم سے مقابلہ کریگا تو ہم اُس سے
کیا مقابلہ کر سکتے ہین ایک آفت مین مبتلا ہین ایک نقابدار نے تو ہمارا یہ حال کیا ہی نہ معلوم
دوسرا نقابدار کیا آفت برپا کرے گا اگر کفار سے مقابلہ کو آنسے لڑنے کو آیا ہی تو ہمکو
کیا ہمارا تو خاتمہ ہو چکا ہی نہ معلوم اسکا کیا دین و مذہب ہی کرب نے عرض کیا کہ حضور کا اُسکے
ہرکارے برائے دریافت گئے ہین وہ دریافت کرکے اگر سب حال عرض کرینگے معلوم
ہو جائیگا آپنے دیکھئے فکر کی ضرورت نہین ہی حضور مجھکو اجازت مرحمت کرین تاکہ مین جاکر نقابدار کو دیکھ

مقابلہ کرون کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا راوی بیان کرتا ہی کہ اس
لشکر کے جو کہ نقابدار کے ہمراہ آیا ہی اور بادشاہ کے بالکل نشان نہ تھے کہ اون سے ظاہر ہوتا
کہ یہ مذہب ہی کیونکہ اول تو پھریرون پر لشکرون کے اگر خدا پرست ہین تو تعریف خدا
و حمد یزدان تحریر ہوتی ہی اور رنگ سبز و سرخ و دیگر قسم کا ہوتا ہی سواے سیاہ
رنگ کے اگر کفار کا لشکر ہی تو اسپر اوس خدا کی تعریف تحریر ہوتی ہی کہ جسکی وہ بندگی و پرستش
کرتے ہین اور سیاہ رنگ ہوتا ہی یہی دو نشان ہین شناخت لشکر کفار و لشکر اسلام کے چنانچہ
اس لشکر مین نشان ہی نہ تھے پھر کیونکر کوئی شناخت کر سکے کہ یہ کفار ہین یا مسلم
جب تک دریافت نہ ہو کرب دلاور نے جب یہ کہا کہ حضور کی طرف سے ہرکارے برای
دریافت گئے ہین وہ دریافت کر کے اگر سب حال عرض کرینگے معلوم ہو جائیگا زیادہ
فکر کی ضرورت نہین ہی حضور مجکو اجازت مرحمت کرین تاکہ مین جا کر نقابدار سے مقابلہ
کرون کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا بادشاہ نے چند منٹ
سکوت کر کے اور یہ تقریر کرب کی سماعت فرما کے جواب دیا کہ ای کرب دلاور ہرکارون
کو آلینے دو تاکہ حال معلوم ہو جائے تو نقابدار سے مقابلہ کا بندوبست کیا جائے یا مین
خود جاونگا یا تمکو اجازت دونگا کرب خاموش ہو رہے ادھر لشکر کفار و نقابدار
اہل پوشش و اخلاق اپنے مقام پر خیال کر رہے ہین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی نقابدار
کے اور اخلاق کے دل کا یہ حال ہی کہ جب سے اس لشکر کو دیکھا ہی ایک قسم کی ترین ہو رہی
ہی اور اضطراب ہی اور ایک قسم کا خوف ہی نقابدار تو یہ خیال کر رہا ہی کہ دیکھیے یہ لشکر جو آیا ہی
کس سے مقابلہ کرتا ہی اور کسکا لشکر ہی مبارز طلبی بھی لشکر اسلام سے بھول گیا خاموش کھڑا
ہوا لشکر نو وارد کی طرف دیکھ رہا ہی اور عالم سکوت طاری ہی یہ خیال ہی کہ ہرکارے جو
خبر کو گئے ہوے ہین وہ خبر لائین تو پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب کرون اخلاق اپنے
سرداروں سے کہہ رہا ہی کہ نہ معلوم یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اور کسکا لشکر ہی اور کس سے
مقابلہ کریگا اگر کسی قدر اسکا رخ جو دیکھا جاتا ہی تو ہماری طرف ہی اور ہم سے مقابلہ کا
اسکا قصد معلوم ہوتا ہی خیر اگر ہم سے اسکو قصد مقابلہ ہی تو ہم بھی موجود ہین جب ہم

لشکر اسلام سے نہین ڈرے اور انکے لشکر کے سردارون کو نقابدار نے اسیر کر لیا تو یہ
کیا چیز ہی اور کیا حقیقت رکھتا ہی دلیسے سردار تو اسکے ہمراہ بھی نہین ہین ہمسے لشکر اسلام مین
تھے ہان یہ امر ضرور ہی کہ لکسے ہمراہ بھی ایک نقابدار ہی اور دو باز ہین ایسا نہو کہ یہ بھی کوئی ساحر
ہی تو خرابی ہی سردارون نے جواب دیا کہ کوئی مقام اندیشہ نہین ہی ہمارے نقابدار کے پاس
بھی تو باز ہی وہ کب اس امر سے باز آئے گا اگر وہ دو باز لیکر آیا ہی تو آئے دیجیئے ہرکارے
دریافت حال کے لیئے گئے ہین معلوم ہوا جاتا ہی اخلاق سردارون سے یہ کہہ رہا تھا
کہ ہرکارے سامنے سے آئے اور یون کہنے لگے کہ ہم بموجب حکم برائے دریافت حال گئے
جب گرد و غبار برطرف ہوا اور لشکر بادشاہ تخت نشین یعنے شہنشاہ یکرنگ
تاج گیر صف آرا ہو چکا ہم لشکر مین گئے کہ دریافت کرین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی ہم نے
جو جا کر دریافت کیا اس لشکر کے لوگون نے ہمکو جاسوس کہکر پکڑ لیا خداوند برا بند و بست
ہی اسطور کا بند و بست تو لشکر اسلام مین بھی نہ تھا اور نہ ہی جو اس مختصر لشکر مین ہی کہ پرندہ
پر نہین مار سکتا ہی جو دریافت کے لیئے گیا اسیر کر لیا گیا مگر لشکر اسلام کے ہرکارون کو
نہین اسیر کیا انسے جو کہا کہ ہمارے بادشاہ کے پاس چلو وہ چلے گئے ہم سے جو کہا ہم نے
انکار کیا ہمکو پکڑ کر لیگئے اُسنے حکم دیا کہ انکو لو ہمپر مار پڑی خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر اس
کم بخت بادشاہ نے آپکو اور نقابدار صاحب کو پیام دیا ہی کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو بس
خیریت اسی مین ہی کہ ہاتھ باندھ کر میرے روبرو حاضر ہو ان قیدیون کو میرے حوالے کر دو
ورنہ بہت بری طرح پیش آونگا اپنے نقابدار اور باز پر بھروسہ نکرنا میرے ہمراہ بھی
نقابدار ہی اور دو باز ہین مین اس امر سے نہ باز آونگا کہ تمکو اہل اسلام پر ظلم کرنے دون
آیندہ اختیار ہی ہرکارون نے کل کیفیت اور تقریر جو کہ یکرنگ تاج گیر نے کی تھی اخلاق
سے بیان کی اور کہا کہ انکا نہ کوئی مقام ہی نہ مسکن ہمیشہ کوہ و صحرا مین رہتے ہین جس
مقام پر شام ہو گئی اُسی مقام پر شب بسر کی تھی کہ یہ ہر ایک کے شریک ہوتے ہین
جسکو کمزور پاتے ہین اس سے کچھ روپیہ لیکر اُسکی طرف سے اُسکے حریف سے مقابلہ
کرتے ہین یہی پیشہ ہی اور یہی بسر اوقات کی صورت ہی اور ہمیشہ جنگل جنگل پھرا کرتے ہین

ادھر بھی اتفاق سے آ نکلے ہین انکو زبردست اور لشکر اسلام کو کمزور پاکر یہ کلمات انسے کہلا بھیجے ہین اگر لشکر اسلام کے لوگون نے آپکی کمک منظور کی اور ٹھیکہ کار دیپہ دیا اور انکو اس جنگ کا ٹھیکہ دیا تو آپسے مقابلہ کرینگے ورنہ اپنی راہ لینگے اور آپ سے اس پیام کا جواب طلب کیا ہی اخلاق نے ہرکارون سے سُن کے یہ کہا کہ ہمکو خوف نہین ہی ایسے ایسے لاکھون آئینگے اور اپنا سر کھائینگے چلے جائینگے اگر لشکر اسلام ٹھیکہ بھی دیگا اور یہ ہم سے مقابلہ کرینگے تو ہم پہلے انھین سے مقابلہ کرینگے اس بادشاہ کو شکست دیکر اور اسکے لشکر کو قتل کرکے پھر اہل اسلام سے لڑین گے اور خاتمہ کرینگے یہ جاتے کہان ہین بہت حمایتی بنا ہی لشکر اسلام کا یہ امر غیر ممکن ہی کہ ہم اہل اسلام کے سردارون کو کہ جنکو نقابدار نے اسیر کیا ہی اُسکے حوالے کرین اور ہم اسکی اطاعت کرین لشکر اسلام کا ہم خاتمہ کرچکے ہین اب وہان باقی کیا ہی ہمکو تو ان سے خوف ہی نہ خدا پرستون سے اور اس مہمل تقریر کا ہم جواب کیا دین پس خاموشی جواب ہی جواب جاہلان باشد خموشی پہ یہ بھی دریافت کیا کہ ان لوگون کا دین و مذہب کیا ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ دریافت کرنے کی کسکو جرأت تھی جو دریافت کیا جاتا اپنی جان بچانا دشوار تھی یہی ہم شکر کرتے ہین کہ وہان سے زندہ واپس آگئے اخلاق نے کہا کہ خیر معلوم ہوا جاؤ اور ایک سردار سے کہا کہ نقابدار کے پاس جاکر اُن سے کہدو کہ ذرا آپ چند منٹ کے بعد میرے پاس تشریف لائین مجکو آپ سے کچھ عرض کرنا ہی بعد یہان آنے کے تشریف لیجاکر مبارز طلب فرمائیے گا وہ سردار گیا اور نقابدار کو اخلاق کا پیام دیا اخلاق کا پیام سُنکے نقابدار اخلاق کے پاس آیا اخلاق نے کل تقریر ہرکارون کی نقابدار سے بیان کی نقابدار نے برہم ہوکر جواب دیا کہ ہمکو کچھ پروا نہین ہی جسکا جی چاہے ہم سے مقابلہ کرے پہلے یہی لشکر مقابلہ کرلے جو کہ آیا ہی ہم نے جب سرداران اسلام و لشکر اسلام کو زیروزبر کردیا کہ جسکا اسوقت پردہ دنیا پر ہمعصر و مثل و نظیر نہ تھا تو اور کیا کوئی حقیقت رکھتا ہی ہم موجود ہین اب ہم پہلے ان سے مقابلہ کرلین گے پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب ہونگے دیکھین تو یہ کیسے حمایتی بنے ہین یہ کہکر مرکب کو اُٹھاکر چلا اخلاق نے کہا کہ کچھ جواب اس پیام کا دیا جائے یا نہین نقابدار نے

جوابدیا کہ کچھ جواب کی ضرورت نہین ہے جو ہم سے لڑیگا ہم اُس سے مقابلہ کرینگے اسی غرض سے
ہم میدان مین موجود ہین تھوڑی دیر انتظار کرتے ہین اگر اس لشکر نو وارد سے کوئی مقابلہ کو
نکلا تو اُس سے مقابلہ کیا یا لشکر اسلام سے نکلا اُس سے مقابلہ کیا اگر کوئی نہ آئیگا تو ہم خود
انتظار کر کے لشکر تازہ وارد کی طرف خطاب کر کے مبارز طلب کرینگے ذرا انکی بھی جرأت دیکھ لین
ہمکو کسی سے خوف نہین نہ ہمکو سوال و جواب کی ضرورت ہے اخلاق نے جوابدیا کہ مین نے پہلے
ہی یہی خیال کر کے اپنے دل مین جواب نہین بھیجا خاموشی اختیار کی نقابدار نے کہا کہ خوب
کیا اور یہ کہکر میدان مین آکر اپنے مقام پر کھڑا ہو کر لشکر تازہ وارد کی طرف دیکھنے لگا لشکر
کفار بھی مع اخلاق کے اسی طرف نگران ہوا ادھر ہرکارے لشکر اسلام کے مع ان سرداران
ونامہ کے آئے لشکر مین پہونچے بادشاہ اسلام و کرب و اسد و کل لشکر اسلام نے دیکھا
کہ ہمارے لشکر کے ہرکارون کے ہمراہ لشکر تازہ وارد کے چند سردار آتے ہین سب نے خیال
کیا کہ دیکھیے کیا پیام لاتے ہین بادشاہ اسلام کرب سے فرمارہے تھے کہ دیکھیے یہ
سردار کیون آتے ہین خداوند کریم خیر کرے کہ ہرکارے آکر پہونچے انکے سردارون نے بادشاہ
اسلام کو بطریق اہل اسلام سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیا کفار نے و نقابدار نے دیکھا
کہ چند سردار لشکر تازہ وارد کے لشکر اسلام مین بادشاہ اسلام کے پاس گئے ہین کچھ پیام
لیکر اخلاق نے اپنے وزیر سے کہا کہ اس بادشاہ نے بادشاہ اسلام کو شاید کوئی پیام بھیجا ہے
جو اس لشکر کے سردار گئے ہین وزیر نے جوابدیا کہ جی ہان مین یقین کرتا ہون کہ ٹھیک لینے
کو کہلا بھیجا ہوگا دیکھیے کیا ہوتا ہے اگر ان سبکی بھی قضا ہے تو بادشاہ اسلام قبول کرینگے اگر
قضا نہین ہے تو نہ قبول کرینگے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر ہرکارون نے جا کر بادشاہ
اسلام سے سب حال جو کہ بادشاہ یک رنگ سے سنا تھا بیان کیا اور کل کیفیت انکے
بود و باش کی بیان کی اور پیام دیا اور کہا یہ سردار جواب لینے کو آئے ہین اور یہ نامہ بھی
دیا ہے اب جو آپکو فرمانا ہو وہ جواب مین فرمایے یہ کہکر وہ نامہ بادشاہ کے ہاتھ مین دیا
بادشاہ نے خود پہلے اُس نامے کو ملاحظہ فرمایا اسکے بعد کرب کو دیا وہی مضمون تھا جو کہ
ہرکارون نے بیان کیا تھا کرب نے بھی پڑھا بادشاہ نے اُن سردارون کی طرف

مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ بیان فرمائین کہ کیا پیام لائے ہین اُنھون نے بھی وہی تقریر بیان
کی بادشاہ نے کیفیت دریافت فرمائی اُنھون نے اس سب حال جو کہ ہرکارون نے بیان
کیا تھا سب بیان کیا جب بادشاہ پیام زبانی سن چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے اُسوقت
اُن سردارون سے فرمایا کہ ہماری طرف سے اپنے آقا کو سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا بعد اُسکے
اُنکو یہ جواب دینا کہ ہمکو سوائے مدد خالق اکبر کہ جس نے ہمکو پیدا کیا ہی اور آجتک ہماری کمک ہر
مقام پر فرمائی ہی اور ہمکو جان تازہ عنایت فرمائی ہی اور وہ ہی ہمارا مالک و آقا و سرپرست ہی ہمکو اور
کسی کی کمک درکار نہین ہی آپکا عین خلق و مروت و اخلاق حمیدہ تھا دوسرے مذہبی جوشش
تھا کہ جو آپ نے یہ پیام دیا کہ ہم تمھاری کمک کرینگے اور ہمارے حال پر رحم کھایا پس ہمکو کسی کی کمک
کی ضرورت نہین ہی ہم کسی کے بھروسہ پر آجتک نہین لڑے ہین سوائے اپنے خالق کے بھروسہ پر
اور اُسی سے مدد کے خواستگار ہین اُسی نے ہمکو اس بلا مین مبتلا کیا ہی کوئی نہ کوئی ہم سے گناہ کبیرہ صادر
ہوا ہی کہ جسکی یہ سزا ملی ہی وہی ہمکو اس بلا سے نجات دیگا اگر ہماری موت نہین ہی اور ہماری قضا
نہین آئی ہی اگر آئی ہی تو کوئی ہمکو بچا نہین سکتا ہی اگر تمام عالم بھی ایک ہو جائے تو ہم بچ نہین
سکتے ہین نہ ہم جب تک ہماری قضا نہین آئی ہی قتل ہو سکتے ہین اگر کل دنیا ہمارے قتل و غارت
کرنے کی کوشش کرے پس ہمکو کوئی ضرورت کمک کی نہین ہی آپ جدھر سے تشریف لائے
ہین بسم اللہ تشریف لیجائیے ہم منع نہین کر سکتے ہین نہ آپ سے رو کے خواستگار ہین نہ ہمکو
روپیہ صرف کر کے کمک کرانا منظور ہی غرضکہ ہم ٹھیکہ پر کام نہین لینگے ہمارا خدا ہماری کمک کریگا
ہم نے آجتک اس طور سے کسی سے کام لیا نہ کسی کی کمک کو گوارا کیا ہی یہ نیا طریقہ ہی جو بیان
کیا گیا ہی ہمارے کان تک ایسی صدا کبھی نہین آئی نہ ہم نے سنی پس ہم ٹھیکہ کیا جانین ہان بھی
کوئی عمارت ہی یا کوئی اور کام ہی کہ ٹھیکہ دیا جائے آجتک کسی نے جنگ و پیکار کا ٹھیکہ دیا
ہو تو تم بھی دین یہ تو نئی بات ہی کہ اب جنگ و پیکار بھی ٹھیکہ پر ہونے لگی ہمارے پاس
اسقدر روپیہ بیکار نہین ہی جو ہم دین جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ جو بادشاہ
نے فرمایا اُن سردارون نے عرض کیا کہ خداوند آپ بیکار انکار فرماتے ہین اس امر کو قبول
فرمائیے ٹھیکہ دیدیجیئے دیکھیئے تو کیا ہوتا ہی اُنھون نے اسی طور سے بہت سے مقام پر

لیکن کام کیا ہی اور ہمیشہ فتح پائی ہی اسمین کوئی نقصان و ہرج نہین ہی آیندہ آپکو اختیار ہی
بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اول تو ہمکو اس امر کا یقین ہی نہین ہی کہ یہ اس نقابدار پر ظفر پائینگے
کیونکہ یہ کارخانہ سحر کا ہی اور سوسن نے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہی ورنہ اس نقابدار کی یہ بھی
مجال تھی کہ ہم سبکو اسیر کرتا اور ہمارے لشکر کی یہ حالت ہوتی سحر سے مجبور رہین چونکہ یہ ساحر
ہی اور ہم ساحر نہین ہین ساحر و غیر ساحر سے کیا نسبت اسنے اسم سحر پڑھکر دم کر دیا غیر ساحر
مجبور ہو گیا اسنے اسیر کر لیا ورنہ اسکی بھی یہ حقیقت تھی کہ یہ اسیر کرتا جبکہ یہ امر ہی تو پھر کیونکر
یقین ہو کہ یہ لڑائی پر فتح پائینگے ہم ٹھیکہ دیکر اپنی بات رائیگان کرین انھون نے
عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف رہیئے یہ امر ہمارے بادشاہ و آقا کو قبل سے معلوم
ہی کہ یہ ساحر ہی اور اسنے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہی انھون نے اکثر ساحرون سے لڑکر شکست
دی ہی ہم لوگون کو نہ ساحر سے خوف ہی نہ غیر ساحر سے بلکہ ہمارے آقا و بادشاہ کی یہ عین
خوشی ہی کہ ساحر سے مقابلہ ہو اور ساحرون کی جنگ و پیکار مین آپکا جی بھی خوب لگتا ہی
اور بہت خوش ہوتے ہین ہم لوگ ساحر کش ہین اور باطل سحر سے بخوبی آگاہ ہین آپ
بلا خوف ہمکو ٹھیکہ دیجیئے اور ہماری جنگ و پیکار کا تماشہ ملاحظہ فرمایئے یہ جوان سردارون
نے عرض کیا کرب و اسد نے بھی بادشاہ سے عرض کیا کہ آپکا کیا نقصان ہی ایک شخص خود
اقرار اس امر کا کرتا ہی کوئی آپکی درخواست نہین ہی جو آپ پر کسی قسم کا الزام ہوگا آپ یہ تو
دریافت فرمایئے کہ کسقدر روپیہ ٹھیکہ کا طلب کرتے ہین اور کیونکر جنگ و پیکار کرینگے
اگر ہماری مرضی کے موافق ہوا تو قبول فرمائیگا ورنہ انکار تو ہی اس امر مین کوئی نقصان بھی نہین
ہی وہ خود درخواست کرتے ہین ہماری طرف سے کوئی خواہش نہین ہی پھر کیا ہمکو ضرورت
ہی جو ہم انکار کرین یہ جو کرب و اسد و دیگر اہل لشکر نے کہا بادشاہ نے ان سردارون
سے فرمایا کہ اچھا جاکر یہ دریافت فرمایئے کہ کسقدر روپیہ اس کام کے لیئے انکو درکار ہی اور
کتنے پر ٹھیکہ لیجیئے کا ہمکو مقدار روپیہ سے تو آگاہ فرمایئے پھر ہم جواب دین وہ سردار یہ
پیام سن کے سلام کر کے وہان سے واپس چلے جب وہ چلے گئے تو کرب و اسد نے
عرض کیا کہ حضور کا کیا نقصان ہی اسوقت یہ بلا انکے سر جاتی ہی وہ خود خواہش کرتے ہین

شاید کوئی صورت ہم سب کے نجات کی خداوند کریم نکالی جب تک اس لشکر سے مقابلہ
ہو ہمارا کیا نقصان ہی اگر لڑائی فتح ہو گئی ور ان لوگون نے فتح کر لی تو اپنی آرزو و مراد حاصل
ہوئی ہم نے نجات پائی شاید خداوند کریم نے رحم فرمایا ہو اور یہی سلسلہ ہماری نجات
کا نکالا ہو ورنہ جو اُسکی مرضی ہم تو موجود ہین یا اس عرصہ مین کوئی اور صورت پردۂ غیب سے
پیدا ہو اسی سبب سے یہ امر ہوا ہی کہ عرصہ ہو لیا ابھی کچھ عرصہ تک حیات باقی ہی جو یہ امر واقع ہوا
ہی کسی طور سے ہمارے نزدیک نقصان نہین ہی اگر کچھ روپیہ صرف ہو کر یہ بلا رفع ہو جائے
تو کیا ہرج و نقصان ہی آبرو کا صدقہ جان ہی اور جان کا صدقہ مال پس ایسی حالت
مین جو خود کسی امر کی خواہش کرے اُس سے انکار کرنا زیبا نہین ہی ہمارے نزدیک تو اگر
دس پانچ لاکھ روپیہ صرف ہو تو اس بلا سے نجات ملے تو بہتر ہی ورنہ ہمارا کیا نقصان ہی کوئی ہمکو یہ الزام نہین
دے سکتا ہی کہ تمنے قتل کرایا اور جبکہ اس امر کا یقین ہی کہ یہ لوگ بھی سر پر نہ ہونگے اس لقا اور بد
سے تو پھر ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم منع کرین یہ بھی دیکھیے کہ یہ لوگ جو اسقدر ہماہمی کرتے ہین
اس مختصر لشکر پر تو یہ کیا کرتے ہین ہماری تو ضرور رائے ہی کہ ٹھیکہ دیا جائے نہ جان کے خوف
سے نہ بلکہ اس امر کے خیال سے کہ شاید یہ غیب سے سامان ہوا ہو ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین
نہ کوئی یہ خیال کریگا کہ انھون نے جان کے خوف سے دوسرون کو تیل ناش کرایا جبکہ ہم خود
خواہش کرتے اور اُن سے کمک کے جویا ہوتے اُسوقت یہ خیال کیا جاتا اور ہر ایک خیال
کرتا ہم اُنکے حال سے بھی آگاہ نہ تھے کہ اُنھون نے خود پیام بھیجا کوئی تو ایسا سبب ہی کہ
یہ امر واقع ہوا یہ قدرت خدا ہی کہ غیر اس طور سے خود خواہش کرے بدون ہماری خواہش
کے جب اس طور سے کرب واسد نے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جو تم سبکی
مرضی جواب تو آنے دو کرب واسد نے بہت کچھ کلمات مصلحت آمیز عرض کیے اور عرض
کیا کہ اسوقت مصلحت یہی ہی کہ ٹھیکہ دیدیا جائے جبکہ وہ یہ کہتے ہین کہ روپیہ آپ ہمکو پہلے نہ دین
بلکہ ایک مقام پر جمع کر دین جسقدر ہمارے آپکے طے ہو جائے اور درمیان مین ایک تحریر ہو جائے
دونون طرف کے لوگ اُسکی حفاظت کرین اگر ہم لڑائی فتح کرلین تو ہم بموجب اُس تحریر
سے اُٹھالین اگر ہم شکست کھائین تو آپ اُٹھالین پس جب یہ امر ہی اور وہ اسوقت

مانگتے ہی نہین ہین بعد ہو جانے کام کے طلب کرتے ہین تو کیا ہرج ہے روپیہ بھی تو اسوقت
نہین دیا جاتا ہے کہ یہ خوف ہو کہ روپیہ لین اور پھر کام نکرین یاد ہو گا دین بادشاہ نے فرمایا کہ خیر
جیسا آپ لوگ کہتے ہین ایسا کیا جائیگا یہان تو کرب و اسد بادشاہ کو سمجھا رہے ہین ادہر
وہ سردار بادشاہ یکرنگ تاج گیر کے پاس پہونچے بادشاہ کی طرف سے سلام کہا اور مزاج پرسی
کی بعد اسکے جو کچھ تقریر بادشاہ نے کی تھی وہ بیان کی پھر اپنا سمجھانا اور کرب و اسد کلباد خطاہ
کا اس امر کا دریافت کرنا کہ آپ کسقدر روپیہ لین گے اور کسقدر زر لیکر اس کام کو ٹھیکہ پر کرینگے
بیان فرمایئے تاکہ ہم سمجھ بوجھ کر جواب دین اور یہ بھی کہا کہ بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ساحر ہے اسی سبب
سے تو ہم مجبور ہین بھلا ساحر سے کیونکر مقابلہ کیا جائیگا جب اتنا بڑا لشکر بسبب اُسکے سحر کے
سر بر نہو سکا تو یہ لشکر قلیل کیا بنا لیگا شہنشاہ یکرنگ تاج گیر نے سردارون سے بادشاہ کا
کلام سنکے فوراً دوات و قلم و کاغذ ہاتھ مین لیا اور ایک بلند قہقہہ لگایا پہلا اپنے ہاتھ سے
حمد و ثنائے الٰہی مرقوم کی اُسکے بعد القاب و آداب شاہی تحریر کیا بعدہٗ یہ چند سطور تحریر کیے
کہ آپکو معلوم ہو کہ ہم لوگ ساحر سے نہین خوف کرتے ہین بلکہ ساحر سے لڑنے کو پسند کرتے
ہین ہم لوگون کا لقب ساحر کش ہے دیو کش ہے ہم ساحر کو سگ و خوک سے بدتر جانتے ہین
ساحر کی ہمارے روبرو اصل کیا ہے وہ ہمپر سحر نہین کر سکتا ہے اگر سحر کریگا تو ہم اُسکا جواب
دے لینگے آپکو اس سے کوئی غرض نہین ہے صرف اب ہمارے ٹھیکہ کا روپیہ جسقدر ہم طلب
کرین ایک مقام پر جمع کر کے یہ تحریر کر دین کہ اگر بادشاہ یکرنگ تاج گیر اس لڑائی کو
فتح کر کے ہمارے سردارون کو اس قید سے رہا کر دین تو یہ روپیہ جو کہ ہم نے فلان مقام پر
جمع کر دیا ہے بلا خوف و خطر اٹھا لین ہمکو کوئی عذر نہ ہو گا اگر ایسا نہ ہو اور ہمارے سردار رہا
نہون تو ہم اُٹھا لین گے انکو کوئی موقع نہین ہے اس روپیہ کے لینے کا یہ تحریر کر کے ایک
پرچہ ہمارے لوگون کے پاس رہے اور ایک آپکے لوگون کے پاس اگر ہم لڑائی فتح کر لین
تو ہم لو لین بموجب تحریر کے اگر نہ فتح کرین تو آپ اپنا روپیہ واپس لیجائین ہم اس کام کے
لیے پانچ لاکھ روپیہ لین گے اور جو روپیہ و مال و اسباب کفار کی لوٹ مین ہمارے ہاتھ
آئیگا وہ ہمارا ہو گا اگر مال کفار مین آپ حصہ لینگے تو ہم سات لاکھ روپیہ لین گے اور اگر

آپ سب مال کفار پر قبضہ کرینگے اور ہمکو اسمین سے کچھ نہ دینگے تو ہم دس لاکھ روپیہ لین گے
اسمین سے ایک حبہ و خرمہرہ نہ کم کرینگے اگر آپکو اسقدر روپیہ پر ٹھیکہ دینا منظور ہو اور ان
شروط کے ساتھ تو بسم اللہ ورنہ آپکو اختیار ہے آپ جانین اور آپکا کام بموجب شعر منت انچہ
حق بود گفتم تمام ٭ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ٭ ہمین نے تم سے بہت کم روپیہ ٹھیکہ کا طلب
کیا ہے اگر کوئی اور ہوتا تو ہم اُس سے اس رقم سے زیادہ طلب کرتے آپ پر بسبب خدا پرست ہونے
کے رعایت کی گئی ہے ورنہ کبھی نہ رعایت کیجاتی یہ لکھکر اُن سردارون سے کہا کہ لیجاؤ اور کہا کہ زبانی
بھی یہی کہنا اور اگر وہ روپیہ دینے کا اقرار کرین تو ہمکو خبر کرنا ہم اُسکا بندوبست کرینگے وہ سردار وہ
نامہ لیکر اپنے لشکر سے چلے اور لشکر اسلام مین آئے بادشاہ اسلام کو کرب داسد سمجھا رہے تھے کہ
وہ سردار آکر پہونچے جو کہ اُنکے بادشاہ نے اُن سے کہا تھا وہ سب بیان کیا نامہ دیا بادشاہ نے نامہ
پڑھکر کرب کو دیا کرب نے پڑھا عرض کیا کہ پھر آپکو منظور ہے یا نہین بادشاہ نے فرمایا کہ جو تم سبکی
رائے انھون نے عرض کیا کہ ہم نے تو اپنی رائے ظاہر کردی اب مرضی مولے از ہمہ اولے ہمارے نزدیک
تو مناسب ہے کہ اس رقم پر ٹھیکہ دیدیا جائے کوئی نقصان نہین ہے راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ نے
بھی اپنے دل مین خیال کرلیا تھا کہ اس امر مین کوئی ہرج و نقصان نہین ہے نہ ہماری طرف سے
خواہش ہے پس قبول کرلیا جائے کرب داسد سے کہا کہ آپ دونون صاحب جائین اور دس لاکھ
روپیہ جمع کر کے لشکر سے الگ اپنی طرف سے چند سوار مقرر کر دین اور چند سوار اُنکی طرف سے
اور یہ تحریر جو کہ اُنھون نے لکھی ہے تحریر کر کے ایک پرچہ اُنکے لوگون کو اور ایک پرچہ ہمارے لوگونکو
دیدیجیے اور اُن سے کہدیجیے کہ شوق سے مقابلہ کرین ہم نے قبول کیا اور اجازت دی مقابلہ
کرنے کی کرب داسد داہل لشکر و سردار سب خوش ہوگئے کرب اُنکے ہمراہ بادشاہ سے رخصت
ہوکر بادشاہ یکرنگ تاجگیر کے پاس آئے بادشاہ اسلام کا پیام دیا کہ روپیہ حاضر ہے جہان فرمایئے
جمع کردیا جائے اور بموجب آپکی تحریر کے اقرار نامہ تحریر کردیا جائے آپ اپنے لوگ اُسکی حفاظت
کے لیئے مقرر فرمایئے اور ہم اپنے لوگ بعد اُسکے لشکر کفار سے مقابلہ فرمایئے ہمکو منظور ہے بادشاہ
نے کرب داسد کی بہت خاطر کی اور کہا کہ روپیہ ہمارے اور آپکے لشکر کے درمیان مین
جمع کردیا جائے تاکہ دونون طرف کا قبضہ رہے اور ایک اقرار نامہ تحریر ہو جائے تاکہ ہم اسوقت

مقابلہ کرین کرب و اسد سے یہ باتین ہو رہی تھین کہ نقابدار ابلق پوش نے پکار کر کہا کہ
ای بادشاہ یکرنگ تاجگیر گو مجھ سے اور اہل اسلام سے مقابلہ تھا اور مین نے اہل اسلام کو لسپت
کیا ہی اور وہ عاجز ہین مگر مین نے ہرکارون کے زبانی سنا ہی کہ تم اہل اسلام کی حمایت کرنے کو آئے تھے
اور تم نے اُنسے ٹھیکہ کیا ہی کہ ہم اسس لڑائی کو فتح کرینگے لہذا اسوقت تک مین نے انتظار کیا کہ
یا تمھارے لشکر سے کوئی مقابلہ کو آئے یا لشکر اسلام سے مگر کوئی نہین آیا لہذا اب کسیکو روانہ
کرو تاکہ مقابلہ کیا جائے کہان تک مین میدان مین کھڑا ہوا انتظار کرون اب مجھ سے صبر نہین
ہو سکتا ہی یہ جو نقابدار نے پکار کر کہا خود بادشاہ نے جواب دیا کہ اسقدر اور صبر کر کہ ہمارے انکے
قول و قرار ہو جائے تو ہم کسیکو تیرے مقابلہ کو روانہ کرین کیون قضا سر پر کھیل رہی ہی کیون
شامت آئی ہی خیریت اسی مین ہی کہ اگر مع اخلاق کے اور کل لشکر کے حاضر خدمت ہو اور
اہل اسلام دست بردار ہو اور انکے سردارون کو رہا کر دے ورنہ یاد رکھ کہ مثل سگ و خوک کے
قتل کر دون گا آیندہ تجکو اختیار ہی کیون قضا بول رہی ہی صبر کر صبر کر تیری جان کا ملک الموت
آتا ہی وہ اگر تیری روح قبض کریگا تو جاتا کہان ہی جتنی دیر تو زندہ کھڑا ہی میدان مین اُسے
غنیمت جان کیون قضا بلاتا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ مجکو کون ہی جو قتل کریگا مین تو کسیکو
اس پردہ دنیا پر نہین پاتا ہون جو مجکو قتل کر سکے جب اہل اسلام میرا کچھ نہ بگاڑ سکے تو اور
کوئی کیا چیز ہی اور کیا اصل رکھتا ہی مجکو یہی دیکھنا ہی کہ کون ایسا بہادر و جری و زبردست ہی کہ
مجکو قتل کرے اس لشکر قلیل و ان چند سردارون پر یہ غرور ای بادشاہ کہین ایسا نہ ہو
کہ خداوند عجائب نگار تجکو مع لشکر کے غارت و تباہ نہ کردین بادشاہ تخت سوار عجائب پوش
نے جواب دیا کہ مجکو یہ خوف ہی کہ تو غرور بہت کر رہا ہی تیرے اوپر قہر الٰہی نازل ہو اور
تو غارت ہو دیکھ اپنے اُس بہادر کی صورت تجکو آئینہ مرگ مین نظر آتی ہی جو تجکو قتل
کریگا و نیز چند ساعت صبر کر یہ تقریر سنکے وہ نقابدار خاموش ہو رہا ادھر اقرار نامہ لکھا جانے
لگا یہ اقرار ہوا کہ اگر بادشاہ یکرنگ تاجگیر اس لڑائی کو جو کہ ہم سے اور اخلاق و نقابدار
سے ہو رہی ہی خواہ لڑکر فتح کرین خواہ باہم صلح ہو جائے اور ہمارے سب سردار رہا
ہو جائین تو یہ دس لاکھ روپیہ جو کہ مابین ہمارے اور اون کے لشکر کے جمع ہی وہ لے لین

ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا ہم بلا عذر دیدینگے اگر خدانخواستہ اس کے خلاف ہوا تو ہم اس روپیہ کے
مالک ہین اُنکا کوئی حق نہین ہی ہم اپنا روپیہ اُٹھا لیجائینگے انکو کوئی عذر نہ ہوگا اور نہ ہم سے
مزاحمت کرینگے اسواسطے یہ چند کلمہ لکھدیے کہ سند رہے اور کوئی اپنے قول و اقرار
سے انحراف نکرے اس مضمون کے دو اقرارنامے لکھے گئے اور بادشاہ نے چند سردار
اپنے لشکر کے وہ اقرارنامہ دیکر کرب کے ہمراہ کردیے اور کہدیا کہ جب یہ روپیہ جمع کردین
اور جو لوگ حفاظت کے لیئے مقرر کرین ہم انکو اس اقرارنامہ مین سے ایک اقرارنامہ دیدینا
اور ایک تم اپنے پاس رہنے دینا اگر ہم لڑائی فتح کرلین تو تم اپنا قبضہ کرلینا اگر خدانخواستہ
اس کے خلاف ہوا تو تم چلے آنا روپیہ کو ہاتھ نہ لگانا اُنھون نے کہا کہ بہت خوب اور کرب
واسد سے کہا کہ آپ جاکر روپیہ جمع کرین تاکہ مین کسیکو مقابلہ کے لیئے روانہ کرون کیونکہ
وہ حرامزادہ جلدی بہت کر رہا ہو قضا اُسکا گریبان پکڑے ہوئے اپنی طرف کو کھینچ رہی
ہی کرب وہان سے یہ سُنکے اور اُن سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر بادشاہ کے پاس آئے
بادشاہ کو اقرارنامہ پڑھکر سنادیا بادشاہ نے دستخط فرمائے کرب واسد کی گواہی ہوئی
بادشاہ نے دس لاکھ روپیہ خزانہ سے منگا کر اور بار کراکے مابین دونون لشکرون کے جمع
کرادیا اور چند سوار معتبر مقرر کردیے پس دونون لشکرون کے سوار براے حفاظت
مقرر ہوئے اور ایک ایک اقرارنامہ دونون طرف کے لوگون کے پاس رہا جب یہ بندوبست
ہوگیا تو کرب واسد اپنے لشکر مین آئے اور چند سردار جو کہ اس امر کے مشاہدہ و
خبر کے لیئے ہمراہ کردیئے تھے بادشاہ بیلرنگ نے وہ واپس گیے اور جاکر خبر دی کہ روپیہ
جمع ہوگیا بادشاہ نے کہا کہ بہت اچھا اب مین سردار کو براے مقابلہ روانہ کرتا ہون اودھر
کفار و اخلاق حیران تھے کہ یہ کیا آمد و رفت لگی ہوئی ہی کہ ادھر کے سردار اودھر جاتے
ہین اودھر کے سردار ادھر کہ ہرکارون نے جاکر کہا کہ وہان ٹھیکہ کیا جاتا ہی اور اقرار و
مدار ہورہے ہین سب تقریر بیان کی جو کہ مابین ہوئی تھی اسی سبب سے اخلاق وغیرہ کو
اس امر کی خبر ہوگئی اور نقابدار نے پکار کر کہا تھا کہ تم نے ٹھیکہ لیا ہی اب ہرکارون نے
جاکر خبر دی کہ روپیہ جمع ہوگیا اقرارنامہ تحریر ہوگیا اب بادشاہ نو وارد کے لشکر سے کوئی کوئی

سردار مقابلہ کو آئیگا اخلاق نے کہا کہ آسنے دو مگر ایک قسم کی فکر ضرور ہوئی کہ کوئی تو ایسا
سبب ہی کہ اس بادشاہ نے بدون اُن لوگون کی خواہش کے یہ امر قبول کیا اپنی طرف
سے اُنکو پیام دیا نہ معلوم اسمین کیا اسرار ہی معلوم ہو جائیگا مگر مقام فکر ضرور ہی گردونہ بیر نے
عرض کیا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی نقابدار اسکا بھی مثل لشکر اسلام کے خاتمہ کریگا آپ خوف
نہ کرین اخلاق نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی ادہر نقابدار کو بھی اس حال سے آگاہ کیا اُنکو
بھی خیال ہوا چونکہ اُسکی قضا تھی اُس مغرور نے کچھ پروا نہ کی جب معلوم ہو گیا کہ روپیہ
جمع ہو گیا پکار اُٹھا کہ او بادشاہ اب بھیج کسیکو میرے مقابلہ کے لیئے کیونکہ اتنو روپیہ
بھی جمع ہو گیا ہی اب کس امر کی دیر ہی بھیج کسیکو کہ وہ اگر مجھ سے مقابلہ کرے مین نے
بہت انتظار کیا یہ جو نقابدار نابکار نے کہا بس شہنشاہ یکر نگ کو غصہ آگیا برہم ہو کر
فرمایا کہ او نابکار مفلوک روزگار کیا لاف و گزاف کر رہا ہی رہ تو جا تیرا سر کوب آتا ہی کیون
اسقدر بلبلاتا ہی سب تیری بلبلاہٹ نکالے دیتا ہون یہ فرما کر اپنے نقابدار سے جو کہ ہمراہ
تھے حکم دیا کہ لو یہ تمہارا شکار ہی جانے نہ پائے بہت سر چڑھ رہا ہی اور زبان درازی
کر رہا ہی گیا اسنے ہمین بھی لشکر اسلام دبادشاہ اسلام تصور کیا ہی کہ اسقدر بیباکانہ تقریر
کر رہا ہی کچھ ہمارا خوف نہین کرتا ہی ہم جو ٹال رہے ہین اُسکا نتیجہ ہی نقابدار نامدار نے جو یہ
حکم پایا پہلے مرکب پر سے اُتر کر بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد تنگ مرکب کو اپنی مرضی کے
موافق درست کیا دامن گردان کرسلام رخصت کر کے مرکب پر سوار ہوئے نیزہ ہاتھ مین
لیا گرز گران سر اُٹھا کر فربوس زین پر رکھا آپ مرکب کو مہمیز کر کے طرف میدان جنگ
کے چلے عجب شان و شوکت و رعب و صولت پیدا تھی فتح و ظفر ہمراہ رکاب تھی دامن
زین تھامے ہوئے اقبال و نصرت غاشیہ بردار تھی شان و شوکت جلو مین فضل خادمان
جان باز کے برچھا ہلاتے ہوئے فنون سپہ گری کے ہنر دکھاتے ہوئے طرف میدان کے
چلے ادہر بادشاہ یکرنگ نے اُن دونون بازونکو اشارہ کیا کہ وہ باز پرواز کر کے نقابدار
عالی تبار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے ایک نے دہنی طرف آکر دوسرے نے بائین طرف
آکر اپنا سایہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ دونون باز شاہون پر بادشاہ کے بیٹھے ہوئے تھے

بھی آ جا کر اپنا سایہ کرتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے اشارہ کرنے سے مثل طائر جان
کے نقابدار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے پس اب دونون لشکر یعنی لشکر اسلام و لشکر
کفار دونیز یہ لشکر تازہ وارد اسی طرف دیکھ رہا ہو اور سب ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہین یہ
خیال ہو کہ دیکھین نقابدار سے نقابدار کیونکر مقابلہ کرتا ہو خصوصاً بادشاہ اسلام و لشکر
اسلام و کرب دلاور و اسد غازی اسی طرف متوجہ ہین کہ یہ مقابلہ لائق دیکھنے کے
ہو اسی طور سے کفار بھی متوجہ ہین سب دیکھ رہے ہین کہ جب نقابدار مقابل نقابدار
ابلق سوار کے پہونچا ابھی کچھ فاصلہ تھا کہ نقابدار ابلق سوار نے پکار کر کہا کہ اے نقابدار
اپنی جوانی پر رحم کر میرے مقابلہ سے واپس جا کیونکہ دیکھ لی مین نے سرداران اسلام
کو اسیر کر لیا ہو جو کہ اسوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین پس تو ابھی جوان ہو تیری
حقیقت میرے روبرو کیا ہو اپنے مالک و آقا کو سمجھا دے کہ وہ بر سر فساد نہ ہو میرے
اور اُسکے کوئی وجہ خصومت کی نہین بیکار کو دوسرون کا قصہ اپنے سر پر نہ لی
اس امر سے کیا حاصل ابھی جدھر سے آیا ہو اُسی طرف چلا جا کیون اپنے کو آفت
و بلا مین مبتلا کرتا ہو غیرون کے لیئے مین ان خدا پرستون سے سمجھ لونگا یہ جانے کہان ہین
دیکھ مین سمجھاتا ہون آیندہ اختیار ہو انسان کو لازم ہو کہ جو اپنے سے فساد کرے اُس سے
آپ بھی فساد کرے اور جو فساد نہ کرے اُس سے خود بھی نہ فساد کرے پس کیا ضرور ہو کہ
مجھ سے مقابلہ کو تم آئے ہو اگر یہ کہا جائے کہ تم نے خود مبارز طلبی کی ہم سے مخاطب
ہو کر تو اسکا جواب یہ ہو کہ جب ہم نے یہ سن لیا کہ تم لوگ ہم سے بر سر فساد ہو تمھارے
بادشاہ نے ہمارے لشکر کے ہرکارون کو بیکار بلوایا آنہیں زد و کوب کرائی اور ہمکو پیام
بھیجا کہ اہل اسلام سے دست بردار ہو اور اُنکے سردارون کو جو قید کیا ہو رہا کر دو اور
اگر میری اطاعت کرو ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کرو گے تو
پچھتاؤ گے تو یہ بیان کیا جائے ہماری طرف سے سلسلہ فساد کا نکلا کہ تمھاری طرف سے
ہم نے پیام سخت و درشت بھیجا کہ تم نے پس ہمنے وہ پیام سن کے اپنے مقام پر
یہ خیال کیا کہ جبکہ یہ لوگ فساد پر آمادہ ہین اور مین نے دیکھا کہ تم لوگون نے اور خدا پرستان

سے کچھ باہم سوال و جواب ہوا ادھر کے لوگ اودھر گئے اودھر کے لوگ ادھر آئے
پس مین نے خیال کر لیا کہ اُن سے اور آپ سے باہم صلح ہو گئی اب یہی میرے حریف ہین پہلے
ان سے سمجھ لون پھر اُن سے سمجھو لگا وہ تو عاجز ہو چکے ہین اُنکا تو خاتمہ کر چکا ہون چنانچہ
مین نے تمھارے لشکر سے مبارز طلب کیا پس مین کہتا ہون کہ اسی مین خیریت ہی کہ میرے
مقابلہ سے واپس جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ یہی حال ہو گا جو خدا پرستون کا ہی کیون اپنے کو مفت مین
مبتلاے بلاے کرتے ہو اور کیون مثل خدا پرستون کے تباہ ہونے کو جی چاہتا ہی یہ تقریر
سُنکے نقابدار نو وارد نے برہم ہو کر جواب دیا کہ او نابکار کمندہ ناتراش او گیدی نابنجار
ہم تیری سرکوبی کیون نہ کرین تو نے خدا پرستون کو پریشان کیا ہی اور ہم اُنسے کیون نہ صلح
کرین کہ ہمارے اور اُنکے دین و مذہب مین کچھ فرق نہین ہی ہم بھی خدا پرست ہین اور وہ بھی
اور تو کافر ہی ہم کیون نہ اُنکا پاس کرین تو ہمارا کون ہی پس جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کیا بار بار کہتا ہی
کہ مثل خدا پرستون کے تمکو بھی اسیر کرونگا کیون اپنے سر بلا لیتے ہو جاتو خود میرے روبرو
سے دور ہو ورنہ یاد رکھ کہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا تیرا گوشت و پوست طعمہ زاغ و
زغن ہو گا دیکھ او نابنجار کوئی دم مین تیرا خاتمہ ہوا جاتا ہی قضا تیری سر پر بول رہی ہی پس
خیریت اسی مین ہی کہ تو اہل اسلام سے دست بردار ہو سرداروں کو رہا کر ہماری اطاعت کر دین
اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ ایک چشم زدن مین تیرا کام تمام ہو گا آیندہ تجکو اختیار ہی یہ جو نقابدار
نامدار نے نقابدار نابکار سے فرمایا اُسکو بہت غصہ آیا یہ کبھی نقابدار نے فرمایا تھا کہ ہان تم نے
جان کر مجھ سے فساد کیا کوئی ہم تجھ سے ڈرتے نہین ہین نہ تیرا ہمکو خوف ہی جو ہم انکار کرین تو ہی
کیا جو ہم تجھ سے فساد نکرین تیری اصل کیا ہی تو ایک ساحر نابکار ہی تیرا جو خداوند ہی وہ خود بچہ شیطان
نطفہ حرام ہی پس اپنی زبان بند کر اور جو حربہ رکھتا ہو وہ حربہ کر شعبدہ بازی کچھ واری زمردی نشان ہی
کمان کیانی و گرز گران ہی او نابکار یہ مقام رزم ہی نہ جاے بزم یہ فرماتے ہوئے اُس نابکار
کے قریب آئے اور مقابل ہوئے یہ تو یہ سمجھے ہوئے تھا کہ جب یہ برابر آکر میرے پہونچے گا میرا
باز اسکے سر پر سایہ ڈالے گا اور گردش کرے گا اسکی طاقت کم ہو جائے گی مین مثل
اُن سبکے اُٹھا لون گا اسکو بھی مبتلاے سحر کرون گا یہ نہ جانتا تھا کہ وہ زمانہ گذر گیا قضا

سر پر آپہونچی ہے گو یہ باز اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا مگر اس نقابدار پر اثر نہ ہوگا بلکہ باز میرا خود
پرواز کر جائیگا جب یہ قریب آکر پہونچے باز کو تو عادت تھی کہ ادھر حریف آیا یہ سر پر سے اُس
نابکار کے اوڑکر آیا اور سر حریف پر گردش کی اسی طور سے یہ اوڑکر چلا اودھر سے بادشاہ
بلنگ نے کہا کہ لینا اس باز کو اے میرے بازون اور پکار کر کہا کہ سب لوگ مشاہدہ کرین
کہ باز سے باز لڑین گے اور نقابدار سے نقابدار ایسی لڑائی ابھی آجتک کسی نے نہ دیکھی ہوگی
یہ پکار کر کہنا تھا کہ دو نون باز دو طرف سے اس باز پر مثل شہباز کے چلے اُس باز نے جو
ان بازون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا قلا کر کے بالاے آسمان اوڑا یہ بھی چلے وہ باز
نابکار اپنا عکس نقابدار نامدار پر نہ ڈالنے پایا تھا کہ یہ باز پہونچ گئے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ تینون
باز آسمان پر جاکر غائب ہوگئے ادھر نقابدار ابلق سوار اس حال سے آگاہ نہ تھا کہ میرے
باز کا عکس نقابدار پر نہین پڑا اُنکی قوت و طاقت اُسی طور سے ہی یہ تو وہی طریقہ جانتا کہ
جیسے نقابدار نے فرمایا کہ حربہ کر اسنے مرکب بڑھا کر نقابدار نامدار کی کمر زنجیر پکڑ لی اور آپ
قصد اُٹھانے کا کیا ذرا بھی نقابدار کے لنگر مین حرکت نہ پائی حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے
باز نے اسکے سر پر گردش نہین کی ہے ابھی مین نے جلدی کی کیا سبب ہے یہ خیال کر کے سر اُٹھا کر
دیکھا اودھر اخلاف واسکے کل اہل لشکر و لشکر اسلام دیکھ رہے تھے کہ جیسے باز نقابدار
ابلق پوش کے سر پر سے اوڑکر واسطے گردش کرنے کے طرف سر نقابدار زرنگار کے چلا اِس
نقابدار کے سر پر جو باز تھے وہ اُسپر مثل شہباز کے چلے وہ باز گردش نہ کرنے پایا تھا کہ یہ باز
پہونچے وہ انکو دیکھکر قلا کر کے بالاے آسمان راہی ہوا یہ دونون باز بھی اُسکے عقب
مین چلے گئے اہل اسلام و لشکر دو لرد کے تو لوگ اس واقعہ سے خوش ہوئے کہ یہ نیا واقعہ
ہے اہل اسلام تو خوش بھی ہوئے اور حیران تھے کیونکہ انھون نے یہ سانحہ کبھی نہ دیکھا
تھا اور کفار اس واقعہ کو دیکھکر بکدر رہے اس سبب سے کہ جو کچھ ہے یہی باز ہے یہ تو بڑا
غضب ہوا کہ باز نے گردش بھی نہ کی کہ اس نقابدار کے بازون نے اُسپر حملہ کیا وہ انکے
خوف سے پرواز کر گیا اب مشکل ہے اس نقابدار کا زیر ہونا کیونکہ جب باز گردش
کر لیتا تھا جب حریف کو نقابدار مرکب پر سے اُٹھا لیتا تھا یہان تو گردش کی نوبت

بھی نہ آئی بڑے غضب کے اس نقابدار کے باز تھے کہ اسی باز پر فوراً جا پڑے یہ بھی کوئی ساحر زبردست معلوم ہوتا ہے خیال کرنے کی جگہہ ہے کہ اسکے پاس تو ایک باز ہے وہ دو باز لیکر آیا ہے خداوند خیر کرے ہر ایک حیران ہے مثل آئینہ کے پریشان ہے اخلاق نے یہ جو واقعہ دیکھا فوراً پکار اُٹھا کہ اے نقابدار بن گیا دیکھتے ہو تمھارا باز سر نقابدار پر گردش نہ کرنے پایا تھا صرف چلا ہی تھا کہ ان نقابداروں کے سر پر وہ باز سایہ فگن ہوئے سبز و سفید وہ اُسکی طرف چلے وہ انکو دیکھکر مارے آسمان پر پرواز کر گیا یہ جو اخلاق نے پکار کر کہا ادھر نقابدار نے سر اُٹھا کر جو دیکھا اپنے باز کو نہ پایا طائر ہوش و حواس قفس دماغ سے پرواز کر گئے اور اخلاق کی تقریر سنکے بالکل آپ سے جاتا رہا قصد کیا کہ سحر کروں کہ نقابدار نامدار نے فرمایا کہ یا تو زور کر یا ہاتھ اُٹھا اور کوئی دوسرا حربہ کر یہ کیا کہ کمر میں تو ہاتھ پڑا ہوا ہے اور آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے اب اپنے باز سے ہاتھ اُٹھا اُسکی زندگی سے باز آ وہ شہباز اجل کا شکار ہوا اب اُسکا زندہ واپس آنا محال ہے ہم نہ کہتے تھے کہ تیری قضا آئی ہے تو اسی باز کے بھروسہ پر مقابلہ کرتا ہے اُسکے پرواز کر جانے سے تیرے طائر حواس پرواز کر گئے کیوں ظالم تو میرے قبضہ میں تھا کیونکہ تو تو اودھر دیکھ رہا تھا میں جب چاہتا تجکو قتل کرتا مگر یہ اپنا شیوہ نہیں ہے کہ حریف کو عالم غفلت میں قتل کریں دیکھ میں تجکو ہوشیار کرتا ہوں اب اپنے باز کے غم والم سے باز آ ایک مشت پر کے لیئے اپنی جان نہ گنوا اب تجکو ایک پر نہ ملے گا سوائے افسوس و رنج کے اب بھی کچھ نہیں گیا ہے اپنی حرکت و سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول کر تو میں تجکو چھوڑ دوں میرے بازوں نے تیرے باز کا شکار کر لیا اب وہ زندہ نہ بچیگا اُس نابکار نے جو یہ تقریر سنی سر کو نیچا کر کے کہا کہ تو بہت زبان درازی کر رہا ہے اگر باز گم ہو گیا ہوا میں کوئی باز کے بھروسہ پر مقابلہ کرتا تھا کہ وہ مر گیا ہے تو میں مقابلہ نہ کروں میں ضرور مقابلہ کروں گا باز گیا تو جانے دیا میں مقابلہ سے باز آؤنگا یہ محال ہے یہ کیا تو بار بار کہتا ہے کہ سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول کر اگر میری لاکھ جانیں ہوں تو بھی خداوند عجائب نگار پر نثار کروں اگر ہزار مرتبہ مروں اور پھر زندہ ہوں نہ سحر سے توبہ کروں نہ دین اسلام قبول کروں اب ایسی تقریر نہ کرنا ورنہ زبان تیغ سے جواب دونگا نقابدار عالی مقدار نے

فرمایا کہ پھر راہ کس لہر کی دیکھ رہا ہی وار کر یہ سننا تھا کہ اُس نابکار نے گرز بزنجیر کو چھوڑ دیا اور
مرکب کو ہٹا کر نیزہ کا وار کیا انھون نے نیزہ کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے کوئی دسوین
طعن مین نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکالدیا لشکر اسلام و لشکر نقابدار سے صدائے تحسین و آفرین
بلند ہوئی لشکر کفار کا رنگ مثل طائر آشیان گم شدہ کے پرواز کر گیا کسی کے حواس بجا نہ رہے
ہر ایک کو اس امر کا یقین کلی ہو گیا کہ یہ نقابدار نقابدار رزمگار کے ہاتھ سے اب زندہ نہ بچیگا
باز کا یون خاتمہ ہوا اسکا رنگ یہ ہی واقعی بڑے جواس کا کام ہی اسی قوت و طاقت پر
ٹھیکہ لیا ہو بادشاہ اسلام کرب وغیرہ سے فرما رہے ہین کہ لڑائی کا رنگ بدل گیا ہی
باز کا تو پتہ ہی نہین ہی کہ کہان گیا وہ دونون باز اُسکے عقب مین گئے ہین یہ کبھی نوبت
ہمارے سردارون سے نہین آئی کہ نیزہ چلے تلوار چلے ہمارے لشکر کا سردار گیا اور زیر ہو گیا
معلوم ہوتا ہی یہی باز تھا کہ سحر کرتا تھا اُس سردار کی قوت کم ہو جاتی تھی یہ اُٹھا لیا تھا وہ
باز اب نہین ہی یہ کچھ نہ کر سکا گو اسنے پہلے گرز بزنجیر پکڑ کر زور کیا تھا مگر حرکت تک نہ ہوئی
اسی بھروسہ پر ٹھیکہ لیا ہو ضرور یہ لڑائی فتح ہو گی خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ دس لاکھ
روپیہ تو صرف ہوا مگر بڑی آفت سے نجات ملی کرب عرض کر رہے ہین کہ خداوند
تو منظور نہین فرماتے تھے ہم غلامون کے عرض کرنے سے قبول کیا ملاحظہ فرمائیے کہ
کس کس دل سے نیزہ ہوائی کیا ہی اس نقابدار کے مقابلہ کو مین غور سے دیکھ رہا ہون
جو بندہ سنے اسوقت نیزہ کے باندھے ہین سب اسی خاندان کے ہین نہ معلوم یہ کون
بزرگوار ہین بندہ صاحبقرانی باندھ کر نیزہ ہوائی کیا ہی مین اُسوقت سے اسی فکر مین ہون
کہ یہ اس خاندان کے فنون سپہ گری اس نقابدار کو کہان سے یاد ہو گئے ہین خیر
جو کوئی ہو ہم سبکا محسن اور جان بخش ہی دراصل خداوند کریم نے سب پر رحم فرما کر اسکو
ہماری کمک کے لیئے روانہ فرمایا ورنہ آج خاتمہ تھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اودھر
نیزہ کے نکل جانے سے وہ نابکار نیزہ بہر آب خجالت مین غرق ہو گیا برہم ہو کر گرز
گران سنگ اُٹھا کر نقابدار کے حوالے کیا نقابدار نے کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا
اور اس طور سے گرز چھین لیا جیسے کوئی بچے کے ہاتھ سے کوئی چیز چھین لی ذرا جگہ

نکالا نہ ہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ نقابدار ابلق پوش کوئی زبردست پہلوان نہین ہی کہ اس
نقابدار کا ہم نبرد ہو وہ تو سحر کے بھروسہ پر لڑتا ہی باز سحر سے اور حریف کا ذکر کرتا تھا خود اسم
سحر پڑھکر اٹھا لیتا تھا ایک ایسی شئے اس نقابدار کو ملکہ آہو چشم و غزالہ نے دی ہی پوشیدہ
سبب سے کہ جسکے سبب سے اسپر سحر اثر نہین کرتا ہی پس جب گرز بھی چھین لیا اب نقابدار
ابلق پوش نے یہ کہکر کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی کہ
جسکو خلال المشکلات کہتے ہین معلوم ہوا کہ تو فن نیزہ بازی و گرز بازی مین کامل و اکمل ہی مین نے اسوقت
تک ایک بھی لشکر اسلام کے سردارون مین سے نہ پایا بڑا اونکا شہرہ تھا مگر کسی سے
نوبت تیغ و نیزہ کی نہین آئی جو آیا مین نے گرز پکڑ کر مثل پھول کے مرکب پر سے اٹھا
لیا نقابدار نے فرمایا کہ تو ساحر ہی وہ لوگ سحر کو کیا جانین تو سحر کرتا ہوگا وہ مجبور ہو جاتے
ہونگے تو اٹھا لیتا ہوگا گو مین سحر سے آگاہ نہین ہون بلکہ سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتا ہون
مگر تیرا سحر میرے اوپر نہین اثر کرتا ہی مین تجھ سے لڑ رہا ہون ورنہ اُن لوگون کا مثل و نظیر
اس عالم مین نہین ہی انمین ایک ایک دیو کش و رستم وقت ہی گو انکے غلام تیرے لیے
کافی ہین ان شیرون کے نام سے دیوان قاف کو تپ آتی ہی یہ بھی زمانے کی گردش ہی
کہ تو نے یون اسیر کر لیا خیر دیر آید درست آید زمانہ یکسان نہین رہتا ہی لا اب بہت باتین
نہ بنا تلوار نیام سے لے تا کہ تیرے جوہر شمشیر ماری بھی ظاہر ہون جوہر نیزہ بازی و عمود بازی
تو ہم دیکھ چکے کفار و اہل اسلام حیران ہین کہ کیا بہادر ہی یہ نقابدار کہ گرز کو گرز پر نہ روکا بلکہ
کلۂ عمود پر ہاتھ ڈال کر چھین لیا بادشاہ اسلام بھی عرب دلاور سے تعریف کر رہے
ہین عرب عرض کرتے ہین کہ یہ نقابدار ضرور اسی خاندان سے ہی یہ جرأت و یہ ہمت سوا اس
خاندان کے لوگون کے دوسرے مین نہین ہی خداوند کریم اس نقابدار کو زندہ و سلامت رکھے
اور نظر بد سے بچانے بالکل طریقۂ جنگ اسی خاندان کا ہی اودھر اس نقابدار ابلق پوش
نے تلوار نیام سے لیکر سر نقابدار پر وار کیا مگر حال یہ ہی کہ اسم سحر پڑھتا جاتا ہی اپنے کو بچاتا جاتا ہی
لڑ تو رہا ہی مگر دم نکلا ہوا ہی جان لبو پر ہی زبان چلی جاتی ہی جب وار کرتا ہی اسم سحر پڑھکر وار
کرتا ہی نقابدار نامدار برابر سپر پر روک رہے ہین خالی دے رہے ہین یہ نوبت ہی کہ جیسے

شیر شکار کو کھلاتا ہو اُس طور سے یہ اُسکو کھلا رہے ہین وہ ہر مرتبہ ڈپٹ کر اور جھپٹ کر
وار کرتا ہو سب دیکھنے والون کو یقین ہوتا ہو کہ اِس وار نے خاتمہ کیا مگر یہ اس پھرتی اور
چالاکی سے دفع کرتے ہین کہ سب غشغش کر جاتے ہین کہ رب تو بیقرار ہو جاتے ہین صفت
یہ ہو کہ تلوار پر نہین روکتے ہین صرف سپر پر روکتے ہین تلوار ابھی تک نیام سے بھی نہین
نکالی ہی کبھی خالی دی کبھی روکا یہان تو زمین پر تلوار چل رہی ہو ادھر کا حال ملاحظہ ہو
کہ وہ باد ابلق رنگ نقابدار ابلق پوش کا جوان بازون کو دیکھکر گردش سے باز رہکر بالاے
آسمان مثل طائر خوف زدہ کے پرواز کر گیا تھا اور یہ دونون باز اُسکے عقب مین گئے تھے
وہ اوڑا ہوا چلا جاتا تھا کہ سبکی نظرون سے غائب ہو گیا تھا یہ دونون بھی پوشیدہ ہو گئے
تھے پس ایک مقام پر موقع پاکر ان دونون بازون نے جا دبوچا اور اسپر مثل شہباز موت
کے جا پڑے جیسے باز شکار پر جاتا ہو یا شکرہ کسی جانور پر یا بہری کبوتر پر ایک نے ایک
طرف سے دوسرے نے دوسری طرف سے اُسکو گھیر لیا اور منقار و پنجہ سے وار اخیر کرنا شروع
کیا وہ پریشان ہوا عاجز آکر لڑنے لگا خوب خوب منقار و پنجہ چلا آخر کو وہ مجروح ہو جب
اُسکو کوئی صورت نجات کی نملی اُسنے پھر زمین کی طرف رخ کیا یہ دونون اُسپر مثل اجل
کے سوار پر مارتے ہوئے دبوچے ہوئے کنگرے جوڑے ہوئے چلے آتے ہین اُبھرنے کی مہلت
نہین دیتے ہین تمام جسم اُسکا فگار ہو خون کی بوندین ٹپک رہی ہین پر نوچے ہوئے ہین پوٹا و
گردن و منقار مجروح ہو یہ دونون مثل ملک الموت کے سر پر سوار ہین مجروح کرنے سے باز نہین
آتے ہین راوی بیان کرتا ہو کہ یہ دونون باز ساختہ ملکہ آہو چشم و ملکہ غزالہ کے ہین وہ دونون
پوشیدہ ہین سحر کو اپنے زور دے رہی ہین پھر کیون نہ ہون ان سے زبردست ہین دوسرے
یہ دونون اس نقابدار ساحر سے بھی زبردست ہین یہان تک کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرتبہ
برق چمکی یا تو لوگ لڑائی کا تماشہ دیکھ رہے تھے یا برق جو چمکی سب نے سر اُٹھا کر آسمان
کی طرف دیکھا کیا خدا پرست کیا کفار سب طرف آسمان کے نگران ہوئے دیکھا کہ باد ابلق رنگ
مجروح و مجبور بال و پر نچے ہوئے خون بہتا ہوا ملک الموت کے پنجون کے نیچے دبا ہوا چلا آتا ہو
وہ دونون باز اُسپر پر چھپائے ہوئے ہین پر ہلاتے اور لڑنے کی مہلت نہین دیتے ہین یہ تماشہ

دیکھکر سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اور دھروہ باز ابلق رنگ سر نقابدار ابلق پوش پر آکر قایم ہوا اور پھر ان بازون سے لڑنے لگا اور یہ اُسپر حملہ کرنے لگا اخلاق نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ ہمارے نقابدار کا باز اس آفت مین مبتلا آسمان پر سے آیا اور نقابدار کو اس حال کی خبر نہین ہی وہ حریف سے مقابلہ کر رہا ہی اُسکو آگاہ کرنا چاہیئے کہ شاید کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کرے پکار کر کہا کہ ای نقابدار من آگاہ ہو کہ آپکا باز ان نقابدار کے بازون کے پنجون مین مبتلا آسمان پر سے مجروح و خستہ آیا ہی اور آپکے سر پر لڑ رہا ہی کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کیجیئے تاکہ اُسکی جان بچے ورنہ وہ ہلاک ہو جائیگا یہ دونون اُسکو ہلاک کر ڈالینگے نقابدار ابلق پوش مقابلہ مین ایسا مصروف تھا کہ اُسنے کچھ بھی نہ سُنا برابر وار کر رہا ہی اخلاق پکار پکار کہہ رہا ہی یہ وار کرنے سے باز نہین آتا ہی باز کی کون خبر لے اور ادھر اُن بازون نے اس باز کو اسقدر مجروح کیا کہ وہ سُست ہو گیا اب اُسکا ہوا پر قایم ہونا محال ہوا اور ادھا ہو کر طرف زمین کے چلا ایسا مجروح ہوا تھا کہ پونا تک شق ہو گیا تھا جسم پر ایک پر نہ باقی نہ تھا جیسے طرف زمین کے چلا ایک باز نے ایک طرف سے اُسکا پنجہ منقار مین پکڑا دوسرے نے دوسرا پنجہ اسکا منقار سے پکڑا اور اپنی اپنی طرف زور کرنے لگے یہان تو باز اس کشمکش مین مبتلا ہی اور اخلاق یہ واقعہ دیکھکر کف افسوس مل رہا ہی اور جان دے دیکر نقابدار ابلق پوش کو پکار رہا ہی اودھر نقابدار زر نگار نے خیال کیا کہ اب کب تک اسکے وار روکے جاؤگے اور اسکو وار کرنے کی مہلت دیے جاؤگے اسکا خاتمہ ہی کرو وار روک کر چالاکی سے تلوار نیام سے لی یہ معلوم ہوا کہ ناگن بانبی سے کیچلی جھاڑ کر نکلی یا ابر سے برق کوندھکر باہر آئی صحرا مین روشنی ہو گئی اس طور سے جوہر اُسکے چمکتے تھے کہ جیسے آسمان پر ستارے درخشندہ ہوتے ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس شب اول از سر تا پا زیور جواہر مین غرق تھی یا کسی مہرو نے مانگ اپنی ستارون سے بھری ہی یا آسمان پر کہکشان نمودار ہوئی ہی نقابدار نے تلوار نیام سے لیکر فرمایا کہ او نقابدار تو تو وار کر چکا مین تیرے پیہم وار روک چکا اب میرے وار کی نوبت آئی ہی تو میرا وار روک شعر

تو ضرب زدی ضرب من نوش کن ⁂ ہمہ شادی از دل فراموش کن ⁂

اب مین وار کرتا ہون تو روک اور رد کر نقابدار نابکار کو اس امر کا عزہ تھا کہ مین رد ئین تن ہون میرے اوپر اسکا وار اثر نہ کرے گا اور تلوار میرے اوپر بالکل اثر نہ کرے گی ایک پیرا موے

جسم کم نہ ہوگا جواب دیا کہ شوق سے وار کر مین تیرے وار کا بہت مشتاق ہون یہ سننا تھا کہ نقابدار عالی مقدار نے دونون رکابون پر زور دیکر اور تلوار کو علم کر کے سر نقابدار ابلق سوار پر وار کیا اُسنے صرف دکھانے کی غرض سے سپر کو چہرے کی اور سر کی پناہ کیا سب نے دیکھا اور سبکو گمان ہوا کہ ماہ چہار دہم نے زمین رزمگاہ پر بوقت سہ پہر طلوع کیا نقابدار عالی وقار نے یا یزدان پاک کہکر سر نقابدار ابلق پوش پر وار کیا اودھر ان دونون بازون نے باہم زور کر کے اور اس باز ابلق رنگ کے قتل سے نہ باز آ کے اُسکو چیر ڈالا نصف جسم اسکا مع ایک پنجہ کے اُسکی چونچ مین رہ گیا یعنے باز سبز رنگ کے اور نصف باز سفید رنگ کی چونچ مین رہا باہم حصہ بانٹ کر لیا اسکا دو ہونا تھا کہ اسکے جسم کا خون نقابدار ابلق پوش کے جسم پر گرا کہ جسکے سبب سے اُسکی روئین تنی برطرف ہوئی جو کہ اُسنے سحر سے اپنے کو روئین تن کیا تھا اودھر تو وہ دونون باز اُس باز کے دو حصہ کر کے اپنا اپنا حصہ لیکر طرف شہنشاہ یکرنگ کے چلے اور یہ باز دو حصہ ہوا ادھر نقابدار عالیمقدار کی تلوار سر نقابدار ابلق پوش پر پوری قوت سے پڑی کہ سپر کو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر خود و دبلغہ و عرقچین و مغفر کو کاٹتی ہوئی کاسہ سر پر آئی چونکہ روئین تنی تو برطرف ہو چکی تھی کاسہ سر پر آ کر جو پہونچی نقابدار نے جھٹکا دیا کہ تلوار نے مثل کاغذ کے کاسہ سر کو کاٹا تا دوابرو پہونچی نقابدار ابلق پوش نے قصد کیا کہ دو استانہ ماردن کہ ادھر نقابدار زرنگار نے آ لیا جو جھٹکا مارا تلوار سراسر کلہ خبڑے کو قلم کرتی ہوئی صراحی گردن مین مثل قطرہ آب کے در آئی وہان صندوق سینہ کے کواڑ کھولتی ہوئی شکم بدشیم کا چیرتی ہوئی کسی اور مقام سے نکل کر مرکب ناہنجار کو دو کرتی ہوئی زمین پر پہونچی اور زمین کو بوسہ دیا اور مثل برق کے چمک کر اُٹھی مع راکب و مرکب کے دو دیر کاٹے ہوئے دونون زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہی کہ یا تو تلوار قبہ سپر پر چمکی تھی یا غرق زمین ہو کر شفق خون مین آلودہ ہو کر مثل ماہ نو کے پھر چمکی کفار کا تو رنگ رو فق ہو گیا حواس جاتے رہے طائر حواس خیمہ پرواز کر گئے نقابدار کی یہ حالت دیکھکر اخلاق نے نعرہ مارا سر پیٹ لیا گریبان چاک کر ڈالا صدائے ہائے وائے کفار مین بلند ہوئی ادھر نقابدار نے نقابدار ابلق پوش کو قتل کر کے اور تلوار علم کر کے نعرہ تکبیر بلند کیا لشکر اسلام و لشکر نقابدار سے بھی صدائے نعرہ تکبیر بلند ہوئی کرب سے تڑپ کر

بادشاہ اسلام سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کس شان سے یہ ضرب لگائی ہو کہ صفات تصویر صاحبقران آنکھون کے نیچے پھر گئی واقعی کیا ہاتھ ہو اور کیا تلوار ہو ایک ہی ضرب مین حریف کا کام تمام ہوگیا تسمہ نہ باقی رہا اسے ضرب دست زبردست کہتے ہین جیسا دعوے کیا تھا اور جس اقرار پر روپیہ لیا تھا وہ کر دکھایا ہم لوگ حیران تھے کہ یہ کس بھروسے پر اتنا بڑا دعوے کرتا ہو یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اودھر کفار برائے نقابدار رو رہے تھے نقابدار بلند وقار جھوم رہے تھے قبضۂ شمشیر چوم رہے تھے اہل اسلام خوشی کر رہے تھے اُس باز نقابدار کا مرنا تھا کہ ایک سیاہ آندھی اٹھی علامت قتل ساحر نمودار ہوئی برف باری و سنگ باری ہونے لگی تمام جہان تاریک ہوگیا ایسی تاریکی ہوئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا اہل اسلام تو دعاے دفع بلا ورد زبان کرنے لگے یا حفیظ یا حفیظ ہر ایک کے زبان پر جاری ہوا کوئی ناد علی پڑھنے لگا کوئی یا یزدان پاک کہنے لگا کوئی دعا کرنے لگا کہ اے خداوند کریم تاریکی قہر سے بچانا اور ہر آفت و بلا سے نجات دینا کفار گھبرا گھبرا کر خداوند عجائب نگار کو پکارنے لگے اودھر ہیر غل مچانے لگے سب تدبیر بھول کر صداے ہاے ہو آنے لگی سیاہ رنگ کے لوگ منہ سے شعلے نکلتے ہوئے پیلے کپڑے پہنے ہوئے بھاگتے ہوئے نظر آنے لگے زمین کو زلزلہ سا ہوگیا ایک قسم کا طوفان اٹھا ہوا تھا طوفان خیز نے چل کر دلونکو پریشان کر دیا ذرے ریگ کے اوڑا اوڑ کر آنکھون مین پڑنے لگے ہر ایک آنکھین بند کرنے لگا برق کی چمک رعد کی گرج بڑے بڑے بہادرون کے دلون کو ہلائے دیتی تھی بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ سیاہی برطرف ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من نقابدار عنقاے شہباز ابلق پوش بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم یہ صدا جب آئی اور تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک لاش ساحر کی مع مرکب کے خاک پر پڑی ہوئی ہو دو ٹکڑے اس نقابدار ابلق پوش کا اور اُس باز ابلق رنگ کا مارا جانا تھا اور قتل ہونا تھا کہ یکایک وہ سب سردار خود بخود بیہوش ہوکر خاک پر گرے اب اُن سبکو کب ہوش آیا کہ جب تاریکی دفع ہوئی اور صدا آئی نام من نقابدار عنقاے شہباز ابلق پوش جادو بود کہ ان سبکو ہوش آیا ان سب نے ہوشیار ہوکر ادھر اودھر

دیکھا ہر ایک نے اپنے کو اُنے لشکر علحدہ سے پایا اور دیکھا کہ ہمارے ہاتھوں مین موگری آہنی
ہے اور اسلحہ خاک پر برابر پڑے ہوئے ہین ایک نے دوسرے کو دیکھا حیرت کی جب
لندھور و مالک نے قاسم و بدیع الزمان و نور الدھر و ایرج نوجوان فرامرز جمہور
وغیرہ کو اور دیگر اولاد صاحبقران و سرداران نامی کو اپنے پاس اُسی حالت سے پایا ہر ایک
سے حیرت زدہ ہوکر پوچھا کہ آپ لوگ کب تشریف لائے اور یہ کیا حالت ہے ہمارا اور آپکا
لشکر کیا ہوا ہم کہان ہین اور یہ موگریان کیسی ہین اور بادشاہ اسلام کہان ہین اُن سب نے
جواب دیا کہ ہمکو خبر نہین ہے ہان ہم اسقدر تو جانتے ہین کہ یہان سے جاکر چالاک برق
نے یہ خبر دی تھی کہ لشکر اسلام پر تباہی آئی ہم اور بادشاہ اسلام یہ فرماکر وہان سے روانہ
ہوئے اور اُس مقام پر آکر پہونچے کہ جہان جنگ و پیکار واقع تھی ایک نقابدار ابلق پوش
سے مقابلہ کیا پھر ہمکو خبر نہین کہ پھر کیا گذری اب ہم اپنے کو اور تمکو ایک حالت مین پاتے
ہین یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ ہم ساحر کے قید مین تھے وہ ساحر مارا گیا ہم نے اُسکے سحر
اور قید سے نجات پائی نہ معلوم کس نے اُس ساحر کو قتل کیا لندھور وغیرہ نے جواب دیا
کہ اے شاہزادگان والا تبار ہم خود حیران ہین کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ تو بخوبی معلوم ہے کہ ہم نے
اور ہمارے ان سب سرداروں نے اُس نقابدار سے مقابلہ کیا تھا اور اسکے سحر مین
مبتلا ہوکر اسیر ہو گئے تھے پھر ہمکو لشکر کی خبر نہین ہے نہ آپ لوگون کے آنے کی اب
ہوش آیا تو آپ لوگون کو پایا اسی طور سے ہر ایک نے بیان کیا یہ بیان کرکے جب ہوش
و حواس درست ہوئے اور سب نے دیکھا تو ایک طرف لشکر کفار کو صف آرا بحال تباہ
پایا اور ایک سمت لشکر اسلام کو اور ایک مختصر لشکر اور صف بستہ دیکھا تخت پر ایک بادشاہ
پیر کو سوار دیکھا اور دیکھا کہ ایک نقابدار رزم گر مرکب پر سوار میدان مین کھڑا ہے اور لاش
اُس نقابدار ابلق پوش کی خاک پر پڑی ہے دو پرکالہ کی ہوئی اور عیار اُسکا اُسی
حالت سے برابر لاش کے عالم سکوت مین کھڑا ہے یہ واقعہ دیکھکر ایک نے دوسرے
سے کہا کہ ہم تو اُسی میدان مین موجود ہین دیکھو وہ سامنے ہمارا لشکر صف آرا ہے
وہ بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ فرما ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو مختصر لشکر ہے وہ اس

نقابدار زرنگار کا ہر اور اس نقابدار نے اس ساحر کو قتل کیا ہی خیر خداوند کریم نے اپنا رحم کیا
کہ ہم نے اس بلا سے نجات پائی ملک قاسم نے سب سے کہا کہ سامنے لشکر کفار موجود ہی چلو
اسپر حملہ کریں اور لشکر کو شکست دیکر بادشاہ لشکر کو اسیر کرکے خدمت بادشاہ میں
لیچلیں سب نے کہا کہ اچھا پس پہلے سبکے نعرہ ملک قاسم نے کیا اور رخ طرف لشکر
اخلاق ز کے کیا نقابدار کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی اور ہنس رہا ہی کہ ان سب نے اس ظالم کے سحر سے
نجات پائی اب لشکر کفار پر جاتے ہیں ملک قاسم یہ نعرہ کرکے چلے نعرہ ملک قاسم آن شاہ
خاور سپاہ ؛ زنم تیغ را بر سر چہر و ماہ ؛ آفتاب مشرق دین پروری ؛ شہسوار لعل پوش
خاوری ؛ ملک قاسم کے بعد بدیع الزمان نعرہ کرکے اور موگری لیکر چلے نعرہ بدیع الزمان
نعرہ بیرج خوبی شہ انجمن ؛ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ؛ دیگر جنیان نام نامی من در جہان
بدیع الزمان ابن صاحبقران ؛ انکے بعد ملک ایرج نوجوان نے نعرہ کیا نعرہ ایرج نوجوان
نعرہ ملک ایرجم آفتاب منیر ؛ کہ صاحبقران است و آفاق گیر ؛ دیگر شدہ نام من
ایرج نوجوان ؛ لقب در جہان گشتہ صاحبقران ؛ بعد ایرج نوجوان کے شاہزادہ نور الدہر
نے نعرہ کیا اور طرف کفار کے چلے نعرہ نور الدہر نعرہ بشکل یوسف کنعان بہیبت ثانی رستم
کہ نامی نامیم مشہور نور الدہر در عالم ؛ دیگر زبردست جہان ضیغم شکار و رستم دستان ؛ ؛
شہ خوبان سراپا خلق نور الدہر عالیشان ؛ پھر دارائے صاحب رائے مالک سواد ملک
ہندوستان لندھور بن سعدان نے نعرہ کیا کہ اے کافران بدغا اب میرے ہاتھ سے بچکر
کہاں جاؤگے نعرہ لندھور خجر بدہاے دریا را گرفتم تا بہ ہندستان ؛ اگر نام مہی والی منم لندھور
بن سعدان ؛ دیگر منم ہمپایہ نشین صاحبقران لندھور بن سعدان ؛ ہزبر نام آور مالک اقلیم ہندستان
لندھور کے نعرہ کے ساتھ ہی دوسری صدا آئی کہ باشید ای کفاران بیحیا و نابکاران بیر جفا کہ
گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی منم مالک اژدر صاحب نیزہ دو سر غلام نبی
و چاکر حیدر نعرہ بدانید بن مالک اژدرم ؛ غلام نبی چاکر حیدرم ؛ ایک طرف سے نعرہ
منم طہماس شیر بیشہ زار گلستانی ؛ پسر من عنقو بل دیو پیر و رستم ثانی ؛ پھر سب لسپران
حمزہ مثل اسفندیار و داراب وغیرہ کے اپنے اپنے نام سے نعرہ کرکے اور سب سرہار

مثل فرامرز و جمہور و بہرام کے دفعتاً کفار پر چلے وہ بھی موگریان ہاتھون مین لیکر
یہ تو ادھر سے چلے اودھر ایک برق چمک کر گری کہ اُس عیار نقابدار کو بھی خاک سیاہ کر دیا
نقابدار زنگار نے جو یہ دیکھا کہ سرداران اسلام نے سحر سے نجات پاکر ایک مرتبہ کفار پر یورش
کردیا نقابدار نے بھی اپنا مرکب اُٹھا دیا نعرہ کر کے ادھر بادشاہ یکرنگ نے جو دیکھا
کہ نقابدار نے نقابدار کو قتل کیا سردارون نے رہائی پائی اودھر اُن دونون بازون نے
قریب بادشاہ پہونچکر اُس باز کے گوشت کو نوچ نوچکر کھالیا اور آکر اسی طور سے شانون پر
بیٹھ گئے پس بادشاہ یکرنگ نے پکار کر اُن اپنے سوارون سے کہا کہ جو برائے حفاظت
روپیہ مقرر تھے کہ روپیہ پر قبضہ کرلو ہم نے اپنا کام کر دیا اب ایک حبہ یہ لوگ نہ اُٹھانے
پائین چنانچہ اقرار ہو چکا تھا سواران لشکر اسلام بالکل مزاحم نہ ہوئے بلکہ وہان سے چلے آئے
ادھر بادشاہ یکرنگ نے دیکھا کہ کل سرداران لشکر اسلام نے رہا ہوتے ہی کفار پر نرغہ کیا اور نقابدار
بھی اُنکے عقب مین چلا اپنے لشکر کو بھی حکم دیا کہ مارلو ان کافرون کو یہ حکم پاتے ہی لشکر بادشاہ
یکرنگ اپنے مقام سے لینا لینا کہکر چلا اودھر اہل اسلام و بادشاہ اسلام نقابدار کے قتل ہونے
سے خوش ہو رہے تھے کسیکو اس امر کی خبر نہ تھی کہ سردار رہا ہوئے یا نہین سب فرط خوشی
سے اپنے آپکو بھولے ہوئے ہوئے تھے کہ یکایک سردارون کے نعرون کی صدا ان سب کے
کان مین آئی گھبراکر بادشاہ اسلام نے کرب سے فرمایا کہ ہمارے سردارون کے نعرون کی صدا
آرہی ہے یہ کس سے مقابلہ ہونے لگا معلوم ہوتا ہے نقابدار جو نقابدار کے ہاتھ سے قتل ہوا
اُن سب نے اُسکے سحر سے نجات پائی نقابدار زنگار کا لشکر ہوگا اُس سے مقابلہ ہونے
لگا معلوم ہوتا ہے یہ کہکر کرب و اسد و بادشاہ نے جو صحرا کی طرف دیکھا تو کیا واقعہ نظر آیا
کہ سب سردار رہا ہوکر اور نعرہ کر کے اخلاق کے لشکر کی طرف چلے ہین اور نقابدار اور اُسکا
لشکر بھی چلا ہے پس یہ دیکھکر کرب و اسد کو تاب نہ رہی یہ دونون صاحب بھی نعرہ کر کے
چلے نعرہ اسد آسد شہسوارم کہ در روز جنگ ٭ بدرم دل شیر و چرم پلنگ ٭ دیگر اسد
چونکہ نام من است در جہان ٭ گریزان شوند کافران چون سگان ٭ اور اپنے اپنے
سردارون کے نعرہ کی صدائنکے ہر ایک کی اہل لشکر تلوارین لیکر چلے بادشاہ اسلام نے

یہی حکم دیا ہے اپنے کل لشکر کو ان کافران ہیجا و بانی جفا کو مار لو اور خود بھی مرکب پر سوار ہو کر نعرہ
کیا نعرہ بادشاہ منم شاہ شاہان فریدون حشم ٭ بہار گلستان کاؤس و جم ٭ منم افسر خسروان
عجم ٭ منم وارث تخت و تاج و علم ٭ پس کل لشکر جو ایک مرتبہ جنبش مین آیا اور سب نے مرکب
اٹھائے خاک و غبار جو سمہائے مرکبون سے اڑا ایک آسمان خاکی زیر آسمان نمایان ہوا تمام
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اسی مضمون کو شاعر نے نظم کیا ہے شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ٭
زمین شش شد آسمان گشت ہشت ٭ صدائے سمہائے مرکب سے تزلزل واقع ہوا زمین رزمگاہ
ہلنے لگی اسلحہ کی جھنکار سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی سیاہ بادل ڈھالون کے بلند
تھے اُسمین برق سنان و شمشیر براں چمک رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر نے جوش
مارا پھریرے نشانون کے کھل گئے پیدلون و سوارون نے اپنے مقام سے حرکت کی لشکر اس
طور سے بڑھا کہ جیسے سمندر مین طوفان آتا ہے کیا آسان تھا اس لشکر کا حرکت مین آنا پہاڑ تک
ہل گئے ہزارون بلکہ لاکھون درخت جڑ سے اُکھڑ کر گر پڑے سبزہ صحرا پایمال ہو گیا ادھر سے
تو سردار اور کل لشکر اسلام و نقابدار و اسکا لشکر طرف لشکر کفار کے برائے تاخت و تاراج کے چلا
کفار ادھر غم و الم نقابدار ابلق پوش مین مبتلا تھے اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا رو رہے تھے
خصوصاً اخلاق بار بار سر پر ہاتھ مارتا تھا اور کہتا تھا کہ جن کی لڑائی بگڑ گئی اب کیا کرون کہان
سے نقابدار کو لاؤن ہان جب سے مین نے اس لشکر اور اس نقابدار کو دیکھا تھا میرا دل بیقرار
تھا کلیجہ منہ کو آتا تھا ہر مرتبہ ایک ہوک سی اُٹھتی تھی کچھ ایسا رعب طاری ہوا تھا کہ نقابدار کو دیکھکر
میرا بند بند کانپا جاتا تھا مجبور تھا کیا کرتا جب بازی پر آفت آئی تھی مین اُسیوقت سمجھ گیا تھا کہ
بس اب خاتمہ ہے مین نے لاکھ لاکھ پکار کر کہا مگر اس مرنے والے نے نہ سنا اب کیا کرون یہ کہتا ہے
اور مثل عورت پسر مردہ کے چیخین مار مار کر روتا ہے کہ یکایک وزیر کے اور کل لشکر کے کان مین
شور و غل و سمہائے مرکبان کی صدا آئی یہ لوگ اپنے حال مین مبتلا تھے انکو کیا خبر تھی کہ کیا ہو رہا
ہے یہ جو صدا آئی اب جو سر اُٹھا کر دیکھا تو قیامت نظر آئی کہ کل سردار جو کہ نقابدار کے قید مین
تھے نقابدار کے مرنے سے رہا ہو کر بقصد قتل و غارت ادھر کو آتے ہین اور کل لشکر اسلام مع
بادشاہ اسلام کے اور کل لشکر نقابدار زرنگار و خود نقابدار یہ سانحہ جانکاہ و واقعہ حیرت افزا دیکھکر

سب کے حواس جاتے رہے سارا رونا پیٹنا بھول گئے اپنا اپنے جانون کی پڑی اس خیال
سے کہ ان لوگون سے کون لڑ سکتا ہی ایک ہی حملہ مین ہم سبکو غارت و تباہ کر دینگے یہ تو بڑا غضب
ہوا ہر ایک اہل لشکر متحیر ہو کر رہ گیا اُسی طرف دیکھنے لگا ادھر وزیر نے پشت اخلاق پر زور
سے ہاتھ مارکر گبھراہٹ مین کچھ خیال نرہا کہ یہ کیا حرکت ہی کہا کہ ای بادشاہ آپ نقابدار کو کیا رو رہے
ہین اپنی تو خبر لیجیے اور لشکر کی بکی جانین جاتی ہین ہم سبکو اس تباہی سے بچائیے دیکھیے یہ کیا
آفت نازل ہوئی ہی اسکا کچھ تدارک فرمائیے ورنہ اگر غفلت کی تو ایک بھی زندہ نہ بچیگا
اخلاق نے گبھراکر دو ہٹر کھاکر کہا کہ کیا ہوا کون سی نئی آفت و بلا نازل ہوئی وزیر نے کہا کہ میدان
جنگ کی طرف تو ملاحظہ فرمائیے اب جو اخلاق نے اشک پونچھکر طرف میدان جنگ کے
دیکھا زمین کو متزلزل پایا لشکر اسلام و سرداران لشکر نقابدار کو اپنے لشکر کی طرف بہ ارادہ فاسد
آتے ہوئے دیکھا موت کا یقین ہو گیا گھبراکر وزیر سے کہا کہ کیا تدبیر کرون اس بلا سے بچنے کی
اگر یہ لوگ آپڑے تو دم لینے کی مہلت نہ دینگے ایک چشم زدن مین تمام لشکر کو نیست و نابود
کر دینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے انکو کون ایسا ہی جو روکیگا سبکا خاتمہ ہو جائیگا ازبراے
خداوند کوئی تدبیر بتا میرے تو حواس درست نہین ہین مین تو بدحواس نقابدار کے مرنے
سے اور اس سپاہ کے ادھر آنے سے ہو گیا ہون جو کچھ حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے کوئی
تدبیر بہت جلد بیان کر ورنہ جیسا تو کہتا ہی ایسا ہی ہوگا وزیر نے عرض کیا کہ مین کیا تدبیر بتاؤن
دیکھیے عقل کو دوڑاتا ہون مین آپ سے زیادہ بدحواس ہون مجکو خود اپنی جان کی پڑی
ہوئی ہی کس آفت مین مبتلا ہوئے ہین یا خداوند کوئی تو تدبیر اسوقت ذہن مین کیجیے راوی
بیان کرتا ہی کہ ایک تلاطم مچا ہوا تھا لشکر کفار مین ہر ایک راہ فرار تلاش کر رہا تھا کوئی کہتا
تھا کہ ہم تو دین اسلام قبول کر کے اپنی جان بچا لینگے یہی دین حق ہی اور سب باطل ہین
دیکھو کس وقت بد و بخت مین آنکی کمک آئی ہی کوئی جو سیاہ قلب تھا وہ یہ کہتا تھا کہ چاہے
مر جائین مگر ہم تو دین اسلام نہ قبول کیا ہی اور نہ قبول کرینگے بھاگ کر کوہ و صحرا مین بسر کرینگے اپنا آبائی طریقہ
نہ ترک کرینگے یہ تلاطم ہی اور یہ ہلچل مچی ہوئی ہی ہر ایک اپنی جان بچانے کی فکر مین ہی ادھر وزیر نے کچھ دیر سکوت
کر کے اخلاق سے کہا کہ ایک تدبیر میرے ذہن ناقص مین آئی ہی اگر آپ بھی پسند فرمائین اخلاق نے

کہا کہ جلد بیان کرو وزیر نے عرض کیا کہ تدبیر یہ ہے کہ آپ طبل باز گشت بجوا دین ادہر صداے طبل باز
بلند ہوئی یہ لوگ فوراً اپنے قیام گاہ کی طرف واپس جائینگے کیونکہ انکے مذہب مین یہ امر ہے کہ جو اپنے سے
پناہ مانگے خواہ وہ کیسا ہی دشمن قوی ہو اسکو پناہ دیتے ہین اور یہ اُن لوگون کا طریقہ ہے کہ پہلے
حریف پر سبقت نہین کرتے ہین اُسکا حربہ روک کر اپنا حربہ کرتے ہین مین نے بخوبی دریافت
کر لیا ہے کہ یہی طریقہ ہے کہ یہ لوگ خود طبل جنگ نہین بجواتے ہین جب لشکر حریف مین طبل جنگ
بجتا ہے جب یہ بھی جواب مین بجواتے ہین اور میدان مین جا کر مقابلہ کرتے ہین یہ بھی قاعدہ
ہے کہ جب لشکر مقابل مین طبل باز بجتا ہے تو یہ لوگ بھی بجوا کر واپس جاتے ہین اگرچہ حریف کو
لشکر اسلام کے کسی سوار نے زیر کر کے اور سینہ پر سوار ہو کر ذبح ہی کر رہا ہو اور اُسکے کان مین
طبل باز کی صدا پہونچی پس فوراً ہاتھ روک لیگا اور سینہ پر سے اُتر پڑیگا جسقدر تلوار نے
خواہ خنجر نے کاٹا ہوگا اُسیقدر اور زیادہ نہ کاٹے گا اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ لشکر شکست خوردہ
کا تعاقب نہین کرتے ہین مجروح پر ہاتھ نہین ڈالتے ہین خود کسی سے قلعہ بند ہو کر نہین لڑتے
ہین پس جب آپ طبل باز بجوا دیجیگا صداے طبل باز سنکے فوراً واپس جائینگے پھر ایک قدم
اودھر کو نہ آئینگے اور جب تک آپ طبل جنگ نہ بجوائے گا وہ نہ بجوائینگے اور نہ مقابلہ کرینگے مگر گھیرے
رہینگے جب آپ بجوا لیجیے گا لشکر مقابلہ کرینگے اور جسکو براے مقابلہ طلب فرمائیگا وہی آکر مقابلہ کریگا
دوسرا اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا اگر حریف دیو ہو اور ایک طفل پنج سالہ کو انکے لشکر سے براے مقابلہ
طلب کرے تو وہی طفل آکر مقابلہ کریگا دوسرا اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا خواہ وہ طفل دیو کے ہاتھ سے
ہلاک ہو خواہ اُسکو قتل کرے ان سبکا قول ہے کہ اگر ہم حریف کے طلب کے خلاف عمل کرین تو حریف
یہ خیال کریگا کہ ہم سے خوف کیا میری راے یہ ہے کہ طبل باز بجوا کر واپس چلیے نقابدار کا ماتم فرمایئے
قرناطیس کو ان سب حالات کا نامہ تحریر فرمایئے جیسا وہ جواب تحریر کرین ویسا کیجیے آنکی
تحریر پر عمل فرمایئے آیندہ آپکو اختیار ہے اخلاق نے جوابدیا کہ تمنے خوب تدبیر بتائی سواے اس
تدبیر کے دوسری صورت نجات کی انکے ہاتھ سے نظر نہین آتی ہے یہ کہکر نقارہ نواز کو حکم دیا کہ طبل باز
پہ چوب لگا دے یہ حکم دینا تھا کہ اُسکی جان پر خود بنی ہوئی تھی اُسنے اُٹھا کر چوب نقارہ کو دھما دھم
پیٹنا شروع کیا مثل دھونسے کے صداے طبل باز جو کان مین سرداران نیکنام : شاہزادگان

بلند مقام و لشکر اسلام و لشکر نقابدار و خود نقابدار کے پہونچی یا نو یلغار کیے ہوئے چلے آتے تھے اسی
مقام پر تھم گئے پھر آگے ایک قدم نہ بڑھے گویا قطب ہو گئے کیونکہ حریف نے طبل باز بجوا کر جنگ پیکار
سے اسوقت معافی چاہی مگر نوبت سبکی یہ ہوئی کہ اپنے ہونٹ اپنے دانتون سے چبانے لگے پشت
دست فرط غیظ و غضب سے کاٹنے لگے مگر کیا کرین ادھر اخلاق فوراً طبل باز بجوا کر اور اپنے لشکر کو
ہمراہ لیکر بہت جلد واپس چلا گیا اور چند لوگون سے کہہ گیا کہ لاشہ نقابدار کا اُٹھا لاو یہان لاشہ
پڑا ہوا تھا میدان مین لشکر اسلام و لشکر نقابدار جو یورش کر کے چلا اور اُس مقام پر پہونچا لاش
نقابدار سمہاے مرکب سے پاش پاش ہو گئی تمام گوشت سمہاے مرکب پر تقسیم ہو گیا استخوان
ریزہ ریزہ ہو گیئن وہ لوگ جو اخلاق نے روانہ کیے تھے کہ لاش لیکر آنا وہ لاش کو کہان تلاش
کرین اُسکا تو خشار ہو گیا راوی بیان کرتا ہو کہ بادشاہ یکہ تنگ تاجگیر نقابدار اور اپنے لشکر کو ہمراہ
لیکر میدان جنگ سے طبل باز کی صدا سنکے اور خود طبل باز بجوا کر واپس آئے ادھر بادشاہ اسلام
مع کل سرداران نیکنام و لشکر اسلام کے خوشی خوشی فرحان و شادان بادل خندان طبل باز بجوا کر
سردارون پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہوئے ہر ایک سردار بادشاہ سے ملتا ہوا اور سلام کرتا ہوا
اپنے اپنے اسلحہ تن پر آراستہ کیے ہوئے فرودگاہ پر آئے لشکر مین ہر طرف چہل پہل مچ گئی
نقارے خوشی کے بجنے لگے نوبت خانہ مین حکم پہونچا نقارچی نوبت سنجر کیقباد کی بجانے لگے
نشانہاے لشکر کو جاوہ ملنے لگا ہر طرف سامان خوشی نظر آنے لگا خادم و خدمتگار اپنے اپنے
آقا سے آکر ملے عیار جو جنگل و کوہ مین پریشان و منتشر لشکر سے نکل کر ہو گئے تھے پھر لشکر مین
واپس آئے پھر اُسی طور سے لشکر آباد ہو گیا ہر ایک سردار کا خیمہ آباد ہوا بارگاہ آراستہ کی
گئی بازارین کھل گیئن خرید و فروخت جاری ہو گئی اب ہر طرف لوگ پھرنے لگے ہر ایک خوش
ہوا گویا وہ دن مثل عید کے تھا ایک دوسرے کے گلے ملتا تھا اور خوش ہوتا تھا رخ سبکے مثل
گل سرخ کے فرط خوشی سے شگفتہ تھے چہرہ بشاش تھے گرد رنج و ملال و غبار غم و الم دلون
سے بالکل دھو گیا تھا اور مثل زنگ کے آئینہ دل سے دور ہو گیا تھا ہر طرف سامان خوشی و
خرمی تھا ہر ایک خوش ہو رہا تھا لشکر نے خوشی خوشی مراد پر آکر کمر کھولی سب آسودہ
ہوئے بادشاہ اسلام بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے سردار و شاہزادے اپنے اپنے ۸۰

خیمے سے آنے لگے بادشاہ اسلام کی قدمبوسی کرکے اور سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھنے لگے
یہانتک کہ دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپ طرف دست چپ کے کرب
و اسد اپنے مقام پر تھے سب سردار اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ نے تخت کو
قدم مبارک سے زینت بخشی سب عیار اپنے اپنے مقام پر خشت ہاے طلائی پر آکر کھڑے
ہوئے جواہر بن عمرو کرسی ہدہد پر بہ نیابت خواجہ عمرو بیٹھے سواے ڈنگل صاحبقران و علمشاہ
و جہانگیر کے کہ ان ڈنگلون پر تو غالیشہ پڑے ہوئے تھے باقی سب ڈنگلون پر سردار بیٹھے ہوئے
تھے دربار خوب آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا داروغہ ارباب نشاط و دیگر اہلکارون کو طلب فرماکر
سامان جشن کیا جائے ہم سردارون کے رہا ہونیکا ایک مختصر جشن کرینگے سب نے عرض کیا بہت خوب
اسیوقت سے سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے جواہر بن عمرو و برق و چالاک و امیر و سیارہ
و ابوالفتح وغیرہ سے فرمایا کہ دریافت کرو کہ یہ نقابدار کون ہے اور یہ بادشاہ کون ہین جواہر نے
عرض کیا کہ بہت خوب دریافت کیا جائیگا بادشاہ نے یہ فرماکر سیف ذوالیدین سے فرمایا
کہ ایک نامہ بنام شہنشاہ یکرنگ تحریر کرو کہ اسکا مضمون یہ ہو کہ ہم نے سردارون کے رہا ہونیکا
جشن خوشی کیا ہے اور اس جنگ کے سر ہونے کا اور اپنے اس بلا سے نجات پانے کا لہذا آپکی
بھی دعوت ہے مع کل سردارون و نقابدار کے تشریف لاکر قدم رنجہ فرماکر ہمکو سرفراز فرمایئے تاکہ ہمکو
خوشی و مسرت حاصل ہو گو یہ جشن ابھی مختصر ہے ہان جب صاحبقران طلسم فتح کرکے تشریف لائینگے
اُسوقت جشن کیا جائیگا مگر آپ تشریف رکھتے ہون گے کہ آپ تشریف لائین لہذا تشریف لاکر
ہمکو سرفراز فرمایئے ہم کہانتک آپکی عنایتون کا شکریہ ادا کرین آپ نے تو ہمکو بدون دام کے خرید کر لیا
جبتک ہم زندہ رہینگے آپکے احسانمند رہینگے اور جب صاحبقران تشریف لائینگے اور یہ واقعہ
سماعت فرمائینگے تو آپکا از حد شکریہ ادا کرینگے زیادہ والسلام خیر اختتام سیف ذوالیدین نے
بموجب ارشاد فیض بنیاد بادشاہ اسلام کے نامہ تحریر کیا بعد تحریر کرنے کے پیشکش کیا بادشاہ نے
ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے فرمایا کہ صاف کرکے لاؤ فوراً اُنھون نے نامہ صاف کرکے پیش کیا بادشاہ
نے مہر فرماکر وہ نامہ چوکی و جام و جبرایان کا طلب کرکے وسط بارگاہ مین رکھا اور فرمایا کہ ایک سردار
مین ایسا چاہتا ہون کہ یہ نامہ میرا لشکر نقابدار تک پہونچادے فوراً کلام بادشاہ تمام نہ ہوا تھا

کہ مہتر قران حبش نے آکر اپنے مقام پر سے وہ جام پی لیا بیڑا کھا لیا نامہ سر سے اٹھا کر باندھ لیا اور کہا کہ یہ خدمت یہ غلام بجا لائیگا پس بادشاہ نے حکم دیا وہ نامہ لیکر طرف لشکر نقابدار کے روانہ ہوئے بارگاہ سے نکل کر یہان بادشاہ نے لندھور وغیرہ سے صاحبقران کا حال دریافت کیا لندھور و مالک نے سب حال ابتدا سے آخر تک عرض کیا اور کہا کہ شاہزادہ علمشاہ کا پتہ نہین ہی کہ کدھر تشریف لیگئے ہین خواجہ عمرو برائے تلاش جہانگیر گئے ہین اور خود صاحبقران طرف کوہ مینون کے برائے فتح طلسم تشریف لیگئے ہین جو سردار ساحر یہان آکر شریک ہوئے تھے اس طلسم مین اُن سبکی افسر و بادشاہ ملکہ غزال تھین اُسنے سحر سے جو علمشاہ کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی شہر عنطاقیہ ہی وہان کسی ساحر کے قید مین ہین وہان کا بادشاہ اُنکو قتل کیا چاہتا ہی پس ملکہ اُسی طرف کو مع کل سرداروں کے روانہ ہوئین اُنکے جانے کے بعد آٹھ روز کی مہلت دی جب وہ زمانہ گذر گیا تو پھر صف آرائی ہوئی مین نقابدار کے مقابلہ کو نکلا اسیر ہو گیا پھر مجکو خبر نہین کہ لشکر پر کیا گذری اپنی خبر نہین کہ مین کہان ہون اور کہان نہین ہون آج ہوش آیا اپنے کو اس جنگل مین کھڑا ہوا پایا اور ان سبکو بھی اور آپکو اور لشکر کفار کو صف آرا دیکھا اور نقابدار زرنگار کو میدان مین پایا اور نقابدار اہن پوش کو قتل پایا یہ مجکو خبر نہین کہ یہ سردار کب آئے اور کب اسیر ہوئے اور آپ کب تشریف لائے پھر یہی سب نے بیان کیا ملک قاسم و بدیع الزمان و ایرج نوجوان و نور الدہر و فرامرز وغیرہ نے بیان کیا کہ ہم جو یہان تیکے بادیگرے آئے تو لشکر کی حالت تباہ پائی ہمنے جاکر مقابلہ کیا اسیر ہو گئے پھر ہمکو خبر نہین ہی کہ کیا گذری چنانچہ سب نے اپنا اپنا جدا جدا واقعہ بیان کیا جب سب بیان کر چکے تب بادشاہ اسلام نے سب حال بیان فرمایا ٹھیکہ وغیرہ دینے کا اور لڑائی کے فتح ہونے کا یہ حال سنکے سردار بہت حیران ہوئے اور کہا کہ ہمنے آجتک اس قسم کی بات نہین سنی نئے طریقہ کی جنگ ہی اور یہ نیا طریقہ ہی خوب ٹھیکہ پر کام ہوتا ہی یہ نیا ٹھیکہ سننے مین آیا خیر ہمکو اس سے کیا غرض اپنے مطلب سے مطلب ہی خدا نے اپنا فضل کیا سبکی جانین بھی بچ گئین اور آبرو بھی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اور سب خوش ہو رہے ہین اودھر مہتر قران لشکر نقابدار یہ بادشاہ نقابدار کے لشکر مین پہونچے وہان کا حال ملاحظہ ہو کہ بعد واپس جانے میدان

میدان جنگ کے بادشاہ بکرنگ نے دربار کیا وہ سب روپیہ جو کہ ٹھیکہ کا لیا تھا سنگاگر نذر
زنبیل کیا سب سردار حاضر ہوئے نقابدار برابر تخت کے آکر بیٹھا ملکہ غزالہ آہو چشم دولون آکر بصورت
مبدل بارگاہ مین بیٹھین دربار آراستہ ہو کہ بادشاہ نے سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ اب تو کوئی خوف
نہین ہو خدانے آبرو رکھ لی خدا کے فضل سے اور تم لوگون کی کمک سے نقابدار کو قتل کیا بادشاہ اسلام
سے حسب دلخواہ روپیہ لیا کفار یہ حال دیکھکر واپس چلے گئے ورنہ انکا بھی خاتمہ ہو جاتا یہ قصہ ہی فیصل
ہو جاتا مگر وہ طبل بازنہ بجوا کر چلا گیا نہ معلوم کیا خیال کر کے چلا گیا کہ پھر قصہ باقی رہا ہو مین چاہتا ہون
کہ اس لڑائی کا خاتمہ ہو مین تمکو بادشاہ سے ملا کر اپنے کو ظاہر کر کے اور بادشاہ سے رخصت ہو کر خدمت
صاحبقران مین روانہ ہون کیونکہ وزیر میرا انتظار فرمارہے ہونگے انکو بڑے فتح طلسم جانا ہو ملکہ
غزالہ آہو چشم وغیرہ نے عرض کیا کہ خواجہ سلامت اخلاق نے اس سبب سے طبل باز
بجوا دیا کہ اُسکا دوست ہو قرناطیس جادو بہت زبردست ساحر ہو سامری و جمشید کا تعلیم
کردہ ہو انکا ہم سن ہو انسے سحر کی تعلیم پائی ہو اسوقت اُسکا ہمعصر کوئی نہین ہو اُسکے سحر نے بڑی
قیامت کی وہ کوہ قرناطیس پر رہتا ہو اپنے نام کا ایک کوہ اُسنے آباد کیا ہو یہ نقابدار ابلق پوش
جو آیا تھا یہ اُسکا شاگرد تھا ہمکو علم سے معلوم ہوا کہ اخلاق نے اُس سے کمک طلب کی ہو وہ
خود تو آیا نہین اُسنے اپنے شاگرد کو روانہ کر دیا اُسکے شاگرد نے آکر یہان یہ آفت برپا کی تھی
اور صاحبقران کے اقبال اور فضل خدا سے یہ لڑائی فتح ہوئی وہ نابکار مارا گیا ورنہ بڑی مشکل
پڑتی اب اخلاق اُسکو سب حال سے آگاہ کریگا ابکی مرتبہ وہ یہ سُنکے کہ میرا شاگرد قتل ہوا خود
آئیگا اگر وہ آیا تو بڑے غضب کے سحر ہونگے ہمکو بھی جان لڑانا پڑیگی گو ہم اُسکو جواب نہین
دے سکتے ہین مگر جہان تک ہو گا کوشش کرینگے اور لڑینگے آیندہ جو مرضی خدا خداوند کریم اُسکے
شر سے محفوظ رکھے اور اُسکے سحر کو ہم سے رد کرائے گو امید تو نہین ہو کہ ہم اُسپر غالب آئین
مگر ذات خدا کا بڑا بھروسہ ہو وہی حامی و مددگار ہو وہی کمک کریگا تو فتح حاصل ہوگی اُس
کافر پر جب تک وہ نہین آلیتا ہو اخلاق اُسوقت تک طبل جنگ نہ بجوائے گا اور نہ
مقابلہ کرے گا ملاحظہ فرمایئے گا اُسکے آنے پر دیکھیئے کیا ہو کس کی ظفر اور کس کی شکست ہو
کون غالب ہو اور کون مغلوب یہ نہ خیال فرمایئے گا کہ ہم اُس نابکار سے خوف کرتے ہین

اب تو ہم سوائے خداوند کریم کے کسی دوسرے سے نہین ڈرتے ہین قرناطیس کیا چیز ہی
اگر مریخ فلک بھی آ جائے تو ہم اُس سے بھی مقابلہ کرین سامری و جمشید بھی اپنی قبر
سے اُٹھکر آئین تو ہم اُنسے بھی سحر مین مقابلہ کرین دل ایسے قوی ہین ہمارے آپ کو اختیار
ہو جاہے اپنے کو ظاہر فرمایئے چاہے اپنے کو پوشیدہ رہنے دیجیئے خواجہ نے مسکرا کر جواب دیا
کہ میری تو یہ راے ہی کہ ابھی اپنے کو نہ ظاہر کرون قرناطیس کے بھی مقابلہ کو سر کر لون اور اس
لڑائی کے بھی فتح کرنے کا ٹھیکہ لیلون اور روپیہ حاصل کرون پھر اُسکے بعد اپنے کو ظاہر کرون
اور پھر اطمینان بھی ہو جائیگا مین یہان کل لشکر کو چھوڑ کر خدمت صاحبقران مین روانہ
ہون اُن سب نے کہا کہ جو آپکی مرضی ہم تو آپکے تابع فرمان ہین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک
چوبدار نے آکر عرض کیا کہ مہتر قران آپکے پاس بادشاہ کا نامہ لیکر آئے ہین در دولت پر
کھڑے ہوئے ہین کیا حکم ہوتا ہی کہا کہ بلا لاؤ اور حکم دیا کہ ایک کرسی روبرو تخت کے لاکر بچھا دو
فوراً کرسی لاکر بچھا دی گئی وہ چوبدار باہر جاکر مہتر قران کو لایا اندر بارگاہ کے مہتر قران نے
آکر سلام کیا اشارہ ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ قران سلام کرکے کرسی پہ بیٹھے ساقی نے باشارۂ بادشاہ کے
مہتر قران کو جام شراب دیا مگر بادشاہ کا حال یہ ہی کہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین آنکھ چار نہین
کرتے ہین ناظرین سمجھ گئے ہونگے کیون آنکھ چار کرکے نہین بات کرتے ہین صرف اس خیال
کو ایسا نہ ہو کہ قران آنکھ کا تل پہچان لے اور آنکھ کی گردش تو راز افشا ہو جائے کیونکہ یہ بہت
بڑا عیار ہی بادشاہ نے بڑا غضب کیا کہ ایسے عیار کامل کو نامہ دیکر روانہ کیا ہی جہان تک ہو
اپنے کو بچاؤ قران حیران ہی کہ یہ کیا سبب ہی کہ بادشاہ آنکھ چار کرکے نہین کلام کرتا ہی جب
ساقی شراب پلا چکا اسوقت بادشاہ نے کہا کہ آپ کہان تشریف لائے ہین کیا ضرورت ہی
قران نے عرض کیا کہ نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے آپکو نامہ تحریر کیا ہی فرمایا کہ نامہ لاؤ قران نے
نامہ نکال کر پیش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر پڑھا لیعدہ منشی کو دیا آہستہ بہ آواز بلند پڑھا سب
مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بادشاہ نے قران سے فرمایا کہ ہماری طرف سے بادشاہ
اسلام کو بہت بہت سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا اور عرض کرنا کہ یہ کوئی احسان کی بات نہ تھی آپنے
روپیہ صرف کیا ہم نے کام کیا ہان اگر ہم بدون روپیہ سلیئے ہوئے کام کرتے تو احسان تھا

ہم خود آپکا شکریہ ادا نہین کر سکتے ہین کہ آپ نے اپنا روپیہ صرف کیا اُسپر احسان مانتے
ہین اب نہ دعوت کی ضرورت ہے نہ ضیافت کی کیونکہ ہم روپیہ لے چکے ہین ہم ابھی یہان سے روانہ
ہوجاتے چونکہ ہمارے آپکے اقرار ہو چکا ہے کہ جب تک اخلاق کو خواہ اسیر خواہ خداپرست کو خواہ ہم قتل
کرکے اس کوہ کو اسلام آباد نہین کر لیتے ہین اُسوقت تک ہم یہان سے نہ جاینگے پس اُس
امر کا انتظار ہے کہ وہ طبل جنگ بجواکر میدان مین آکر مقابلہ کرے اور ہم مقابلہ کرکے لڑائی کو فتح
کرلین تو پھر یہان سے جاین کہدینا کہ بیکار تکلیف نکرین یہان کسکا ہے اور وہان کس کا ہم
غیریت نہین جانتے ہین ہان اُسوقت دعوت ہم قبول کرینگے کہ جب بالکل لڑائی فتح ہو جائیگی
ابھی ہم نہین آسکتے ہین اگر آپکو یہ خیال ہو کہ ہمارے یہانکے کھانے سے انکار ہے تو یہ امر نہین ہے ہم
بسروچشم آتے مگر ابھی چند سبب ایسے ہین جو کہ مانع ہین ہم یہان موجود ہین جو آپکا جی چاہے
ہمکو روانہ کردین ہم اُسکو سروچشم پر رکھین گے اور نعمت غیرمترقبہ سمجھ کر کھائینگے اور خدمت
مین اُسوقت حاضر ہونگے جب یہ لڑائی بالکل فتح کر لین گے عرض کردینا کہ حضور اس امر مین
زیادہ تر اصرار نہ فرمائین ورنہ باعث رنج ہوگا یہ کہکر اور یہی مضمون لکھواکر قران کو خلعت
دیکر بڑے اعزاز واکرام سے رخصت کیا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے دعوت مین جانے سے
انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ خواجہ نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی پہچان لے کیونکہ وہان ایک لاکھ
اسی ہزار عیار ہین اُنمین بعض بعض تو ایسے ہین کہ جو اپنا مثل ونظیر نہین رکھتے ہین چالاک و
برق وسیارہ وجواہر یہ طریقہ سے بات سے شناخت کر لیتے ہین انسے ذرا بچنا چاہئیے تم گئے
اور اُنھون نے پہچان لیا اس سے کیا حاصل جو راز افشا ہوجائے یہی سبب تھا جو خواجہ نے
انکار کیا غرضکہ مہتر قران حبش اُس بادشاہ نقلی سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کی طرف چلے جب
قران چلا گیا اُسوقت سرداروں سے خواجہ نے کہا کہ مجکو بڑا خوف تھا کہ قران پہچان نہ لے
کیونکہ یہ بہت بڑا عیار ہے اسی سبب سے تو مین نے اُس سے آنکھ چار کرکے کلام نہین کیا ورنہ وہ
ضرور پہچان لیتا اور راز ابھی کھل جاتا اور اسی سبب سے دعوت مین جانے سے انکار کیا اور
نہ مین جاؤنگا نہ تم مین سے کسیکو جانے دونگا سب نے کہا کہ جو آپکی رائے ہم آپکے فرمانبردار ہین ادھر
قران نے جاکر جو کچھ دیکھا تھا وہ بیان کیا اور جو کچھ جواب پایا تھا وہ عرض کیا اور جواب نامہ دیا

بادشاہ اسلام و سرداروں نے کہا کہ خیر جو اُنکی مرضی اُدہا اُسیوقت یہ لکھکر بھیجدیا کہ اچھا جب تک
آپ یہان تشریف فرما ہین آپ ہمارے مہمان ہین دونون وقت ہم آپکے واسطے مع آپکے کل
لشکر کے جو کچھ ہمکو نصیب ہو بھیجدیا کرینگے آپ اسمین عذر نہ فرمائیگا ورنہ ہمکو رنج ہوگا خواجہ نے
قبول کرلیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ کو رنج ہو پس یہان تو سامان جشن ہونے لگا ہر مقام
پر خوشی کا سامان تھا ناچ رنگ ہو رہا تھا دعوتین ہو رہی تھین دونون وقت بادشاہ یکرنگ
کے لشکر مین لشکر اسلام سے طعام ہائے لذیذ کے خوان جاتے تھے اور وہ لوگ کھاکر خوش ہوتے
تھے یہان بارگاہ سلیمانی مین صحبت عیش و نشاط برپا ہے دن عید اور رات شب برات ہے لشکر
اسلام مین اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ ہو کہ اخلاق جو طبل بازہ بجوا کر اپنے لشکر کو لیکر مغموم و محزون
فرودگاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے اس امر کو غنیمت جان کر زندگی کو معتنم خیال کر کے کمر کھولی
سب اپنے اپنے بستر پر مغموم و محزون پڑ رہے کیا رنگ زمانہ کا ہے کل اسی لشکر مین وہ چہل پہل
تھی اور ہر طرف خوشی تھی کہ جو حد بیان سے باہر ہے یا آج اُس لشکر مین ہر طرف سینہ زنی و ماتم
ہے کوئی ایسا نہین ہے کہ جو گریان نہ ہو برائے نقابدار کل لشکر اسلام مین ہر چشم گریان اور ہر دل بریان
تھا آج وہان خوشی کا سامان ہے بقول کسے سچ ہے کہ دنیا مین شادی و غم توام ہین جیسا کہ
شاعر کہتا ہے مصرعہ ہو کسی کی خانہ بربادی کسی کا گھر بنے ۞ غرض کہ حال کفار تباہ ہے اخلاق
نے بھی بارگاہ مین آکر چار و ناچار دربار آراستہ کیا سب سردار رنجور و مغموم اپنے اپنے مقام پر
آکر بیٹھے ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ بات بات پر آنسو نکل آتے ہین اخلاق ما آہ سرد نفس سرد
بھر رہا ہے وہ لوگ جو کہ لاشہ نقابدار کا لینے کو گئے تھے میدان سے کچھ استخوان ریزہ ریزہ
اُٹھا کر لائے اخلاق سے آکر عرض کیا کہ لاش تو نہ ملی مگر استخوان ملے کیونکہ لاش تو سم ہائے
مرکب سے پامال ہو گئی اخلاق نے کہا کہ اچھا جو کچھ ملا اسکو لیجا کر پھونک دو تا کہ رسم ادا ہو جائے
محروم نہ رہے اُن لوگون نے لیجا کر اُن استخوان ریزہ ریزہ کو من دو من لکڑیان جمع کر کے روغن
نفت ڈالکر پھونک دیا اور اخلاق سے آکہہ دیا کہ ہمنے پھونک دیا جب ان کامون سے
فراغت ہوئی اُسوقت اخلاق نے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کیونکر ان لوگون سے جان بچائی جائے
وزیر نے عرض کیا کہ اپنے دوست کو اس حال سے آگاہ فرمایئے کہ آپ نے جس نقابدار لور دامکیا تھا ۴۱

اُسنے یہان آکر سب اہل اسلام کو جو کہ یہان موجود تھے اسیر کرلیا سوائے لشکر اسلام کے کوئی سردار
باقی نرہا تھا کہ اُنکے لشکر مین خبر ہوگئی جو کہ دوسرے مقام پر فروکش تھا کمک آنے لگی نقابدار
اسیر کرنے لگا یہان تک کہ بادشاہ اسلام لشکر لیکر آپہونچے مقابلہ ہونے لگا نقابدار نے تمام
لشکر اسلام کے سردارون کو اسیر کرلیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام دو سردار باقی رہے تھے
کہ انکو بھی اسیر کرلیا تھا کہ ایک نیا واقعہ پیش ہوا کہ جسکے سبب سے ہم تباہ ہوگئے وہ یہ واقعہ تھا کہ
یکایک ایک لشکر مع ایک بادشاہ کے صحرا سے پیدا ہوا اُس لشکر مین ایک نقابدار تھا اور ایک
بادشاہ اور وہ لشکر مختصر تھا اُس نقابدار کے سر پر بھی دو باز سایہ فگن تھے جس طور سے باز اپکے
نقابدار کے سر پر سایہ کیے رہتا تھا اُسی طور سے باز سفید رنگ و سبز رنگ اُس نقابدار و بادشاہ
کے سر پر سایہ فگن تھا اُس بادشاہ نے آکر ہمکو پیام دیا کہ لشکر اسلام سے دست بردار ہو سردارونکو
چھوڑدو دین اسلام قبول کرو ورنہ ہم سے برا کوئی نہین ہی تم نے انکار کیا ہمارا نقابدار میدان مین
ٹھہرا ہوا مبارز طلب کر رہا تھا کہ اُس بادشاہ کے اور بادشاہ اسلام کے کچھ عہد و پیمان ہوا
دس لاکھ پر ٹھیکہ لیا کہ ہم اس نقابدار کو قتل کرکے اس لڑائی کو ختم کرکے تمھارے سردارون کو
رہا کردینگے وہ روپیہ جمع کیا گیا اُس لشکر کے نقابدار نے نکل کر ہمارے نقابدار سے مقابلہ کیا باز
سے دونون باز لڑے نقابدار سے نقابدار لڑے نوبت یہ ہوئی کہ باز کو بازون نے ہلاک کیا وہ اس
امر سے باز نہ آئے ہمارے نقابدار کو اُس نقابدار نے قتل کیا کہ جسکی سبب سے ہم بے دست و پا
ہوگئے نقابدار کے مرنے سے سب سردار رہا ہوئے وہ سب بھی اپنے لشکر پر یلغار کرکے چلے اور
کل لشکر اسلام و لشکر نقابدار لڑنے لگے ہمنے چالاکی کرکے وزیر کی رائے سے طبل باز بجوا دیا کہ جان بچے
ورنہ خاتمہ ہوجاتا ہم جان بچاکر فرودگاہ پر واپس آئے لاش کو نقابدار کی جلا دیا آپکو سب
حال کا نامہ تحریر کیا ازبرائے خداوند عجائب نگار کمک فرمایئے ورنہ ہم سب اہل اسلام کے ہاتھ سے
ہلاک ہوجاینگے ایک بھی زندہ نہ بچیگا اگر کمک فرمائی ہے تو پوری کمک فرمایئے ورنہ جواب صاف
مرحمت فرمایئے جب تک آپ تشریف نہ لاینگے اُس وقت تک یہ لڑائی فتح نہ ہوگی کیونکہ آپ ہم لوگون کی جان
کے پیچھے پڑے ہین ایکی مرتبہ چالاکی کرکے بچ گئے اگر ابکی آپنے کسی ساحر زبردست کو روانہ کیا گئے
اگر مقابلہ کیا تو وہ بادشاہ اور وہ نقابدار یہان موجود ہین اُن سے مقابلہ ہوگا وہ ساحر زبردست

معلوم ہوتا ہی وہ بدون آپکے اور کسی سے نہ زیر ہوگا آیندہ آپکو اختیار ہی واجب تھا عرض کیا جب وزیر نے یہ تقریر بیان کی اخلاق نے اسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھوا کر اور اپنی مہر کرکے ایک سانڈنی سوار کے ہاتھ روانہ کیا طرف کوہ قرناطیس کے یہ بھی لکھدیا تھا کہ جب تک آپ نہیں تشریف لاتے ہین یا کوئی تدارک کامل نہیں فرماتے ہین اسوقت تک ہم طبل جنگ نہ بجوائینگے اور نہ مقابلہ کو میدان مین جائینگے آپکے تشریف لانے پر منحصر ہی سانڈنی سوار اودھر نامہ لیکر روانہ ہوا ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا انتظار جواب مین اپنی بسر کرنے لگا مگر رات دن مغموم رہتا ہی اور افسوس کرتا ہی کہ کیسے بنکر لڑائی بگڑ گئی کہاں تک ایک دن یہ لشکر اور نہ آتا مگر ان باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ خدا پرستون کا خدا برحق ہی وہ یہی کہتے تھے کہ ہمارا خدا ہمکو اس آفت سے بچائیگا وہی ہماری کمک کریگا ہم نے ہزار مرتبہ خداوند عجائب نگار سے فریاد کی مگر ایک بھی سماعت نہ ہوئی نہ کوئی آرزو پوری ہوئی اُنکے خدا نے کیسی وقت سخت مین اُنکی کمک کی کہ ایک بھی اُنکے لشکر کا ضائع نہ ہوا اور ہمارا کام ہوگیا اگر قرناطیس نہ آیا تو مین ضرور اہل اسلام کی اطاعت کرونگا اور اُنکا دین قبول کرونگا جسکو میرا ساتھ دینا ہوگا وہ دیگا ورنہ اپنی راہ لیگا اخلاق ایسے ایسے خیال دل مین کیا کرتا ہی مگر کسی پر ظاہر نہیں کرتا ہی اسکو تو انتظار جواب نامہ اور اہل اسلام کو عیش و عشرت مین چھوڑا جاتا ہی اب حال قرناطیس کا تحریر کیا جاتا ہی کہ جسدن اسنے اپنے شاگرد رشید کو برائے کمک اخلاق کوہ بلور کی طرف روانہ کیا تھا اُسدن اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ ایک عکسی تصویر اپنے شاگرد کی بنا کر اپنے سامنے لگالی تھی سوائے اسکے اور کسیکو نہ دکھائی دیتی تھی وہ سحر کی تصویر تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آدمی کھڑا ہی اُسکی پرچھائین ہی یہ سایہ ہمہ وقت اسکے سامنے رہتا تھا سوتے جاگتے ہمہ وقت اسکے پاس تھا جہان یہ جاتا تھا وہان اسکے ہمراہ جاتا تھا یہ تدبیر اسنے اس خیال سے کی تھی کہ اگر کوئی آفت اسپر آئے اور یہ قتل ہو جائے تو مین آگاہ ہو جاؤن اور جاکر تدبیر کرون کیونکہ لشکر اسلام مین عیار بہت زبردست ہین وہ ضرور تدبیر اسکے قتل کی کرینگے گو مین نے سمجھا بہت دیا ہی پھر بھی خیال لازم ہی یہ تدبیر کرکے عیش و عشرت مین بلا خوف و خطر مصروف ہوا اپنے شغل سابق مین کہ دن رات شراب خواری کرتا دن کو طفلان مہر طلعت سے فعل بد کا مرتکب ہوتا مشکوناز عینان مہ جبین کے ساتھ ہمکلام کرتا رات دن اسکو شہوت پرستی

کے سوا دوسرا کام نہ تھا سوائے شغل بد کے آرام نہ تھا کبھی کبھی رات و دن مین گھنٹہ آدھ گھنٹہ
ناچ بھی دیکھ لیتا تھا جس دن نقابدار قتل ہوا ہے یہ اپنے باغ مین بیرون بارہ دری زیر شگیرہ
بیٹھا ہوا شرابخواری کر رہا تھا ایک طفل دہ سالہ اسکے بغل مین تھا اُسکے بوسے لیتا جاتا تھا
وہ سایہ سامنے موجود تھا گاہ گاہ اُسپر بھی نگاہ پڑجاتی تھی کہ جب یہان نقابدار کو نقابدار نے قتل
کیا اُسوقت اسکی نگاہ اُس عکس پر تھی کہ یکایک ایک شعلہ بھڑکا اور وہ عکس اُس شعلہ سے جلکر خاک
ہوگیا آواز آئی کہ شنی کہ نام من عنقائے شعبدہ باز جادو بود مارا جوان مجکو اور کام تمام کیا میرا افسوس
مین نے تو ابھی دنیا کے لذات سے کچھ فائدہ بھی نہ اُٹھایا تھا ای استاد میری خبر لیجیے ایکا شاگرد
کام آیا آپکے قدمون پر نثار ہوا اُس عکس کا شعلہ سے جلکر مٹنا تھا اور اس صدا کا آنا تھا کہ قرناطیس
کے حواس جلتے رہے ہائے کا نعرہ مار کر دونون ہاتھ زانو پر مارے اور کہا کہ افسوس میرا بڑا شاگرد
رشید مارا گیا گیا آفت نازل ہوئی کس نے اُسے قتل کیا اب بدون اسکے خون کا عوض لیے ہوئے
مجکو آرام نہ آئیگا ان خداپرستون کو جاکر اگر مین نے غارت نہ کیا تو اپنا نام قرناطیس نہ کہلایا جائے
کہان ہین بچکر میرے ہاتھ سے یہ کس بھروسہ پر بھولے ہوئے ہین کیا اسکا خون بالا بالا جائیگا بڑا رنگ
لائیگا جب سب خداپرستون کا خون تو بہ لیگا جب معاوضہ ہوگا کیا اُسکو قتل کر کے آرام سے
بیٹھ سکتے ہین مین ابھی تو جاتا ہون اور کل ہی کو معاوضہ کرتا ہون انھون نے مجکو بھی اور کوئی تصور
کیا ہے جو میرے شاگرد کو قتل کیا ہے بہت ہی غصہ آیا فرط غیظ و غضب سے تمام بدن کے بال مثل
تیلے کے کھڑے ہوگئے دونون آنکھین لال ہوگئین منہ سے کف جاری ہوا غیظ طاری ہوا منہ سے
مثل تنور کے شعلہ نکلنے لگے جب سانس لیتا تھا آگ کے شعلے نکلتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام جسم
نارکیا آتش دوزخ سے بنا ہوا ہے اسی حالت غیظ مین صراحی اُٹھا کر پھینکدی کہ چور چور ہوگئی
تمام فرش شراب سے خراب ہوا اُس طفل نے پوچھا کہ کیون کیا ہوا بگلے لپٹ کر اُسکو جھڑک دیا کہ دور
الگ جاکر گرا یہ بل کھاکر اُٹھا کمرے مین آکر تمام اپنے جسم پر اسباب سحر آراستہ کیا سامان سحر سے درست
ہوکر کمرے کے باہر آیا اسقدر غصہ تھا کہ کسیکو جرات نہ ہوئی کہ دریافت کرے کہ آپ کہان تشریف
لیجاتے ہین اسنے یہ خیال اپنے دل مین کرلیا کہ یہان دریافت کرنے سے سحر سے کیا فائدہ کہ کسنے
قتل کیا اور کیونکر قتل ہوا عرصہ ہوگا وہان جاکر اخلاف سے دریافت کرلون گا پہلے اُسکے محال

ہی کو قتل کرون گا وہ جائیگا کہان اگر بالاے آسمان جاکر پوشیدہ ہوگا تو وہان جاکر قتل کرونگا
زیر زمین پنہان ہوگا تو وہان جاکر گو یہ ہو سکتا تھا کہ یہ سحر سے دریافت کر لیتا اور سب حال اسپر
ظاہر ہوجاتا مگر بسبب غصہ کے اور عرصہ کے اسنے نہ دریافت کیا فوراً اسباب سحر سے آراستہ
ہوکر کمرے کے باہر آیا فوراً تخت سحر تیار کیا اُسپر سوار ہوکر مثل بلاے مبرم دا آفت کے طرف کوہ بلور
کے روانہ ہوا یہ عالم تھا کہ مثل آندھی کے چلا جاتا تھا کچھ خیال نہ تھا اور اس قہر کا سحر کرتا جاتا
تھا کہ شعلے نکلتے جاتے تھے تمام درخت و سبزہ جلتا جاتا تھا جدھر اسنے آنکھ اُٹھا کر دیکھ لیا کہ
اُسطرف آگ لگ گئی نگاہ سے سحر کرتا جاتا تھا ابر سحر سر پر قایم تھا اُس سے برق چمکتی تھی
رعد کی گرج پیدا تھی یہ تو اس طرف کو یون چلا آتا ہی وہان اسکے ملازم وغیرہ سب حیران ہین
کہ یہ آقا کہان گئے ہین اور اس غیظ و غضب سے کہ کلام کرنے کی جرات نہ ہوئی جو دریافت کرتے یہ تنکے
سب تو اسی فکر و تردد مین ہین کہ خیر جب واپس آئینگے دریافت کر لین گے ادھر قرناطیس چلا
جاتا ہی شام اسکو ایک صحرا مین ہو گئی اسنے اُسی صحرا مین وہ رات بسر کی بوقت سحر وہان سے
چلا اسقدر تیز سحر کرتا ہوا آتا ہی کہ پیاس کا غلبہ ہوا زبان خشک ہو گئی اب الفاظ سحر پورے طور
سے ادا نہین ہوتے ہین جب یہ نوبت پہونچی اسنے نگاہ دوڑا کر دیکھا کہ کوئی چشمہ تو نہین ہی اتفاق
سے ایک چشمہ نظر آیا یہ اُس چشمہ کی طرف تخت کو لیکر چلا مائل بزمین ہوا ادھر وہ سانڈنی سوار
سانڈنی اُڑائے ہوئے نامہ لیئے ہوئے اسی کے پاس جاتا تھا کہ وہ قرناطیس کی طرف کہ اُسکو بھی
پیاس معلوم ہوئی وہ سانڈنی اُڑا کر مثل قطرہ باران کے چشمہ پر آیا سانڈنی سے اُترا اُسکو چھوڑ دیا سانڈنی
نے بھی پانی پیا اسنے بھی پانی پیا منہ ہاتھ دھویا اب یہ اپنا پسینہ خشک کرنے لگا کہ پسینہ خشک ہو جائے
تو سوار ہو کر طرف منزل مقصود کے روانہ ہون یہ ٹہل رہا تھا کہ برق چمکی اسنے سر اٹھا کر دیکھا دیکھتا
کیا ہی کہ ایک ساحر نہایت زبردست تمام جسم سے شعلہ نکلتے ہوئے عقرب دمار جسم سے لپٹے ہوئے
آسمان پر سے تخت پر سوار طرف زمین کے چلا آتا ہی پہلے تو یہ ڈرا پھر اسنے کہا کہ خوف کس امر کا ہی
اگر دریافت کریگا کہہ دونگا کہ مین اپنے مالک کا نامہ لیکر پاس قرناطیس کے جاتا ہون میرا کیا
لیگا ادھر قرناطیس نے دیکھا کہ ایک سانڈنی کنارے چشمہ کے گھاس چر رہی ہی اور اُسکا
سوار ٹہل رہا ہی یہ بہت جلد ہوا پر سے تخت کو زمین پر لایا ادھر اُس سانڈنی سوار نے پہچانا

اور قرناطیس نے یہ سانڈنی سوار اخلاق کا ہی کہین جاتا ہوا ادھر اُسنے پہچانا کہ یہ تو قرناطیس جلیل ہین جنکے پاس مین جاتا ہون نامہ لیکر خوب ہوا کہ ملاقات ہوگئی نامہ اسی مقام پر پڑھونگا ادھر قرناطیس نے خیال کیا کہ اس سے سب حال معلوم ہوگا چنانچہ قرناطیس پیاسا بہت تھا پہلے اُس تخت پر سے اُترکے چشمہ مین سے پانی پیا اسکے حواس درست ہوئے اب یہ متوجہ ہوا طرف اس سانڈنی سوار کے اودھر وہ بھی قریب آیا سلام کیا قرناطیس نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ ای سانڈنی سوار تم جاتے کہان ہو اور اخلاق کا تو مزاج اچھا ہے اور سب خیریت ہے لشکر اسلام سے کیا ٹھہری ہمارے لشکر گرد نے تمھارے بادشاہ کی کمک کی اور لشکر اسلام کو تباہ کیا اس سانڈنی سوار نے سرپیٹکر کہا کہ مین تو آپکی خدمت مین نامہ لیکر جاتا تھا کہ آپ سے یہان ملاقات ہوئی مین اگر پانی نہ پیتا اور روزا ہوا نہ کھاتا تو چلا جاتا آپ سے ملاقات نہ ہوتی بڑی خرابی ہوتی قرناطیس نے کہا کہ وہ نامہ کہان ہے جلد لاؤ پہلے وہان کا حال تو بیان کرو اُسوقت سانڈنی سوار نے رو رو کر سب حال جو کچھ گذرا تھا ابتدا سے آخر تک بیان کیا اور کہا یہی نامہ مین بھی تحریر ہے سب حال سنکے اور برہم ہوا نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا وہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر کہا کہ مین اسی طرف کو جاتا تھا کہ تم سے ملاقات ہوئی خیر وہان کا حال معلوم ہوگیا اب مین چلتا ہون تم سانڈنی پر سوار ہوکر چلو مین بھی آتا ہون یہ کہکر فوراً سانڈنی پہ وہ سوار ہوا اور قرناطیس تخت پر سوار ہوا اور سانڈنی سوار سانڈنی کو اوڑا کر اور قرناطیس تخت کو اوڑا کر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوا یہان صبح کا وقت تھا اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر تھے کہ یکایک آسمان پر برق کوندھی ایک ابر سیاہ رنگ نمودار ہوا برق کے کوندھنے سے سب کی آنکھین جھپک گئین سر اٹھا کر سب نے طرف آسمان کے دیکھا اس امر کو دیکھکر کہا کہ کیا دھوندوں کار گھٹا اٹھی ہے اگر برس گئی تو دو دن تک نہ کھلے گی تمام دنیا غرق اب ہو جائے گی سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے اخلاق بھی اُسطرف متوجہ ہوا کہ وہ ابر کوہ بلور اور بارگاہ اخلاق پر آکر قائم ہوا اخلاق و سب اہل دربار نے دیکھا کہ وہ ابر شق ہوا اُس سے شعلہ آگ کے پیدا ہوئے اور ایک تخت سحر ظاہر ہوا وہ تخت طرف زمین کے مائل ہوا اب تو سب حیران ہین کہ یہ کیا سانحہ و واقعہ ہے کہ ابر کا آنا اسکا شق ہونا اُس سے تخت کا ظاہر ہونا یہ کارخانہ طلسمات کا ہے خداوند عجائب خیر کرے کچھ رنگ دگرگون

معلوم ہوتا ہی یہ تو ہم نے آجتک آنکھون سے نہین دیکھا تھا سب نے ملکہ اخلاق
سے عرض کیا کہ آپ نے بھی ملاحظہ فرمایا اخلاق نے کہا کہ کوئی مقام خوف واندیشہ وعجب نہین ہی
کسی ساحر کی آمد ہی یہ تخت سحر وابر سحر بھی تم پر ابھی ظاہر ہوا جاتا ہی اُسی طرف دیکھے جاؤ
یہ لوگ اُسی طرف متوجہ ہوئے سب نے دیکھا کہ وہ تخت قریب زمین آیا اور اسی طرف کو مائل ہی اُسپر
ایک مرد پیر بار ریش سفید مگر حالت یہ ہی گلنار لباس پہنے ہوئے چہرہ سیاہ بڑے بڑے ہاتھ دہان
کشادہ گردن کوتاہ تنگ پیشانی سینہ چوڑا بہت قوی ہاتھ پاؤن سوٹے موٹے دانت بڑے بڑے
بال سر کے لپیٹے جوڑا بندھا ہوا جھولی شانہ پر پڑی ہوئی کچھ اسباب سحر آگے رکھا ہوا آنکھون
سے مُنہ سے کانون سے وناک کے سوراخون سے وہر بن مو سے شعلے نکلتے ہوئے دونون ہاتھ
کی دسون اُنگلیان مثل مشعل کے روشن ہمہ تن آگ کا پُتلا بنا ہوا چہرہ سے غیض وغضب
کے آثار ظاہر پیشانی پر ہزارون بل پڑے ہوئے مُنہ سے کف جاری علامت غیض طاری
کالے کوڑیالے گلے وبازوؤن پر لپیٹے ہوئے عقرب سیاہ رنگ پیشانی پر بیٹھے ہوئے اس
ہیئت وشکل سے تخت پر بیٹھا ہوا اس طرف کو چلا آتا ہی یہ حالت اس تخت سوار کی دیکھکر
اور اس طرف آتے ہوئے دیکھکر سب خائف ہوئے اور ترسان کہ یہ بلا کہان سے آئی
ہر ایک مثل بید کے کانپنے لگا تھرانے لگا بند بند لرز گیا دم نکل گیا باآواز خوف آلود اخلاق
سے کہا کہ حضور نے ملاحظہ کیا کہ کیا بدشکل اور بدہیئت صورت ہی کوئی بلا اور آفت ہی ادھر کیون
آتی ہی خداوند بچائین ہمارے تو زہرہ آب ہوئے جاتے ہین یہ شکل دیکھکر اخلاق نے
جواب دیا کہ خاموش رہو یہ کوئی فرشتہ عذاب قدرت ہی معلوم ہوتا ہی کہ خداوند نے ہم سب پر
رحم کھا کر اپنے فرشتہ عذاب کو روانہ فرمایا ہی کہ وہ خداپرستون کو غارت کرے اُسکے آنے دو
خاموش بیٹھے رہو خوف نکرو آنے دو ایسا نہ ہو کہ وہ یہ سمجھ لین کہ یہ لوگ ہماری صورت
دیکھکر ڈر گئے اور ہمکو بُرا کہتے ہین تو بڑا غضب ہو جائے گا ناخوش نہ ہون یہ سنکے
سب کے سب سر جھکا کر خاموش ہو کر بیٹھے رہے مگر دزدیدہ نگاہون سے دیکھتے
جاتے ہین کہ وہ تخت صحن بارگاہ مین آکر اُترا تمام بارگاہ آتش بہار ہو گئی اب اخلاق نے
جو غور سے دیکھا کہ یہ کون ہی اگر کوئی بزرگ ہو تو استقبال کرون کیا دیکھتا ہی کہ میرا دوست

صاحب

صادق و محب واثق شفیق بدل رفیق عنایت فرما کرم فرما ملک قرناطیس جادو تخت پر بیٹھا ہوا
ہی اور تخت صحن مین رکھا ہوا ہو قصد ہو کر اُٹر کر چلون یہ دیکھا تھا کہ ایک مرتبہ اخلاق خوش
ہو کر اور فرط خوشی سے بیتاب ہو کر اپنے مقام سے اُٹھا یہ کہتا ہوا کہ شعر بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار
کشم ؛ بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ؛ ای پیک راستان خبر یار ما بگو ؛ احوال گل ز
بلبل بوستان سرا بگو ؛ خوش آمدی و صفا آوردی ای برادر قرناطیس جلو و مزاج تو اچھا
ہی یہ کہتا ہوا دوڑا اہل دربار پہلے تو حیران ہوئے سمجھے کہ یہ کون ایسا شخص ہی کہ جسکو دیکھکر بادشاہ
اسقدر بیقرار ہو کر اپنے تخت پر سے اُٹھا اور طرف صحن کے چلا یہ کون ایسا ہی مگر جب اخلاق
نے قرناطیس کا نام لیا اور قریب پہونچا تو سبکو معلوم ہوا کہ یہ ساحر ملک قرناطیس جادو دوست
و شفیق ملک اخلاق ہین کہ جنکو قبل مین نامہ لکھا تھا اور اُنھون نے اپنے شاگرد کو براے
کمک کے روانہ کیا تھا ابکی مرتبہ پھر نامہ روانہ کیا ہی مگر وہ شاید خود تشریف لائے ہین مگر کیا بدشکل
ہین ہم خیال کرتے تھے کہ کوئی خوبصورت انسان ہونگے خداوند ایسی شکل خواب مین بھی نہ دکھائے
کہ جسکو دیکھکر طایر روح قفس جسم مین بیقرار ہوا جاتا ہی کہ نکلکر اوڑ جاؤن دل مثل مرغ لبسمل کے
تڑپ رہا ہی ایسے بدشکل سے ہمہ وقت صحبت ہوگی زندگی کیون ہونے لگی سب اہل دربار چار و
ناچار اخلاق کے عقب مین اُٹھے کیون نہ اُٹھتے بادشاہ خود اُٹھکر چلا تھا خلاف داب شاہی
تھا مگر سر جھکائے ہوئے آنکھین چورائے ہوئے کہ ہم نہ دیکھین ایسی شکل ۔ قدم سہتہ اُٹھائے ہوئے
اودھر اخلاق لیک کر یہ شعر پڑھتا ہوا قریب تخت پہونچا شعر گر بر سر چشم من نشینی ؛ نازت بکشم
کہ نازنینی ؛ قریب تخت پہونچکر ساتھ بہت تپاک کے سلام کیا اور ہاتھ ملایا قرناطیس
نے بھی جواب سلام دیا تخت پر سے اُٹھکر بغلگیر ہوا اخلاق نے کہا کہ مزاج تو اچھا ہی
قرناطیس نے جواب دیا کہ اچھا ہون تم اپنے مزاج کی کیفیت بیان کرو اور یہان کی حالت
یہ تمھارا چہرہ کیسا متغیر ہی معلوم ہوتا ہی کہ کسی فکر سخت مین مبتلا ہو اخلاق نے جواب دیا کہ
آپ تشریف لیچلین اور ذرا تشریف رکھین تو مین عرض کردن اب کیا آئے کہ میرے تن مردہ
مین جان آئی مین پھر زندہ ہوا میرے اوپر کیا منحصر ہی تمام میرے اہل دربار و اہل لشکر نے دوبارہ
حیات تازہ پائی ورنہ ہم سب اپنے کو مردہ خیال کرتے تھے جب سب نے دیکھا کہ اخلاق

ہے اور قرناطیس سے باہم گفتگو ہو رہی تہی اب تو بدرجہ مجبوری ہر ایک مجرا کرنے لگا اور
ہاتھ چومنے لگا اب قرناطیس کو اخلاق بصد عز و وقار صحن بارگاہ سے لیکر ایوان بارگاہ
مین آیا با انداز دلوا دیے لاکر تخت پر بٹھا دیا آپ سامنے بیٹھنے لگا کہ قرناطیس نے ہاتھ پکڑ کر
اپنے پاس بٹھا لیا تخت پر اب یہ دونون کندہ ناتراش ایک تخت پہ جب بیٹھے قرناطیس نے
زانوے اخلاق پر بطور سابق کے ہاتھ رکھا جیسا کہ وہ کسی زمانہ مین اسکے ساتھ پیش آتا تھا
اور اپنا معشوق خیال کرتا تھا ویسا ہی اب بھی خیال کیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ دربار آراستہ ہو
بلکہ الحس بیحیائی یہ بیحیائی بھی کہ جیسے اخلاق برابر آکر بیٹھا اخلاق کے لب و رخسار کے چند
بوسہ قرناطیس نے لیلیے اخلاق بسبب اپنی غرض کے کچھ کہہ نہ سکا گو ناگوار بہت گذرا کہ
اسنے کچھ اہل دربار کا پاس نہ کیا مجکو ان سب کے سامنے ذلیل کیا یہ امر تو میرے اور اسکے
ہمیشہ تخلیہ مین ہوا کیا ہی یہ اب بہت بڑی غیرت ہو گیا ہو مگر کیا کرتا غرض تہی جو وہ نہ کرتا وہ کم تھا
قرناطیس نے پہلے کوئی اور کلام نہ کیا اور نہ اس امر پہ اکتفا کی کہ صرف بوسے ہی لیکر خاموش
رہتا ہنس کر کہا کہ اے جان من آج تو تم ہمکو اپنے وصل سے شاد کرنا بعد مدت یہ دن نصیب
ہوا ہی خوب ہمکو اپنے وصل سے سیر کر دینا آج شب بھر ہم سے اور تم سے راز و نیاز ہو
اخلاق نے شرمندہ ہو کر جواب دیا کہ جو آپکا حکم ہوگا اور جو آپکی مرضی ہوگی مین اُس سے باہر
نہ ہونگا مین تو آپکا ایک ادنی خادم ہون اب ذرا میری سرگذشت تو سماعت فرمایئے کہ مین
کس آفت و بلا مین مبتلا ہون قرناطیس نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ مین اپنے دل کے ارمان تو
نکال لون جو کہ برسون سے اس دل مین بھرے ہوئے ہین مجکو تو اسوقت وہ باتین یاد
آتی ہین جو کہ ہمیشہ ہمارے اور تمہارے ہوا کرتی ہین میرا دل بہت بیقرار تھا کہ تمکو دیکھا نہ تھا
اور مجھ پر تمہاری جدائی اور تمہارا فراق نہایت شاق تھا گو لاکھون معشوق اس زمانہ مین
پیدا کیئے اور اُن سے ہر طرح کے مزے حاصل کیئے مگر جو لطف و لذت و مزا تم سے حاصل
ہوا ہی وہ کسی سے نہ حاصل ہوا اُسی مزے کو ہمیشہ دل ڈھونڈھتا تھا آج وہ لطف حاصل
ہوگا اخلاق خاموش ہو اپنے دل مین نفرین کر رہا ہو کہ مین نہ جانتا تھا کہ یہ تشریف لا کر ایسی
الائق حرکت کے مرتکب ہونگے اہل دربار اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے کہ واہ

کیا خوب کہ بادشاہ اس ساحر کے معشوق ہین اسی سبب سے اسقدر دوستی کا دعوے
ہو آجتکی نہین ہمیشہ سے یہ اُسکے کام آئے ہین انھون نے اُس سے اُسنے ان سے مزے
اوڑائے ہین کیون نہ ہو اس بات کا دعوے کہ قرناطیس اپنی جان تک ہم پر نثار کرے گا
جب انکو کسی امر مین دریغ نہین ہی تو کہو کیون دریغ کرنے لگا گو یہ امر کوئی خلاف نہین ہی
نثار کیا ہی اپنا مال ہی جس طور سے چاہا صرف کیا جسکو جی چاہا دیدیا مگر پھر بھی ایک قسم
کی ذلت ہی گو یہ امر ضروری ہی کہ یہ فخر ہی کہ ایک کے دل کو خوش کرنا بڑا ثواب ہوتا ہی مگر نہ اس
طور سے کہ سب کے سامنے یہ خیال کرتا ہو اہل دربار کیا خیال کرتے ہونگے اور اپنے دل مین کیا
کہتے ہونگے مگر مجبور رہا ادھر قرناطیس ننگا ننگ بغل مین اخلاق کو لیئے ہوئے بوسہ بازی
کر رہا ہی مزے اوڑا رہا ہی اخلاق عاجز ہی مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہی ادھر اہل دربار بیٹھے ہوئے
اپنے دل مین کہہ رہے ہین کہ کیا یہ پر شہوت ساحر ہی کہ بادشاہ کی صورت دیکھتے ہی شہوت
کا زور ہو گیا ایسی شہوت کے اوپر لعنت جو کہ آپکو اور دوسرے کو ذلیل کرے یہ شہوت
نہین ہی لغیرتی ہی کیا مقام تخلیہ نہ تھا جب سب نے یہ حرکات اور یہ تقریر سنی اپنے اپنے
دل مین اور ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اب کھلا یہ بادشاہ ہمیشہ کے
معشوق ہین اسی سبب سے تو یہ دعوے تھا اور اسی سبب سے یہ اسقدر تپاک ہو ورنہ
کیا قدرت تھی خیر ہمکو اس سے کیا اپنا مال ہی جسکو چاہا دیا مگر اسقدر ضرور لازم تھا کہ ہم سبکے
روبرو ایسی حرکات گئی ہوتی کہ ہمارے سامنے وقعت رہتی اب حقارت ہو گئی سب
شرم سے سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین اور دیکھ رہے ہین کہ قرناطیس نے ساقی کی طرف
اشارہ کیا کہ لا شراب مین پیکر جو کچھ ارمان باقی ہین وہ بھی نکال لون ساقی نے
بسبب خوف کے کہ ایسا نہ ہو کہ برہم ہو جائین جام لبریز کرکے دیا اسنے پے در پے چار جام پیکر
اب جو مست ہوا تو اور کچھ ہوس ہوئی اخلاق کا ناک مین دم ہی کہ یہ بلا اسوقت کہان سے
آئی کس آفت مین مبتلا ہو گیا قرناطیس ہاتھا پائی کرنے لگا اُسکا قصد ہوا کہ اسی مقام پر
ان سب کے سامنے اخلاق سے فعل بد کا مرتکب ہون اور اپنی حسرت نکالون جو کہ برسون
سے دل مین ہی مگر اخلاق نے اُسکو اسقدر گستاخ نہ ہونے دیا مانع آیا اور کہا کہ شبکو جو کچھ آپ فرمائینگے

مین بجا لاونگا اسوقت میرا دل بھی نہین چاہتا ہوا اور یہ دربار بھی ہی یہان ہر قسم کے لوگ ہین
ایسا نہو کہ کوئی لشکر خدا پرستون کا جاسوس یہان ہو وہ جاکر اُن لوگون سے یہ حال بیان
کرے تو آپکی اور میری دونون کی ذلت ہوگی اخلاق نے اُسکی آتش شہوت کو آب تقریر
سے فرو کیا خلاصہ یہ کہ اُسسے لپٹ لپٹا گئے اپنے ارمان نکال لیئے سوائے دوسرے کام کے
کہ وہ تو نہوا باقی سب حسرتین نکل گئین اب وہ شراب کی مستی اور وہ خواہش نفسانی بھی
کم ہوئی سنبھل کر بیٹھا اپنے آپ مین آیا اخلاق کی جان بچی اخلاق کو اہل دربار سے ازحد
ندامت تھی مگر پھر خیال کرتا ہو دل مین کہ کیا نقصان ہو کوئی کچھ کہہ نہین سکتا ہی جب
اس کشاکش سے فراغت ہوئی اخلاق نے حکم دیا کہ طبل بشاشت و خوشی پر چوب پڑے یہ
حکم دینا تھا کہ طبل شادمانی بجائے گئے یا تو لشکر مین سب مغموم و محزون تھے یا خوشیان
کرنے لگے ادھر ایک طرف بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ تھا اور ایک سمت بادشاہ یکرنگ
کا دربار آراستہ تھا دونون طرف کے سردار حاضر دربار تھے راوی بیان کرتا ہی کہ عیارون
نے لشکر اسلام کے بموجب ارشاد کے ہزارون تدبیرین کین کہ کسی طور سے یہ حال معلوم
ہو جائے کہ یہ بادشاہ کون ہی اور یہ نقابدار کون ہی مگر قابو نہ چلا بڑا بند و بست پایا صورتین
و شکلین تبدیل کر کے گئے بے نیل و مرام واپس آئے خلاصہ یہ کہ دونون طرف دربار آراستہ
ہی کہ طبل شادمانی کے بجنے کی صدا کان مین آئی ادھر بادشاہ یکرنگ نے اور ادھر
بادشاہ اسلام نے یہ صدا سنکے ہرکارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ طبل خوشی کیسا لشکر کفار
مین بجا ہی کیونکہ ابھی تو وہ لوگ رنج و ماتم مین مبتلا تھے صدائے گریہ و زاری بلند تھی یا
یکایک ایسی خوشی ہوئی کہ طبل شادمانی بجایا گیا کہین سے کمک آگئی ہرکارے دونون
کے طرف لشکر کفار کے چلے اسوقت لشکر مین آکر پہونچے کہ یہان ہر ایک خوش ہو رہا تھا
گلے مل رہا تھا ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ اب لشکر اسلام کا بچنا دشوار ہو وہ شخص ہمارے بادشاہ
کی کمک کو آیا ہی جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتا ہی ایک جنبش لب و حرکت ابرو مین تمام دنیا کو خاک
کر دیتا ہی بڑا ساحر زبردست ہی آپ کیا کرینگے نہ وہ نقابدار ہو کہ ایک نقابدار نے آکر قتل کر ڈالا ا سنے
اہل اسلام کا ناطقہ بند کر دیا تھا نہ نقابدار آکر تھیکہ لیتا نہ اس بلا سے نجات پاتے اب جاتے کہان ہین

گشتے تھے اور گلے ملتے تھے اور خوش ہوتے تھے ہر طرف خوشی کے سامان تھے سب نے لباس سیاہ تبدیل
کر کے دیگر قسم کا لباس پہنا وہان وہ رنگ صحبت نہ رہا بارگاہ مین جو پہلے قرناطیس نے آکر
کیا تھا اب وہ جھجھکر بیٹھا ہے ہر کارے یہ حال دیکھتے ہوئے اور تقریر سنتے ہوئے بارگاہ مین صورت
بدل کر آئے اور ایک طرف کھڑے ہوئے اس خیال سے کہ سنین کیا تقریر ہوتی ہے اور جب
قرناطیس اپنے ارمان نکال چکا اور حسرت اب درست ہو کر بیٹھا سب اہل دربار مودب
ہوئے اب قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ بیان کرو تمھارا مزاج کیسا ہے اب میری طبیعت
درست ہوئی ہے اور آپ مین آئی ہے یہ کیا رنگ ہے بارگاہ مین سناٹا ہے سب کے چہرے اود اس
عالم یاس وہراس تمھارا رنگ بے فق جابجا سے پیشانی شق جو ہے مغموم ہو تب اخلاق نے
آہ سرد دل پر درد سے بھر کر کہا کہ اے شفیق سن مین کیا بیان کرون کہ جس آفت مین مبتلا ہون
آپکو یاد ہوگا کہ مین نے آپکو ایک نامہ لکھا تھا اسمین سب کیفیت تحریر کی تھی چنانچہ آپ نے
اُس نامہ پر سرسری کمک کی او مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر میری مدد فرمائی کہ اپنے شاگرد کو برائے
کمک روانہ فرمایا وہ نقابدار جبکہ آئے یہان مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ سب اہل اسلام کے سردارونکو اسیر
کر لیا سوائے بادشاہ کے کوئی لشکر مین باقی نہ رہا کہ یکایک ایک دوسرا لشکر پیدا ہوا اُسمین بھی ایک
نقابدار تھا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام سے اُس لشکر کے بادشاہ نے اس لڑائی کا ٹھیکہ لیا اور نقابدار کو اپنے
لشکر مین بھیجکر ہمارے نقابدار کو قتل کرا دیا دو باز بہ رنگ سفید و سبز اس نقابدار اور بادشاہ کے بھی ساتھ
ہین وہ ہمہ وقت سر پر سایہ فگن رہتے ہین بازو کو بازون نے ہلاک کیا اور نقابدار کو نقابدار نے سب سردارون
نے رہائی پائی میرے لشکر پر یورش کر کے چلے مین طبل بازگشت بجوا کر واپس آیا اُن لوگون کے یورش کرنے سے
یہ ہوا کہ لاش نقابدار کی پائمال ہوگئی اسی سبب سے مین روانہ نکر سکا اُسکا لاشہ جلا دیا گیا استخوان روانہ کرتا ایک نامہ
ان سب حالات کا تحریر کر کے آپکی خدمت مین روانہ کیا سانڈنی سوار کے ہاتھ یقین ہے کہ دیا یکے آنے کے
بعد پہونچا ہو ابھی جواب نہین آیا تھا کہ آپ خود تشریف لائے ہین خیال کرتا ہون کہ ابھی نامہ راہ مین ہوگا
کوہ تک پہونچا بھی نہوگا خیر ہمکو اس سے کچھ غرض نہین ہے چاہے نامہ پہونچا ہو چاہے نہ پہونچا ہو ہماری تو آرزو بر آئی
مراد پوری ہوئی کہ آپ آئے اسمین بھی آپکی طلب تھی کیا بیان کرین کہ جس غم مین جان ہے بعد قتل ہونے نقابدار کے
ہر وقت یہ خیال تھا کہ اب خداپرست آ پڑے اور جب آ پڑے اور انھون نے ہم سبکو قتل کروا ڈالا ایک تو

یہ خیال دوسرے نقابدار کا صدمہ اٹھک ہلاک کیے ڈالتا تھا کہ جسکا بیان احاطۂ امکان سے باہر ہے تیسرے
یہ خیال آپ کو خبر ہوگی آپ بھی ناخوش ہونگے کہ ہم نے تو اپنے شاگرد کو انکی کمک کے لیئے روانہ کیا انھون نے
کسی قسم کی اُسکی پاسبانی اور نگہبانی نہ کی اور خیال نہ کیا کہ وہ قتل ہوگیا اس صدمہ اور ان خیالون
نے ہلاک کر رکھا تھا ہمہ وقت یہ خیال تھے صرف وزیر کی تدبیر سے اسوقت تک زندہ بھی بچے ورنہ
اُسی دن خاتمہ تھا اُسنے یہ رائے دی کہ طبل باز بجوا دیجیے جب آپ طبل باز بجوائینگے پس اہل
اسلام صدائے طبل سُن کے واپس جائینگے پھر نہ یورش کرینگے اور جبوقت تک آپ طبل جنگ بجوا کر
میدان مین مقابلہ کو نہ جائینگے اُسوقت تک وہ مقابلہ نہ کرینگے اس عرصہ مین آپ اپنے دوست ملک
قرناطیس کو اس حال سے آگاہ فرما کر کمک اُنسے طلب فرمایئے یا وہ خود تشریف لائینگے یا کسی ساحر زبردست
کو روانہ فرمائینگے وہ آکر آپکی کمک کریگا پس مین نے ایسا ہی کیا طبل باز بجوا کر واپس آیا آپکو نامہ تحریر
کر کے روانہ کیا اب مین انتظار نامہ کر رہا تھا راوی بیان کرتا ہو کہ اخلاق نے اول سے جو حال بیان
کرنا شروع کیا تو اخیر تک سب حال بیان کیا ابتدائے علمشاہ کا قید ہو کر طلسم مین آنا ساحران
طلسم کا مثل ملکہ غزالہ آہوچشم و دیگر ساحرون کے شریک ہونا جہانگیر کا آنا اور ساحرون کا اسیر
ہونا باہم مقابلہ ہونا بادشاہ طلسم و علمشاہ وغیرہ سے صاحبقران کا مع مالک ولندھور و دیگر
سردارون و اہل لشکر کے آنا صاحبقران کے ہمراہ خواجہ کا آنا اور جنگ و پیکار کا ہونا ابا لیان طلسم سے
صاحبقران کا برائے فتح طلسم طرف کوہ بیستون کے روانہ ہونا راہ مین دیوانے سے مقابلہ
ہونا دیوانہ کا زیر ہونا صاحبقران کا لشکر لیکر زیر کوہ آنا اشفاق کا سامان جنگ کرنا دختر اشفاق
کا ہمراہ دیوانے کے نکل جانا اشفاق کا اس حال سے آگاہ ہو کر عقب مین جانا راہ مین مقابلہ
کا ہونا صاحبقران کا جانا پھر کر لانا اشفاق کا عیار کے ہاتھ سے مارا جانا اپنا زخمی ہونا صاحبقران کا
عیارون پر خفا ہو کر لشکر سے نکالدینا اور صاحبقران کا پھر طرف کوہ بیستون کے جانا اور سب
ساحرون کا برائے رہائی علمشاہ جانا و دیگر حالات بیان کیے اپنا نامہ لکھنا یہ حال سُنکے قرناطیس
نے برہم ہو کر کہا کہ سب حال مجکو معلوم ہوا اے اخلاق دیکھ لینا کہ مین ان خداپرستون کو اس
طور سے قتل کرونگا کہ آئندہ انکے حال پر آسمان دریا و مرغان ہوا ترس کھائینگے کیا میرے شاگرد
کا خون بالا بالا جائیگا ضرور معاوضہ لونگا جاتے کہان ہین ان خداپرستونکو اس طور سے صفحہ

ہستی پر سے مٹا دونگا کہ جیسے حرف غلط کو مٹا دیتے ہین از پردہ دنیا تا پردہ قاف ایک
خدا پرست کو زندہ نہ چھوڑونگا چُن چُن کر قتل کرونگا تمام دنیا کو انکی ذات سے پاک کردونگا پہلے
تو مین اس لقا بدادا اور اُسکے لشکر اور بادشاہ سے عیوض خون اپنے شاگرد کا لونگا اسکے بعد خدا پرستون
سے مقابلہ کرونگا یون اے اخلاق یہ بادشاہ جو لشکر لیکر آیا ہی اسکا نام کیا ہی طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ بھی
ساحر ہی اور ساحر زبردست ہی خیر دیکھا جائیگا پہلے مین ان دونون لشکرون کے حاکمون کو نامے
لکھکر اپنے آنے سے آگاہ کرتا ہون اور لکھتا ہون کہ اگر میری اطاعت کرو اور دین اسلام ترک کرو اگر
مان لیا تو خیر مین دست بردار ہونگا اگر نہ مانا تو پھر تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہی اخلاق نے کہا کہ بادشاہ
لشکر اسلام کا نام شہنشاہ سعد بن قباد نبیرہ صاحبقران و ملک نوشیروان عادل کسرا اور لشکر
نووارد کا نام شہنشاہ یکرنگ تاج گیر ہی قرناطیس نے یہ سن کے اخلاق سے کہا کہ منشی کو
طلب کرو کہ وہ حاضر ہوکر دو نامہ تحریر کرے ایک بنام بادشاہ اسلام دوسرا بنام بادشاہ یکرنگ
پس اُسوقت منشی حاضر ہوا قرناطیس نے کہا کہ اے منشی دو نامے تحریر کر منشی نے عرض کیا کہ کسکے
نام کہا کہ ایک بادشاہ اسلام کے نام اور ایک بادشاہ یکرنگ کے نام اُسنے کہا کہ مضمون نامہ ارشاد
ہو کہا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر اخلاق سے کہا کہ اے اخلاق تم اس حال سے آگاہ ہوئے کہ میرے
آنے کا کیا اتفاق ہوا اخلاق نے کہا کہ میری محبت والفت آپکو لائی قرناطیس نے کہا کہ یہ امر نہین
ہی بلکہ یہ بات ہی کہ جب مین نے اپنے شاگرد کو تمھاری کمک کے لیئے روانہ کیا تھا تو ایک تصویر
اُسکی بناکر سحر سے اپنے سامنے رکھ لی تھی وہ مثل سایہ کے سامنے رہتی تھی سوا میرے اور کسیکو
نظر نہ آتی تھی یہ اس غرض سے تھی کہ جب کوئی آفت اُسپر آئیگی مجھکو خبر ہو جائیگی وہ سایہ ہمہ وقت میرے
ساتھ رہتا تھا اور مین عیش مین مصروف رہتا کہ یکایک اس سایہ مین خود بخود آگ لگ گئی اور شعلہ نکلا
وہ سایہ غائب ہوگیا مجھکو یقین ہوگیا کہ میرا شاگرد مارا گیا کہ اُسکی مرنے کی صدا آئی مین وہان سے
یہ خیال کرکے چلا کہ اسکے قاتل سے اسکے خون کا معاوضہ لون اور سب خدا پرستون کو غارت کرون
تخت سحر پر سوار چلا آتا تھا کہ راہ مین پیاس لگی ایک چشمہ پر اُترا وہان تمھارے نامہ بر سے ملاقات
ہوئی اُس سے سب حال دریافت کیا اُسنے سب واقعہ بیان کیا تمھارا نامہ دیا مین نے نامہ پڑھا وہان
سے تخت سحر پر سوار ہوکر اس مقام تک آیا یہ سبب ہوا میرے آنے کا وہ بھی آتا ہوگا چونکہ مین تخت پر

سوار ہو کر آیا اس سبب سے پہلے پہونچا وہ ساندنی پر سوار ہو وہ بعد کو آئیگا اب تمکو معلوم ہوا مین
خود اسی قصد سے آیا ہون کہ خداپرستون سے مقابلہ کرکے اُنکا خاتمہ کرون اب یہ لوگ میرے ہاتھ
سے بچکر جاتے کہان مین یہ کہکر منشی سے کہا کہ ہان تحریر کر. واول بنام بادشاہ اسلام پہلے تعریف
خداوند عجائب نگار تحریر کرو اُسکے بعد تحریر کرو کاے بادشاہ اسلام و دیگر سرداران اسلام واہل لشکر
اسلام آگاہ ہو کہ تم نے بہت سر اُٹھایا ہے تمنے اس مقام کو بھی مثل اور مقامون کے خیال کیا ہے یہان
آکر تم نے اشتعال کو قتل کیا اور اخلاق کو پریشان کیا اُسنے تمھاری شکایت کی مین نے اپنے
شاگرد کو روانہ کیا کہ تمکو سمجھا کر راہ راست پر لائے اُسنے تمکو بہت سمجھایا تم نے ایک نہ سُنی آخر
کو نوبت جنگ و پیکار کی آئی تم اُسکے ہاتھ سے عاجز ہوئے آخر کو ایک ساحر نے آکر تم سے روپیہ لیکر اور
اُسکو دھوکا دیکر قتل کیا خیر تمکو لکھا جاتا ہے کہ یہ کوئی اور مقام نہیں ہے کوہ بلور اور کوہ قرناطیس ہے
یہان تمھاری خود سری وزبردستی کام نہ آئیگی اور مین بھی کوئی ایسا ویسا ساحر نہیں ہون و نامہ
و شمش وغیرہ میرے روبرو کے بچہ تھے وہ بالکل سحر سے ناواقف تھے اس سبب سے تم نے اُنکو
قتل کر ڈالا مین ویسا نہیں ہون ایک جنبش لب مین تمھارا خاتمہ کردونگا یہان میری عملداری ہے
لہذا تمکو آگاہ کرتا ہون اگر اپنی خیریت درکار ہے اور زندگی کے خواستگار ہو تو اگر میری اطاعت کرو اور
دین اسلام ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک کو زندہ نچھوڑونگا چن چن کر قتل کرونگا
پردہ دنیا سے لیکر پہ وہ قاف تک تم لوگون کے وجود ناپاک سے اس عالم کو پاک کردونگا آیندہ
تمکو اختیار ہے بس اپنی خیریت کے خواہان ہو تو میرے کہنے پر عمل کرو آیندہ تمکو اختیار ہے شعر سنت اپنچہ
حق بود گفتم تمام ٭ در تو دانی دگر بعد ازین والسلام ٭ اور بہت کلمات مہملات تحریر کیے تھے اور یہ
بھی تحریر کیا تھا کہ اگر اس نقابدار کے بھروسہ پر لڑتے ہو تو مین تم سب سے پہلے اسی نقابدار
کا مع اُسکے لشکر کے خاتمہ کرونگا وہ ہے کیا چیز لو اُسکی میرے روبرو حقیقت کیا ہے وہ یا تم
اس امر پہ مغرور نہ ہو کہ میرے شاگرد کو قتل کیا اُسکو دھوکا دیکر قتل کیا ذرہ وہ قتل ہونے والا نہ
تھا تم سب کو کافی تھا اُسکا خون بالا بالا نہ جائیگا اُسکے معاوضہ خون مین لاکھون کا خون ہوگا
اور دریا ے خون جاری ہوگا اور ایک خداپرست زندہ باقی نرہیگا اگر کوئی براے دوا خداپرست
کو تلاش کریگا تو نہ دستیاب ہوگا اس دین و مذہب کا نام تک نہ باقی رہیگا آیندہ تمکو اختیار ہے

پس نامہ ختم کرو منشی نے نامہ ختم کیا قرناطیس نے کہا کہ دوسرا نامہ بنام بادشاہ یکرنگ
تحریر کرو پہلے حمد و نعت خداوند عجائب لکھو اُسکے بعد لکھو کہ اے بادشاہ یکرنگ و اے نقابدار
مفلوک روزگار آگاہ ہو کہ یہ کون سی حرکت بیجا تھی کہ تو نے آکر ہمارے شاگرد کو بیقصور قتل کیا ہمارا
خوف نہ کیا ہان اگر تم سے وہ مقابلہ کرتا یا تمھارے ساتھ فساد پر آمادہ ہوتا تو اُسوقت لازم تھا
وہ تو بادشاہ اسلام و لشکر اسلام سے لڑ رہا تھا تم اُسکے حریف نہ تھے جو تم نے بیکار کو قتل کیا اور
اپنا نام کیا یہ کون سی حرکت تھی کہ بادشاہ اسلام سے رو بہ لیکر ہم سے فساد کیا اور ہمارا خوف بالکل
دل سے نکال دیا اور یہ خیال نہ کیا کہ کوئی اُسکا وارث ہو پس تمکو تحریر ہوتا ہے کہ تم دونون مثل گنہگار کے رومال سے
ہاتھ باندھ کر ما بدولت کی خدمت مین حاضر ہو تاکہ تمھاری خطا معاف کیجائے اسپر نہ مغرور ہونا کہ
ہم بھی ساحر ہین مین تم ایسے ساحرون کو برسون علم سحر کی تعلیم دون اسپر بھی تم میرے برابر نہ ہو اگر
سامری و جمشید ہین تو وہ بھی میرے ہاتھ سے مارے جائین باوجودیکہ دعوے خدائی کرتے تھے اور
معاذ اللہ خدا ہین مگر وہ میرا کچھ نہین کر سکتے ہین یاد رکھو کہ اپنے شاگرد کے خون کے معاوضہ مین
تم مین سے ایک کو زندہ نہ رکھونگا مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا میرے دل مین آگ لگی ہوئی ہے
جب تک تمکو قتل نہ کرونگا اُسوقت تک یہ آگ فرو نہ ہوگی ہان اگر اطاعت کرلوگے تو خیر اس خیال
سے باز آؤنگا آیندہ تمکو اختیار ہے مین نے تمکو آگاہ کردیا تمھارے لیے خیریت اسی امر مین ہے کہ آکر میری
اطاعت کرو زیادہ کیا لکھا جائے اس مختصر تحریر کو بہت جانو اور اپنا خون اپنے ہاتھ سے نہ کرو
والسلام راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ کے نامہ مین یہ بھی تحریر کیا تھا کہ میرا شاگرد بالکل نادان
اور احمق تھا جو اُسنے سرداروں کو گرفتار کرکے قید رکھا قتل نہ کیا اُسکو لازم تھا کہ جسکو وہ
گرفتار کرتا فوراً قتل کرتا یہ اُسنے حماقت کی جو زندہ رکھا مین ایسا نادان نہین ہون کہ زندہ
رکھونگا جسکو پاؤنگا فوراً قتل کردونگا وہ بچہ تھا مین کوئی بچہ نہین ہون اول تو مین ایسا کرنے
کیون لگا ایک مرتبہ سبکو قتل کردونگا یاد رکھنا پس یہ دونون نامے جب منشی نے لکھکر تیار
کیے لفافون مین بند کرکے قرناطیس کی مہر لگا کر پیش کیے کیونکہ اُسنے اپنی مہر دی تھی پس
قرناطیس نے اخلاق کے سرداروں مین سے دو سردار اپنے روبرو طلب کیے اور کہا کہ یہ
نامے پہونچا دو ایک لشکر اسلام مین و ایک لشکر نقابدار مین پس وہ سردار سلام کرکے اوسے

نامے لیکر باہر آئے ایک لشکر اسلام کی طرف چلا اور ایک لشکر نقابدار کی طرف ان دونون لشکرون کے ہرکارے یہان موجود تھے یہ واقعہ دیکھکر اور سب تقریر سنکے نامہ بردن کے قبل وہان سے اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے یہان دربار بادشاہ اسلام کا آراستہ ہو سب سردار حاضر دربار ہین ذکر ہو رہا ہو کہ نہ معلوم لشکر کفار مین یہ طبل خوشی کیسا بجا ہو ہرکارے خبر کو گئے ہین ابھی تک واپس نہین آئے ہین سردار وجواہر بن عمرو بادشاہ سے عرض کر رہے ہین کہ خبر دریافت کر کے حاضر ہونگے کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے آداب و مجرا بجا لائے عرض کرنے لگے کہ ہم غلام لشکر کفار مین خبر کو گئے تھے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ قرناطیس جادو کو قرناطیس سے برائے کمک اخلاق بدکار آیا ہو یہ نقابدار جو کہ ہاتھ سے نقابدار زرنگار کے مارا گیا اسی قرناطیس کا شاگرد رشید تھا جب اخلاق نے کمک طلب کی تھی تو قرناطیس نے اپنے شاگرد کو برائے کمک روانہ کیا خود نہین آیا اب جو اُسنے اپنے شاگرد کے مرنے کی خبر پائی تو خود وہان سے برائے کمک آیا ہو یہ طبل بشاشت اُسی کی آمد کا ہو اور کفار کو بہت خوشی ہو ہر ایک کی زبان پر ہو کہ اب لشکر اسلام کا خاتمہ ہو قرناطیس جادو اپنے شاگرد کے خون کا معاوضہ کرے گا بہت بڑا ساحر ہو ہم یہ سنتے ہوئے بارگاہ مین پہونچے وہان جاکر دربار خوب آراستہ و پیراستہ پایا سب حاضر دربار تھے ہم نے ایک تخت پر پہلو بہ پہلو اخلاق اور ایک ساحر کو پایا کہ جسکی شکل دیکھکر روح بیقرار ہو گئی دیکھا نہ گیا ایسا بدشکل اور بدہیت تھا تمام جسم سے شعلے نکل رہے تھے آنکھ سے منہ سے بخار اُٹھ رہا تھا ہاتھون و بازوون پر سانپ لپٹے ہوئے ہین بہت زبردست ساحر ہو ہم اُسکو دیکھکر خائف ہوئے مگر خاموش ایک سمت کھڑے رہے کہ دیکھین کیا تقریر ہوتی ہو اُسنے بہت کچھ لاف و گزاف بکا اور بہت کچھ کہا اُسکے بعد ایک نامہ بنام سرکار و ایک نامہ بنام مہیار زنگی باجگیر تحریر کرکے روانہ کیا وہ نامہ لیکر ایک سردار ادھر کو آتا ہو اور دوسرا اُس لشکر کو جاتا ہو ہم یہ حال دیکھکر وہان سے روانہ ہوئے کہ آپکو آگاہ کرین باقی خیریت ہو یہ کہکر ہرکارون نے وہ کل تقریر اور مضمون نامہ جو کہ قرناطیس نے کی تھی اور نار مین لکھوایا تھا سب روبرو بادشاہ اسلام کے عرض کی بادشاہ اسلام نے بشاش و خرم ہوکر فرمایا کہ آتا ہو تو آنے دو مشل اور

ساحرون

ساحرون سے کے یا تو قتل ہوگا یا مطیع اسلام ہوگا کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی اگر وہ
ساحر زبردست ہی اور ساحر ہی و جمشید کی اصل نہین جانتا ہی تو ہمارا بھی پالنے والا اور پیدا
کرنے والا سب سے زبردست ہی اور جسکی ذات پر تکیہ کئے ہوئے ہین وہ سب کا مالک
و مختار ہی وہی حافظ و نگہبان ہی جو اُسکو منظور ہوگا وہ ہوگا نامہ بر آتا ہی تو اُسے یہان سے
اُسکو دندان شکن جواب دیا جائیگا اُسکی نہ کوئی اطاعت کرے گا نہ یہان کوئی دین اسلام
ترک کرے گا جب وہ میدان مین آکر ہم نبرد ہوگا اُس سے مقابلہ کیا جائے گا خدا ہماری کمک
کریگا یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ نامہ بر تمام لشکر کو طے کرکے سیر لشکر کرتا ہوا دربارگاہ
پر آکر پہونچا پہلوان عادی و نگل سپہ سالاری پر بیٹھے ہوئے تھے اُسنے قصد اندر جانے
کا کیا بدون اطلاع اُنھون نے منع کیا اور کہا کہ کہان سے آیا ہی اور کیا غرض رکھتا ہی اجازت
اندر جانے کی نہ پائے گا اُسنے کہا کہ مین بادشاہ اسلام کے پاس نامہ لیکر آیا ہون شاہ جادوان
ملک قرناطیس کا انکے ہاتھ مین دیکر جواب نامہ لونگا پہلوان عادی نے اُس سے فرمایا
کہ ٹھہر جاؤ ہم اطلاع کرتے ہین اگر اجازت ملی تو جانا ورنہ واپس جانا یہ کہکر اپنے توند کو
سبنھالتے ہوئے دنگل پر سے اُٹھے پردہ اُٹھا کر اندر آئے مقام مجراگاہ پر سے مجرا
کیا اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر لشکر کفار سے کوئی قرناطیس ہی اُسکا نامہ لیکر آیا ہی کیا حکم
ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکو لے آؤ بس یہ حکم پاکر باہر آئے اور نامہ بر کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر آئے اُسنے بھی سلام کیا کرسی مرحمت ہوئی سامنے تخت کے بیٹھنے کو یہ سلام کرکے
بیٹھ گیا ساقی نے باشارہ بادشاہ جام شراب دیا اُسنے جام شراب لیکر پی لیا اب
اُسنے پکار کر کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے نامہ طلب کیا اُسنے نامہ دیا بادشاہ نے
سیف ذو الیدین کو مرحمت فرمایا کہ باآواز بلند پڑھو تاکہ سب اہل دربار سنین میر منشی نے
نامہ پڑھنا شروع کیا جب تمام و کمال نامہ پڑھا جا چکا سب مضمون نامہ سے آگاہ
ہو چکے بادشاہ کو مضمون نامہ پر بہت غصہ آیا سیف کے ہاتھ سے نامہ لیکر چاک کر ڈالا
اور فرمایا کہ ہماری طرف سے اُس نابکار کو جواب مین تحریر کر دو کہ کیا بیہودہ بکتا ہی
اب ہمکو کبھی ایسی تحریر مہمل نہ لکھنا ورنہ بہت پچھتائے گا آج سے تجکو اختیار ہی جو تیرا جی چاہے

وہ کہ ہم موجود ہین ہرگز ہرگز نہ ہم اطاعت کرین گے نہ ترک اسلام تیری کیا اصل ہے جو تو
اسلام کے نام کو دنیا پر سے مٹائے گا اور اپنے شاگرد بد نہاد کا ہم سے عیوض خون لیگا چھوٹا
منہ بڑی بات ہم نے بہت پاس کیا کہ تیرے نامہ بر کو کچھ سزا ندی اس خیال سے کہ پیام بر
ہمیشہ بیخطا ہوتے ہین اگر اور کوئی ہوتا تو ضرور اسکو بھی سزا دیتا تو شوق سے ہم سب کے
قتل کا سامان کر ہم موجود ہین ہمارا خدا ہماری کمک کرے گا جیسی کہ اُسنے کی ہے خواہ تو ایک مرتبہ
ہم سبکو قتل کر خواہ دفع دفع کرکے اگر ہماری موت تیرے ہاتھ سے ہے تو کیا چارا ہے ہم مجبور ہین
اگر خدا ہی کو یہ منظور ہے تو ہم تو اُسکے بندے ہین اور اُسکے تابع فرمان ہین اُسکے حکم سے نہین
باہر ہو سکتے ہین اگر خدا کو یہ امر منظور نہین ہے تو تو کیا ہے اگر تمام عالم ایک جا ہوگا تو ہمارا کچھ
نہ بنا سکے گا خدائے ما بزرگ است تو کیا گیدی ہے اور تیرا خداوند کیا لطفہ حرام و بچہ شیطان
ہے ہزار ہزار لعنت اُس پر اور اُسکے پرستاروں پر بس اب ہمکو کوئی تحریر نہ کرنا میدان جنگ مین
آکر مقابلہ کرنا یہی جواب ہے اگر تو پہلو نشین سامری و جمشید ہے تو ہمکو بھی کوئی خوف نہین
ہے ہم اُسکی بندگی کرنے والے ہین جو کہ اُنکا پیدا کرنے والا تھا اور سب کا خالق ہے دوسرے ہم
اُسکے غلام ہین کہ جسنے چاہ الماس مین جاکر تنہا و مامہ جادو کو قتل کیا اور ہم اُس شجاع و
بہادر کے پہلو نشین ہین کہ جس نے از پردہ دنما بہ پردہ قاف دین اسلام کو رواج دیا اور
ظلمت کفر کو بمہ طرف کیا اور علم ہائے کفر کو منہدم کرکے پھینک دیا اور نشان اسلام کو بلند
کیا جسنے تمام خدائیان باطل آئین خدائیون کو نیست و نابود کر دیا جسنے لقا ایسے خدائی باختر کو جو کہ
اٹھارہ ہزار ملک باختر کا مالک تھا اور سبکو وہ اپنا بندہ کہتا تھا اور سب بخدائی مانتے تھے
اور سجدہ کرتے تھے چونسٹھ لاکھ سپاہ اُسکے زیر قیطول ہمہ وقت رہتی تھی جسنے بہشت
و دوزخ بنائی قیطول پر بیٹھ کر خدائی کرتا تھا اُسکو تباہ و برباد کرکے شہر شہر دیار بدیار
پھرایا اور کہین دامن پناہ نہ ملا پناہ پانی دشوار ہو گئی اُسکے آپ شمشیر سے مثل اسی کے فرعون
و زبرجد وغیرہ کو کیسا کیسا تباہ کیا دنیا پر سے خدایان باطل کا نام تک مٹا دیا پس ہم لوگ
کسی سے خوف نہین کرتے ایسے نامہ و پیام اور کسیکو بھیجکر خوف دلا ہم مریخ فلک سے
تو خوف نہین کرتے ہین سوائے اپنے معبود کے اور کافر خاسر گو تو یہان موجود نہ تھا

گر اپنے باپ اخلاق سے سُنا تو ہوگا کہ کس وقت مین ہمارے خدا نے ہماری کمک
کی ہے اور اپنی قدرت سے ایسے شخص کو روانہ کیا کہ جسنے اکثر تیرے شاگرد کو چشم زدن
مین قتل کرکے خاک سیاہ کردیا جسکے خون کا معاوضہ تو لینے کو آیا ہے جو تیرا جی چاہے سو کر
کسی امر مین قصور دکوتاہی نکرنا تجکو دہنے کا ہاتھ کا کھانا حرام ہے جب تک ہم لوگون کو قتل نکرلے
یہ جو بادشاہ نے فرمایا سیف ذوالیدین نے اُسی وقت قرطاس پر تحریر کردیا اور بادشاہ
کے روبرو پیش کیا بادشاہ نے ملاحظہ فرماکر حکم دیا کہ صاف کرکے اور مہر کرکے لاؤ پس جلد
نامہ تیار کرکے بادشاہ کی خدمت مین حاضر کیا بادشاہ نے وہ نامہ اُس نامہ بر کو دیا اور کہا
کہ یہ جواب نامہ ہے راوی کہتا ہے کہ اُس نامہ بر کا یہ حال تھا کہ جون جون بادشاہ کی تقریر سنتا تھا کانپا
جاتا تھا فرط غیظ سے ہر مرتبہ یہ قصد ہوتا تھا کہ بادشاہ پر جا پڑے یا کچھ جواب دے مگر یہ خیال کرکے
اپنے دل مین خاموش ہو جاتا تھا کہ اسقدر سردار بیان ہین کہ جنکا شمار غیر ممکن ہے دوسرے
ان مین ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہے تو اکیلا کیا بنالیگا اکیلے پر کیا منحصر ہے تیرے
بادشاہ کا اگر تمام لشکر بھی جمع ہو کر مقابلہ کرے تو بھی کچھ نہین کرسکتا ہے پھر فضول ہے اگر تو نے
کچھ بھی حرکت کی یاد رکھ کہ تیرے استخوان تک کا نشان نہ ملے گا اس سے کیا حاصل خصوصاً
اُسوقت تاؤ بہت آیا تھا جب بادشاہ نے نامہ چاک کیا تھا مگر تحمل کیا چونکہ قضا نہ تھی اس
سبب سے تحمل کرتا تھا مگر کہان تک تحمل کرتا آخر کو قضا آن برابر ہوئی جوتیان کھانے کو
جی چاہا ایک مرتبہ جب بادشاہ نے نامہ دیا کہ یہ جواب ہے تیرے بادشاہ کے نامہ کا پس
پکار اُٹھا کہ اے بادشاہ اسلام آپ بہت بُرا کرتے ہین جو ایسا جواب تحریر کرتے ہین شہنشاہ
ساحران ملک قرناطیس عالیشان کے فرمانے پر عمل فرمائین اپنے ہاتھ سے آپ وہان
از در و بلا مین نہ مبتلا ہو جیئے ورنہ بڑی خرابی ہوگی آیندہ آپکو اختیار ہے اور بہت بُرا کیا آپ نے
جو اُنکا نامہ چاک کیا مین نے اُسوقت بہت تحمل کیا ورنہ جس طور سے نامہ چاک ہوا تھا
اسی طور سے مین تمام جسم کو اُس شخص کی چاک کرنا مارے تلوارون کے یہ کلمہ پورا
زبان سے نہ نکلا تھا نہ ابھی بادشاہ نے کچھ جواب دیا تھا کہ ملک ایرج نوجوان کو غصہ
آگیا اور برہم ہو کر فرمایا کہ کیا کہتا ہے شان مین جہاندار عالیجاہ کے بس خاموش رہ تو

کیا ہوا در تیرا مالک کیا ہو پس خیریت اسی مین ہو کہ جواب نامہ لا اور یہان سے چلا جا اب
جو کچھ کہا تو یاد رکھ کہ بہت ذلیل ہوگا ہم اس خیال سے کچھ نہین کہتے ہین کہ تو نامہ لیکر آیا ہی ورنہ
یہ کلمہ کہکر تو یہان سے زندہ بھی واپس جاتا ایک ہی ضرب مین تیرا سر خاک پر لوٹتے نظر آتا یہ
جواب ایرج نوجوان نے کہا اُس حرامزادے نے جواب دیا کہ او جوان تجکو کیا دخل ہی جو تو بول
اُٹھا رہ جا تجکو مین ابھی سزا دیتا ہون جیسا تو درمیان مین بولا ہی تجکو کیا ضرور ہی کہ تو سردار ہوکر
بادشاہون کی گفتگو مین دخل دے جیسے زبان کو بند کیا اُسکی سزا ملی یہ کہکر فوراً حالت غیظ
مین اپنی کرسی پر سے اُٹھا تلوار نیام سے لیکر ایرج کے سر پر وار کیا شاہزادہ اُسی طور سے
اپنے دلنگی پر بیٹھا رہا مطلق خوف نہ کیا مگر تلوار کو نگاہ مین رکھتا جیسے تلوار قریب سر آئی جھپکی
وہی کہ تلوار پٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور بائین ہاتھ سے ایک طمانچہ مارا ایسا تڑاقہ ہوا
کہ تمام بارگاہ گونج گئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی سخت شے کو کسی نے شکست کیا معاذ اللہ اگر پورا طمانچہ
کلہ پر پڑتا تو یقین تھا کہ چنبر گردن سے سر اوڑ جاتا صرف دو یا تین انگلیان پڑین اُنپر یہ
حال ہوا کہ وہ حرامزادہ چرخ کھانے لگا شاہزادہ نے ہاتھ چھوڑ دیا وہ تین چرخ کھاکر دھم
سے گرا اور بیہوش ہوگیا بڑے عرصہ تک بیہوش پڑا رہا شاہزادہ بیٹھا ہوا ہنسا کیا اور سب
اہل دربار مع بادشاہ کے تھوڑے عرصہ کے بعد اب جو اُسکو ہوش آیا اپنے کو اُسنے فرش پر زیر
قدم ایرج نوجوان کے پڑا ہوا پایا شاہزادہ کو کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا سر پر جو ملک الموت
کو پایا مارے خوف کے آنکھ بند کرلی اس خیال سے کہ مین کیون بولا اگر بولا تھا اور اُسنے ڈانٹ
دیا تھا تو خاموش ہو رہا ہوتا جواب پاچکا تھا چلا جاتا یہ کون سی نالائق حرکت تھی کہ تلوار ماری
اُسنے بڑا پاس کیا اگر چاہتا تو کام تمام کرڈالتا مگر اُسنے صرف طمانچہ ہی مارا کہ جسکی ضرب سے
میری تو یہ نوبت ہوئی اگر پورا طمانچہ پڑتا تو یقین تھا کہ کام تمام ہوجاتا یہ حرامزادہ یہ خیال کررہا ہی
اور آنکھین بند کیئے ہوئے پڑا ہی تھوڑی دیر کے بعد پھر آنکھ کھولی اس خیال سے کہ شاید وہ جوان
چلا گیا ہو پھر شاہزادہ کو اُسی مقام پر پایا جلدی سے آنکھ بند کرلی جب اس طور سے کئی مرتبہ اُسنے
حرکت کی سب اسکے یہ حرکت اُسکی دیکھی بہت ہی ہنسی آئی اب کی مرتبہ جو اُسنے آنکھ کھولی شاہزادہ
نے فرمایا کہ کیون سزا پائی ارے ہمنے سزا پائی یا تو نے بس اُٹھ اور سیدھا چلا جا اپنے لشکر کو

جواب پا چکا ہے اب کوئی تجھ سے نہ بولیگا صرف یہ گوشمالی دی گئی ہے اب کبھی ایسی حرکت
نہ کرنا یہ سننا تھا کہ جان مین جان آئی آنکھین بند کیے ہوئے اُٹھا اور خود سر پر رکھکر نامہ لیکر
اپنی جان کو غنیمت جان کے وہان سے اُلٹے پاؤن بھاگا اس خوف سے کہ شاید پھر کوئی
طمانچہ نہ پڑ جائے ابکی مرتبہ اگر طمانچہ پڑا تو کام تمام ہو گیا بہت جلد بیرون بارگاہ آیا نہ کسیکو سلام
کیا نہ مجرا اور باہر آکر اپنے مرکب پر سوار ہوکر سیدھا لشکر کو روانہ ہوا اُسکی یہ حالت خوف دیکھکر
ہر ایک کے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑے جاتے تھے مگر سب کے سب بلحاظ بادشاہ
منہ پر رومال رکھے ہوئے مسکرا رہے تھے بادشاہ نے سردارون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ
لوگون نے ملاحظہ کیا کہ کس حالت سے وہ بھاگا ہے اس نامعقول مین خاک بھی جرأت نہ تھی نہ
معلوم پھر کس برتے پر اتنا بڑا کلمہ کہہ اٹھا تھا اور کس بھروسہ پر تلوار کا وار کیا تھا سردارون نے
عرض کیا کہ شامت اعمال اور کیا عرض کیا جائے یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی ادہر وہ اپنے
لشکر مین پہونچا بارگاہ مین جاکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ بادشاہ نے فرمایا تھا وہ بیان کیا اور
کہا کہ یہ لوگ بدون لڑائی کامل کے راہ راست پر نہ آئینگے قرناطیس نے اُسکی زبانی یہ تقریر
سن کے نامہ پڑھوایا اُسکا مضمون سنا اور آگاہ ہوا بہت غصہ آیا اور کہا کہ اب ہم دیکھتے
ہین کہ انکو انکا خدا بچاتا ہے وہان سے بھی جواب نامہ آلی تو پھر دیکھا جائے دیکھئے وہ کیا
جواب لیکر آتا ہے اگر اُن سے صلح ہو جائے تو بہتر ہے کیونکہ یہ لوگ تو ساحر نہین وہ تو
ساحر ہین اُن سے مقابلہ مین دقت واقع ہوگی نہ معلوم کیا امر پیش آئے اگر وہ موجود رہے
اور صلح نہ ہوئی تو پھر ان سے مقابلہ مین ضرور دقت ہوگی وہ لوگ لشکر اسلام کی ضرور کمک کرینگے
پھر پہلے اُن سے مقابلہ کرنا پڑے گا بظاہر تو وہ لوگ ساحر زبردست معلوم ہوتے ہین اور اگر ساحر
زبردست نہ تھے تو بہرافگر کو جو کہ مثل میرے تھا کیونکر قتل کیا انکے مقابلہ مین ضرور بہت سے
لوگون کا نقصان ہوگا اور لشکر کام آئیگا خیر مین نے بھی ایک تدبیر سوچی ہے اگر بن پڑی
تو مین نے ان لوگون کو بدون کشت و خون ہوئے مار لیا اُسکے بعد خدا پرستون کا قتل کرنا
کوئی بات نہین ہے ایک چشم زدن مین اُنکا خاتمہ کر دونگا یہ جانتے کہان ہین ہان اگر خیال
ہے تو ان لوگون کا ہے پس جواب کا منتظر ہون اگر صلح کر لی تو خیر جو سوچا ہون وہی کرونگا